پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری سُنتوں کا مجموعہ

آئینہ سُنّتِ مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

Marfat.com

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری سُنتوں کا مجموعہ

آئینہ سُنّتِ مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مبلغ اسلام ابواحمد مُحمّد مقصود مدنی

چشتی کُتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد سستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

0300 7681230 0300 6674752

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	آئینۂ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصنف	ابواحمد محمد مقصود مدنی
پہلی بار	مارچ 2004ء
دوسری بار	مارچ 2014ء
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز 03226232632
طابع	صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی
ٹائٹل	محمد حسنین حیدر
ہدیہ	600/-

اس کتاب میں اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اُسے معاف فرماتے ہوئے اصلاح فرمادیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کرلی جائے۔

ملنے کے پتے

چشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

0300 6674752 . 0300 7681230

جامعہ نور الاسلام آستانہ عالیہ مدنیہ چوراہیہ

مدینہ منزل گلی نمبر 1 بغدادی چوک حاکم علی روڈ الٰہی آباد فیصل آباد

0300 6690097 . 0300 7903711

Marfat.com

انتساب

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خانوادۂ نور

اور اُن اکابرینِ اُمت کے نام جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی سنتوں کو زندہ کیا

نذرِ عقیدت

آقائی و مولائی فنافی الرسول فنافی الحُبِّ آلِ رسول

مُفسّر قرآں مُحقّقِ دوراں غزالیٔ زماں نائبِ حسّان

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

کے حضور جن کی نظرِ رحمت کی بدولت مجھے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی بے پایاں دولت عطا ہوئی

محمد مقصود مدنی

Marfat.com

بفیضانِ نظر

غوثِ زماں، قطبِ دوراں، محقق عصر، نائب مجدد الف ثانی
مقبولِ بارگاہِ غوثِ یزدانی، پیر حقانی، واقف اسرارِ ربانی،
اولادِ رسول، جگر گوشۂ بتول، خواجۂ خواجگان حضور قبلہ گاہی پیر چوراہی
حضرت پیر سیّد محمد منظور آصف طاہر بادشاہ مدظلہ العالی
زیب سجادہ چورہ شریف

ایصالِ رحمت

والدِ گرامی فنافی الرسول، فیضیابِ بابا فرید و نوشہ گنج بخش سیدی و مولائی
حضرت باباجی حاکم علی چشتی صابری نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ
عاشقِ رسول حضرت صوفی حافظ محمد صدیق مدنی رحمۃ اللہ علیہ
اور والدہ مکرمہ معظمہ، ساس ماں مکرمہ معظمہ

Marfat.com

تعارف

مبلغ اسلام، شاعرِ اھلِ سُنّت، محقق ومصنف

ابواحمد محمد مقصود مدنی

محبت، عشق، درد جیسی خوبیوں کے مالک کا ذکر جہاں پر آئے تو ایک نام ضرور ذہن میں گردش کرے گا۔ وہ نام محمد مقصود مدنی ہے جو محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار ہے، دردِ اہلِ بیت میں گم ہے عشقِ اولیاء میں محو ہے۔

آپ مفکرِ اسلام، مفسرِ قرآن، شاعرِ اہلسنت، فنافی الرسول حضرت علامہ الحاج صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مقرب شاگردوں میں سے ہیں آپ نے دین، حکمت، شعروادب تبلیغ اور تمام شعبوں میں نمایاں کام کیا ہے۔

محمد مقصود مدنی کی تربیت والدِ گرامی کی زیرِ نگرانی ہوئی، دینی، طبی اور روحانی تعلیم کا آغاز اپنے والدِ گرامی سے کیا آپ کی والدہ محترمہ نہایت خدا رسیدہ خاتون تھیں جن کی تربیت نے اِنہیں اولیاء اللہ کی محبت عطا کی۔ شاعری اور ادب میں محب اہل بیت فنافی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی وُجوہ سے مدنی صاحب سے خصوصی محبت فرمائی، محمد مقصود مدنی سچے عاشقِ رسول ہیں اِن کے جذبۂ عشق کومہمیز مدینہ طیبہ کی حاضریوں سے ہوئی۔

محمد مقصود مدنی تعلیم کے بعد پاکستان لوٹے تو ان کے والدین کریمین رحمۃ اللہ علیہما نے شیخ کامل کی تلاش کا حکم دیا اِسی حوالہ سے مدنی صاحب آستانہ عالیہ چورہ شریف سے منسلک ہوگئے جو برصغیر پاک وہند میں رُوحانی حوالہ سے محترم سمجھا جاتا ہے، میری مراد آستانہ عالیہ نوریہ چوراہیہ سے ہے آپ نائب مجدد الف ثانی قطب دوراں غوث زماں محقق عصر فخر الاولیاء حضرت سیّد محمد منظور آصف طاہر سجادہ نشین آستانہ عالیہ چورہ شریف کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوگئے شیخ کامل نے چاروں سلاسل کی خلافت عطا فرما کر یورپ میں تبلیغ اور اشاعتِ سلسلہ نوریہ چوراہیہ کا حکم اِرشاد فرمایا۔

Marfat.com

عصرِ حاضر کی عظیم شخصیات نے آپ کو خلافت واجازت عطا فرمائی ہے مثلاً محمد مقصود مدنی کو بیعت و خلافت سلسلہ نقشبندیہ چوراہیہ میں عطا ہوئی۔ پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت پیر وارث علی جیلانی شاہ صاحب سے چشتیہ نظامیہ قادریہ رزاقیہ نقشبندیہ میں خلافت عطا ہوئی۔

اولادِ رسول جگر گوشۂ بتول حضرت پیر سیّد سخی محمد شاہ صاحب کاظمی مدظلہ العالی سے خلافت حاصل ہوئی۔

مفکرِ اسلام، مفسرِ قرآن، فناء فی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں بیعت خلافت عطا ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ سمندری شریف سے سلسلہ قادری رضوی میں خلافت ملی۔ حضرت جناب مولوی سلیمان عبداللہ لاکھو قادری قلندری دادو شریف سندھ سے خلافت ملی۔ اسی طرح جناب حضرت مفتی عبدالحلیم ناگپور شریف سے سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت ملی۔

آستانہ چشتیہ پر منعقدہ محفل میلاد میں حضرت پیر سید محمد سلیم المعروف بلّے شاہ صاحب نے مدنی صاحب کو "وکیلِ اہلِ بیت" کا خطاب دیا۔

آپ کے اساتذہ جنہوں نے آپ کی رُوحانی تربیت کی ان میں جناب حضرت محمد اویس القرنی الجہنی (صومالیہ حال مقیم جدہ شریف) الشیخ محمد حسن مندیلی مکی (سعودی عرب) الشیخ محمد جمیل مندیلی (مکہ شریف) مولانا خلیل احمد بنگالی (حال مقیم مکہ معظمہ) الشیخ بحر اسحاق سوڈانی (حال مقیم جدہ سعودی عرب) حضرت علامہ غازی غلام رسول سیالوی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ نے فاضل طب و جراحت جامعہ طبیہ کالج سے کیا اور طب میں گولڈ میڈل حاصل کیا ابتدائی تعلیم کے بعد سعودی عرب میں دینی وروحانی تعلیم حاصل کی۔

آپ نے اپنے بھائیوں حاجی محمد حنیف مدنی صاحب اور جناب محمد یعقوب مدنی صاحب کی زیرنگرانی پرورش پائی۔ مدنی نام کے کے حوالے سے ایک خاص واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چشتیاں شریف سے ایک سیّدزادے محمد مقصود مدنی کے ساتھ تشریف لائے تو شاہ صاحب نے محمد مقصود کو مدنی کہہ کر مخاطب کیا تو بابا جی سرکار کو بھی یہ نام پسند آیا تو آپ نے کہا ہاں ہمارا مقصود "مدنی" ہے کیونکہ اس نے مدینہ شریف میں کافی وقت گزارا ہے۔ اسی طرح جھنگ بازار کی ایک محفل میں بابا جی سرکار نے فرمایا کہ "مقصود مدنی تو میرا بھی

Marfat.com

مقصود بن گیا ہے"

اِسی طرح مرشدِ گرامی حضرت صاحبزادہ سیّد محمد منظور آصف طاہر بادشاہ بھی انہیں مدنی کے نام سے بلاتے ہیں آپ پر چورہ شریف والوں کی خاص عنایات ہیں جنہوں نے آپ کو بیعت و خلافت سے بھی نوازا اور تبلیغ کے سلسلہ میں یورپ بھی بھیجا۔ حضرت صاحبزادہ سیّد محمد منظور آصف طاہر صاحب مولانا محمد مقصود مدنی سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔ سندھ میں حضرت مولوی سلیمان عبداللہ لاکھو جو کہ دادو شریف میں دین کے حوالے سے بہت کام کر رہے ہیں وہ بھی آپ سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔

محمد مقصود مدنی صاحب اِس وقت پیرس میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں مقیم ہیں اور آستانہ عالیہ مدنیہ چوراہیہ فیصل آباد میں بھی اہل اسلام کی روحانی تربیت فرما رہے ہیں۔ آپ کی روحانی تربیت الحافظ القاری حاجی محمد صدیق صاحب مدظلہ العالی آف وہاڑی نے فرمائی ہے آپ نے باپ کی شفقت بھی عطا فرمائی اور دُنیا میں رہنے کا ڈھنگ بھی سکھایا۔ جناب محمد مقصود مدنی تبلیغ اسلام کے لئے کوشاں ہیں اور اِس مقصد کے تحت بچوں کے لیے حفظ و ناظرہ اور بچیوں کے لئے حفظ و ناظرہ ترجمہ وتفسیر القرآن، فاضل عربی، درسِ نظامی اور دورہ حدیث شریف کے حوالہ سے "جامعہ نورالاسلام" کے نام سے ادارہ چلا رہے ہیں۔

نعت خوانوں کی فنی تربیت کے لئے جامعہ نورالاسلام میں خصوصی شعبہ قائم ہے اِس شعبہ کے تحت ہفتہ وار ماہانہ محافل کا اہتمام ہوتا ہے ان محافل میں معروف نعت خوان حضرات شرکت فرماتے ہیں۔ جن میں سے چند کے اسماء یہ ہیں۔ محمد شعیب مدنی، محمد حسیب رضا عطاری، صوفی محمد اشرف قادری، لیاقت علی نقشبندی، فنافی الوارث الحاج اشفاق احمد وارثی، محمد شہباز حسن مدنی، ساجد علی معصومی مدنی، الحاج شبیر حسین قادری مدنی اور چوہدری ساجد محمود۔

جناب محمد مقصود مدنی کے کلام پر مشتمل کئی آڈیو کیسٹ اور سی ڈیز ریکارڈ ہو کر ریلیز ہو چکی ہیں۔ آپ نے شعروادب، تحقیق اور نعت کے حوالے سے بھی کافی کام کیا ہے علمی شخصیات نے آپ کے متعلق آراء دی ہیں۔ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

مقصود جب اہل محبت کا مقصود بن جائے تو پھر اسے اپنے مقصود کو حاصل کرنے کے لئے منزلِ مقصود کا تعین کرنا پڑتا ہے۔

Marfat.com

پیر طریقت، رہبر شریعت، ماہِ ولایت، آفتابِ نقشبندیت حضرت جناب پیر سیّد محمد منظور آصف طاہر صاحب سجادہ نشین دربارِ عالیہ چورہ شریف فرماتے ہیں۔

"اللہ کریم عزیزم محمد مقصود مدنی کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے کوشش یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ کا مسلمان وہاں رہ کر اپنا اسلامی تشخص گم نہ کردے اگر ایسا ہو تو وہ بہت خسارے میں رہیں گے۔" اللہ کریم سب مسلمانوں کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اور ابو احمد محمد مقصود مدنی خلیفہ دربار چورہ شریف کو یورپ میں مسلمانوں کو بیدار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پیر طریقت، رہبر شریعت، عالم ربانی، مرشدِ حقانی حضرت پیر سیّد وارث علی جیلانی مدظلہ العالی فاضل مکہ مکرمہ فاضل بریلی شریف تنظیم المدارس جامعہ پنجاب فرماتے ہیں۔

"محمد مقصود مدنی صاحب کی ظاہری و باطنی اور اخلاقی و روحانی تربیت شاعر اہلبیت، مفسر قرآن، فنا فی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی مرہون منت ہے۔"

جناب محمد مقصود مدنی تحقیق و تالیف کے میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں آپ نے مختلف موضوعات پر تحقیقی کتاب تصنیف فرمائی ہیں۔

آئینہ سنت مصطفیٰ ﷺ، عظمتِ درود شریف، عظمتِ والدین مصطفیٰ ﷺ، عظمت حضرت عبداللہ علیہ السلام، عظمت سیدہ آمنہ، عظمت سیدہ حلیمہ، سراپائے حسن کونین ﷺ، عظمتِ شہزادئ کونین، عظمت حضرت ابو طالب، عظمتِ بارہ امام، عظمتِ صحابہ کرام، عظمت اعلیٰ حضرت، خطباتِ مدنیہ، عظمت ارکان خمسہ، میرے محسن، عظمتِ موئے مبارک

جناب محمد مقصود مدنی نے ان تحقیقی کتابوں کے علاوہ کئی منظوم کتب بھی تحریر فرمائی ہیں جن میں مقصود دو عالم، آمنہ پاک دا لال، مدنی دیاں رباعیاں، حسنِ نعت (مرتب محمد شعیب احسن مدنی) گوہر مقصود، کلیات مقصود مدنی (اول دوم)، مقصودِ کونین، مقصودِ جاں، گوہر مقصود، نوائے مقصود قاسم پیا (مناقب سائیں مشوری)، تصویر درد (دوہڑے)، عظمت مرشد انوار چوراہی

محمد عثمان چشتی ایم اے

انچارج علامہ صائم چشتی ریسرچ سنٹر فیصل آباد

Marfat.com

ابتدائیہ

خالقِ کائنات معبود عظیم کا کروڑ ہا بار شکر ہے کہ اس نے اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے مجھے یہ شرف عطا کیا کہ میں اس کے محبوب روحِ کائنات جانِ کائنات مقصود کائنات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں کا مجموعہ مرتب کر سکوں۔ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری سنتوں کا مجموعہ مرتب کرنے کا اظہار اپنے محسن و مربی غزالیِ زماں نائب حسان فنافی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا ! مدنی صاحب یہ بہت ہی ضروری اور اہم کام ہے آپ کتبِ حدیث میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین کو اپنی ڈائری میں جمع کریں پھر مجھے دکھالیا کریں چنانچہ میں نے آپ کے حکم پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث مبارکہ جمع کرنے کا کام شروع کر دیا۔

میں ایک ایک مضمون آپ کے پاس لے جاتا رہا اور آپ اس کی اصلاح فرماتے رہے اور اس کتاب کا نام آئینہ سنتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی آپ نے ہی نے تجویز فرمایا جو میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

قارئین کرام ! اس مجموعہ کی ترتیب وتدوین کے دوران ہی میرے شیخِ کامل نائب مجدد شیخ المشائخ قاسمِ فیضان، جگر گوشۂ رسول، اولادِ بتول سیدی و مرشدی حضرت پیر سید محمد منظور آصف طاہر بادشاہ مدظلہ العالی نے کرم نوازی فرماتے ہوئے مجھے تاج خلافت سے سرفراز فرمایا اور مجھے حکم دیا کہ دین کی تبلیغ واشاعت کے لئے یورپ چلا جاؤں میں اپنے شیخ کامل کے حکم پر فرانس چلا گیا اور صوفیا کا پیغامِ امن دینے کے لئے کئی ملکوں کا دورہ کیا ان ملکوں میں جا کر میرا یہ احساس شدت اختیار کر گیا کہ بیرونِ ملک مقیم مسلمانوں کی دینی تربیت کے لئے ایک آسان کتاب کی اشد ضرورت ہے جس میں قرآن وحدیث سے مسائل ضروریہ جمع کئے گئے ہوں پھر میں نے کتاب آئینہ سُنت مصطفےٰ ﷺ کی ترتیب وتدوین کا آغاز کیا بعد میں یہ کتاب میں نے اپنی بیٹیوں کی شادی کے موقع پر اُنہیں جہیز میں دینے کے لئے خصوصی طور پر شائع کی لیکن اس کتاب میں کئی موضوعات تشنہ رہ

Marfat.com

گئے اس لئے میں نے آئینۂ سُنت مصطفےٰ ﷺ کی ترتیب وتدوین کے لئے اپنا کام از سرِ نو شروع کردیا اور نو سال کی محنت شاقہ کے بعد یہ مستند مجموعہ مرتب ہو گیا الحمد للہ یہ کتاب معتبر احادیث و روایات سے بھی مزّین ہے اور اس میں اکثر مسائل ضروریہ بیان کردیئے گئے ہیں۔

قارئین! یہ کتاب میرے والدِ گرامی عاشقِ رسول، فنافی الرسول حضرت بابا جی حاکم علی چشتی صابری قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ اور میری والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے فیضان کا نتیجہ ہے جنہوں نے مجھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عشق عطا کیا اور میری تربیت اس انداز سے کی کہ میں لوگوں میں عشق رسول کی یہ بے پایاں دولت تقسیم کرنے کے قابل ہوا اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کے مزارِ پُرانوار پر کروڑ ہا رحمتوں کا نزول فرمائے۔

میں شکر گزار ہوں میرے برادرِ اکبر صاحبزادہ والاشان جناب محمد لطیف ساجد چشتی صاحب کا جنہوں نے میری رہنمائی فرمائی جنہوں نے بابا جی سرکار حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد میری ہر موقع پر رہنمائی فرمائی اور کُتب کی اشاعت کے سلسلہ میں میری حوصلہ افزائی فرمائی اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سر پر تادیر قائم رکھے آمین۔

اس کتاب میں میری کم علمی کی بناء پر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو براہِ کرم مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں دُرستگی کرلی جائے۔

محمد مقصود مدنی

Marfat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
ابتدائیہ	9
أسوۂ رسول	
حضور کے احکام کی کیفیت	27
حضور کے احکامات واختیارات	29
عبادات اور احکام رسول	30
حکمِ نبی پر نماز توڑ دو	31
حضور کا مقام ورتبہ	31
ایک ضروری بات	32
آپ کو اللہ تعالیٰ نے مُنتخب فرمایا تھا	33
جومحبوب دیں وہ لے لو	34
حضور شارع ہیں	34
خوشنودیٔ خُدا کا ذریعہ	36
حضور کی اطاعت کے حوالہ سے چند احادیث	36
حضور کی اطاعت اللہ کی اطاعت	37
گمراہ نہ ہوگے	38
قرآن پڑھو اور سُنّت سیکھو	38
اطاعت گزار جنتی ہے	38
دو چیزیں قرآن اور سُنّت رسول	39
سُنّت کو سیکھیں	39
حضور اور خُلفائے راشدین کی سُنّت کو تھام لو	40
سو شہیدوں کا ثواب	40
حضور کی محبت عین ایمان ہے	42
مومن کی نشانی قرآن کی روشنی میں	43
محبت رسول کا تقاضا یہ ہے	45
فرمانِ رسول اور صحابہ کرام	45
چادر جلادی	46
انصاری نے مکان گرادیا	48
انگوٹھی پھینک دی	48
بال کٹوا دیئے	49
حدیث مصطفیٰ بہترین ذریعہ	50
مُنکرین حدیث گمراہ ہیں	50
احادیث رسول کے بغیر تفسیر قرآن ممکن نہیں	51
منصبِ رسالت اور حدیثِ رسول	52
علومِ قرآن جاننے کیلئے حدیث ضروری ہے	52
امام اعظم کا عقیدہ	53
قرآن کی روشنی میں سُنّت کا مفہوم	53

Marfat.com

سنت کی تعریف	55
سنت کالغوی معنیٰ	55
حدیث اور اخبار	55
امام راغب اور سُنت کا مفہوم	56
سُنت کا مفہوم لُغت کی روشنی میں	56
سنت کی اقسام	57
سنت سے محبت کرو	58
سُنت پر چلنے والے جنتی	60
سُنت کے تابع رہو	62
سنت کو مضبوطی سے تھام لو	62
بہترین بات اور بہترین راہ	62
حضور آگ سے بچاتے ہیں	63
نفع کس نے اُٹھایا	64
ہر زمانہ حضور کا زمانہ ہے	66
جو حضور کی سنت کے خلاف ہو	66
عقیدہ کی اہمیت	67
اسلام میں محبت ہی محبت ہے	68
سنّت رسول پر عمل کرنا ضروری ہے	69
کلمہ طیبہ کی فضیلت	70
اسلام کے پانچ ارکان	70
جس کا خاتمہ کلمہ پر ہو وہ جنتی	70
اعلانِ توحید جنت کی نوید	71
توحید و رسالت کی گواہی دینے والا جہنم سے آزاد	72
اُس نے ایمان کا ذائقہ چکھا	72
ایمان کی ستر شاخیں ہیں	73
افضل عمل کلمہ ہے	73
کلمہ پڑھنے سے غلام آزاد کرنے کا ثواب	74
کلمہ گو شیطان سے امن میں	74
طہارت وپاکیزگی	76
صفائی نصف ایمان ہے	76
قبر میں عذاب پانے والے	77
استنجا کا سُنت طریقہ	79
مکروہاتِ استنجا	81
پانی سے استنجا کی اقسام	81
مستحبات وآداب بیت الخلا	82
مکروہات بیت الخلا	83
مسواک اور سُنتِ مصطفیٰ	85
دنیوی واُخروی بہتری کا باعث	85
اُمت کی مشقت گوارا نہیں	85
جبریل کی تاکید	86
مسواک کے خاص اوقات	86
تہجد کے وقت مسواک	87
گھر میں جاکر پہلا عمل مسواک	87
مسواک کے پانچ مواقع	88
مسواک انبیائے کرام کی سُنت ہے	88
دس امور فطرت	88

Marfat.com

ستر گنا فضیلت والی نماز	89
محبت رسول کا تقاضا	90
احادیث میں مسواک کی اہمیت	90
حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت	92
مسواک پاک کرنے والی ہے	92
مسواک کرکے نماز پڑھنا افضل ہے	93
سوتے وقت مسواک کرنا	93
مسواک ہر مرض کے لئے شفا ہے	93
مسواک سُنت موکدہ ہے	93
مسواک کرنے کا سُنت طریقہ	94
وضو اور سُنت مصطفٰے	95
وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی	95
گناہوں کی بخشش	95
مغفرت کی نوید	96
گناہ دھل جاتے ہیں	97
بغیر طہارت نماز قبول نہیں	98
اللہ کے حکم کے مطابق وضو	98
وضو بسم اللہ سے شروع کرنا	99
وضو داہنے ہاتھ سے شروع کرو	99
اعضائے بدن کو تین بار دھونا	99
ابن عباس کی روایت	100
وضو کا مسنون طریقہ	100
جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	102
جن سے وضو نہیں ٹوٹتا	102
وضو توڑنے والی دوسری قسم	103
تیمم اور سُنت مصطفٰی	104
تیمم کا لغوی معنی	104
تیمم کی اصطلاحی تعریف	104
تیمم کس سے کفایت کرتا ہے؟	104
تیمم کس مٹی سے کرنا ہے؟	106
تیمم کرنے کی شرائط	107
اعضائے تیمم	107
تیمم کے فرائض	108
تیمم کی سنتیں	108
تیمم کے دیگر مسائل	108
نواقض تیمم	109
تیمم کرنے سے پہلے پانی کو تلاش کرنا چاہئے	109
تیمم وضو ہے	109
غسل اور سنت مصطفٰے	110
دوسری آیت	110
چار وجہ سے غسل ضروری ہے	111
غسل میں تین چیزیں فرض ہیں	111
ناک میں پانی ڈالنا	111
بدن کا دھونا	112
غسل میں یاد رکھنے والی باتیں	112
غسل کرنے کا مسنون طریقہ	112
غسل کی سنتیں	113

سنت غسل 113
غسل کے مکروہات 113
اذان کی فضیلت 115
اذان نماز کا اعلان ہے 116
اذان واقامت کے کلمات 116
دوسری حدیث 117
اذان اہلِ ایمان کی شناخت 117
اذان کا جواب 118
گناہوں کی معافی 119
شیطان اذان کی آواز سے بھاگتا ہے 120
شیاطین کو بھگانے کا عمل 121
نجات کا پروانہ 121
ہر چیز گواہی دے گی 122
اذان کی دُعا سُنت ہے 122
فضیلت نماز 124
اسلام کا بنیادی رُکن 124
پانچ نمازیں فرض ہیں 125
نماز پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں 126
گناہوں کی بخشش کا ذریعہ 127
نماز کی اہمیت 127
قیامت کے دن سب سے پہلا سوال 129
بے نمازی کے لئے وعید 129
حضور کی نماز کا ذکر 130
طویل قیام سنت ہے 130
حضور کی سنتیں 130
آپ کا سُنن ونوافل گھر میں پڑھنا 131
وتر اور تہجد 131
آپ کا معمول اشراق اور چاشت 132
اشراق پڑھ کر لوٹنا 132
گناہوں کی معافی 132
نماز سے مُشکلات دور ہوتی ہیں 132
نماز کیسے ادا کریں 133
با جماعت نماز پڑھنے کے متعلق احادیث 135
دوزخ سے آزادی 135
عشاء اور فجر با جماعت نماز پڑھنا 135
جماعت سے دور رہنے والے کیلئے وعید 136
رفع یدین نہ کرو 136
امام کی پیروی کرو 137
رکوع وسجود مکمل کرو 137
امام کے پیچھے قرأت نہ کرو 139
بلند آواز سے آمین نہ کہنے کا بیان 140
نماز تراویح اور اس کی تعداد رکعات 140
رمضان میں قیام کی فضیلت 141
صحابہ بیس رکعت تراویح پڑھتے 142
جمعۃ المبارک اور سنت مصطفی ﷺ 143
جمعہ کے فضائل 143

Marfat.com

پہلی نماز جمعہ 144
جمعہ کا دن 144
جمعہ کا آغاز 144
جمعہ میں خیر ہے 145
سب سے برتر دن 145
جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی 146
جمعہ کن کن پر فرض ہے 146
جمعہ پڑھنے سے گناہ معاف 147
جمعہ کی نماز کے لئے پہلے آنا چاہیے 147
جمعہ کا خطبہ سننے کا ثواب 148
نمازِ جمعہ کی فرضیت 149
سب سے پہلے مصعب نے جمعہ پڑھایا 149
نماز جمعہ کے بعد کھانا کھلایا 149
اذان جمعہ 149
جمعۃ المبارک کے اعمال سنت 151
جمعہ کے خطبہ کی سنتیں 152
جمعہ کے دن کثرتِ درود کا ثبوت 152
برکاتِ جمعۃ المبارک 153
روشن دِن روشن رات 154
جمعہ عید کا دن ہے 154
جمعہ کی نماز چھوڑنے والوں کے لئے وعید 155
جمعہ کو ہلکی چیز سمجھ کر ترک کرنا 156
جمعہ چھوڑنے سے باز آجاؤ 156
تارک جمعہ منافق لکھ دیا جاتا ہے 156
جمعہ چھوڑنا اسلام پس پشت پھینکنا ہے 156
جمعۃ المبارک سُنّت اعمال 157
خوشبو لگانا اور غسل کرنا 158
جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا 158
خوشبو میسر نہ ہو تو؟ 159
جمعہ کے لئے لباس بنانا 159
خطبات جمعہ 160
خطبہ جمعہ اُولیٰ 160
خطبہ جمعہ ثانیہ 160
روزہ اور سنت مصطفیٰ 162
روزہ کیا ہے 162
جہنم سے دوری 163
روزہ دار کے لئے جنت کا دروازہ 163
روزہ کی جزا 164
روزہ ڈھال ہے 165
روزہ آگ سے بچاتا ہے 165
روزہ دار کے لئے دو فرحتیں 166
حضور کے روزہ کی کیفیت 166
روزہ ترک کرنا 167
روزہ رکھنے والے کے لئے حکم 167
مسافروں کا بیان 168
شوال کے روزے 168
شعبان میں روزوں کی کثرت 169
صوم وصال روزہ 169

Marfat.com

مسنون روزے 170
عرفہ کا روزہ 171
حاجی عرفہ کا روزہ نہ رکھے 171
ایام بیض کے تین روزے 171
پندرہ شعبان کا روزہ 172
حضور جو چیزیں نہ چھوڑتے تھے 173
گناہ معاف ہوتے ہیں 173
لیلۃ القدر کی برکتیں حاصل کرو 173
گناہ بخش دیئے جاتے ہیں 173
لیلۃ القدر اہل اسلام کو عطا ہوئی 174
لیلۃ القدر طاق راتوں میں ہے 174

اعتکاف سنت ہے 176
اعتکاف بیٹھنے کی شرائط کیا ہیں؟ 180

تلاوت قرآن
اور سنت مصطفےٰ ﷺ 181
تعلیم قرآن کی اہمیت 182
سب سے بہتر کون 183
قرأت کیسے کی جائے 185
حضور نے قرآن گانے کی طرح نہ پڑھا 186
تلاوت کرنے والے کیلئے اجر 187
قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں پر سکینت 188
قرآن تھامنے والے گمراہ نہ ہوں گے 188
والدین کا اعزاز 189
ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں 189
قرآن مجید شفا ہے 189
تمام بیماریوں کا علاج 190
نظر بد سے بچنے کا علاج 190
برے خواب سے بچنے کا علاج 191
فتنوں سے حفاظت 191
رزق کی فراوانی 191
حاجات کا پورا ہونا 192
خیر و برکت کا حصول 192
غموں سے نجات 192
قرآن سفارش کرے گا 192
سورہ ملک سفارش کرے گی 193
دو سورتیں سفارش کریں گی 193

حج بیت اللہ
اور سنت مصطفےٰ ﷺ 194
حج کے لغوی اور اصطلاحی معنی 195
حج کی اہمیت 196
حج کب فرض ہوا 197
شان نزول 198
عظیم نعمت حج مبرور ہے 198
حج گناہ مٹادیتا ہے 199
حج مبرور کا بدلہ جنت 200
حاجی اللہ کا مہمان 200
حج گناہ اور فقر کا علاج ہے 201

Marfat.com

حاجی سے دُعا کروانا	201
حج کا ثواب	201
حج ادا نہ کرنے پر وعید	202
حجر اسود کو بوسہ دینا	203
حج نہ کرنا محرومیت ہے	204
حج گناہوں کو دھو دیتا ہے	204
قربانی اور سنت مصطفیٰ	205
قربانی کی تعریف	205
قربانی کا حکم	205
قربانی سنت ابراہیمی	206
قربانی ہر دور کے لئے تھی	207
سنت ابراہیمی بھی سنت مصطفیٰ بھی	207
قربانی کی اہمیت	208
قربانی کن پر واجب ہے	208
قربانی کا جانور کیسا ہو	209
قربانی تین دن ہے	210
پہلا خطبہ عیدین	211
دوسرا خطبہ عیدین	211
فضیلتِ زکوٰۃ	213
زکوٰۃ کا لغوی معنی و مفہوم	213
زکوٰۃ کا دوسرا مفہوم	213
اسلام کی تکمیل کب ہوگی	215
مال کا شر دور کرنے کا طریقہ	216
زکوٰۃ ادا کرنا فرض ادا کرنا ہے	216
مال دولت زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرو	216
زکوٰۃ کی کم از کم حد	217
نظام زکوٰۃ کی برکتیں	217
صدقہ اور سنت مصطفیٰ	219
حلال مال سے صدقہ دو	219
قیامت کے دن صدقہ کا سایہ ملے گا	220
صدقہ آگ سے بچا لے گا	220
صدقہ گناہوں کو ختم کرتا ہے	220
افضل ترین صدقہ پانی پلانا ہے	220
صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا	221
باغ سے جانور کھالے تو صدقہ ہے	221
اجر میں افضل صدقہ	222
صدقہ دے کر واپس لینا جائز نہیں	222
احسان جتلانے سے صدقہ ضائع ہو جاتا ہے	223
اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرنا	224
صدقہ کی طاقت	224
دن کا آغاز صدقہ سے کرو	225
صدقہ سے ہاتھ نہ روکو	225
صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے	225
آلِ رسول کے لئے صدقہ نہیں	226
علم اور سنت مصطفےٰ	227
علم کی اہمیت	227
سب سے پہلی وحی اور علم	228

Marfat.com

طالب علم راہِ خُدا میں	229
اہل علم کے علاوہ دنیا کا حال	229
علم کی فضیلت	230
علم دین اور صدقۂ جاریہ	231
طالب علمی میں موت	231
علم حصول دنیا کے لئے حاصل نہ کرو	231
عالم عابد پر فضیلت رکھتا ہے	232
علم انبیاء کی وراثت ہے	232
عالم کی عابد پر فضیلت	233
علماء ستاروں کی مانند ہیں	234
علوم دو طرح کے ہیں	234
علم چھپانا منع ہے	235
علم کے بغیر فتویٰ دینا منع ہے	236
ذکر اور سنت مصطفیٰ ﷺ	237
ذاکر زندہ ہے غافل مردہ	239
ذاکرین سایۂ رحمت میں	239
ذاکر مجاہد سے افضل ہے	240
ذکر باعث نجات ہے	240
ذکر مال خرچ کرنے سے افضل ہے	241
ایسے ذکر کرو لوگ دیوانہ کہیں	242
ذکر کی کثرت کرو	242
محافلِ ذکر میں فرشتوں کی کثرت	242
محافل ذکر جنت کی کیاریاں	243
ذاکر کی دوزخ سے نجات	243
ذاکرین کی عظمت	244
محافلِ ذکر کا حاصل جنت ہے	244
ذاکرین مسکراتے جنت میں داخل ہوں گے	245
اہل ذکر کے گھر روشن	245
عذاب نہیں ہوگا	245
قیام اللیل اور سنت مصطفےٰ ﷺ	247
برائیاں مٹانے والا عمل	248
قابل رشک کون	248
جو مانگو ملتا ہے	249
شب بیداری کرنے والا ذاکرین میں	249
قرب خُدا حاصل کرنے کا وقت	250
بغیر حساب جنت میں جانے والے	250
شب زندہ دار اُمت کے سردار	251
تہجد گزار کے لئے خوصی نعمتیں	251
قبولیت دُعا کی گھڑیاں	252
رات کو قیام کرو	253
نعت سننا سنت ہے	254
نعت خوان کے لئے دُعائے رسول	256
شعراء دُشمنِ رسول کی مذمت کریں	257
حسان کی منبر رسول پر ثنا خوانی	258
حمد بھی کہو نعت بھی پڑھو	259
عبداللہ بن رواحہ کا جذبہ محبت	260

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعت سماعت فرمائی	261
تلوار اور زُبان کے ساتھ جہاد	262
مخلوق پر شفقت اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	263
جو لوگوں پر رحمت نہیں کرتا	264
کامل مومن پیکرِ اخلاق ہوتا ہے	264
بہترین اخلاق کا مالک	264
حضور کو سب سے زیادہ محبوب	265
اعلیٰ اخلاق والے کا مقام	265
میزان میں سب سے بھاری حُسن اخلاق	265
خوش اخلاق پر آگ حرام	266
معاملہ میں نرمی برتو	266
اللہ نرم خُو کو پسند کرتا ہے	266
خیر سے محروم شخص	267
مسلمان بھائی کے کام آنا	267
تنگ دستی دُور کرنے کا نسخہ	267
اللہ بندے کی مدد کرتا ہے	268
حاجت روائی کرنے والا عذاب سے محفوظ	268
فرشتوں کے سائے میں	269
مومن پر ہتھیار اُٹھانے والا	270
ہر راعی سے سوال ہوگا	270
صلہ رحمی اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	272
صلہ رحمی کیا ہے؟	272
صلہ رحمی کن سے کی جائے	273
صلہ رحمی ہمیشہ جاری رکھیں	273
صلہ رحمی جنت جانے کا وسیلہ	274
قطع رحمی کرنے والے کا انجام	274
اہل وعیال پر خرچ کرنا	275
اللہ غنی کر دیتا ہے	276
اپنے بچوں پر خرچ کا اجر	276
حقوق العباد سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	279
حقوق والدین اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	280
والدین کو گالی مت دو	281
اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل	282
حُسن سلوک کے حقدار والدین ہیں	282
بدنصیب کی نشانی	283
خدمت سے جنت نافرمانی سے دوزخ	283
والد کے دوستوں سے بھی نیکی کرو	284
ماں باپ کے قدموں میں جنت	284
اللہ کی لعنت کے مصداق لوگ	286
کوئی عبادت قبول نہیں	286
مقبول حج کا ثواب	287
حقوق زوجین اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	288

Marfat.com

بہتر شخص کی علامت 288
عورتوں کے حق میں بہتر ہونا 288
بیوی کے رویہ پر صبر کرنے کا اجر 290
نکاح میں محبت ہے 291
عظیم رُتبہ ملتا ہے 292

خاوند کے حقوق 294

بیوی خود کو شوہر کے سپرد کر دے 294
باعث لعنت عمل 294
شوہر کی اجازت نہ ہو تو 295
عورتوں کے حقوق 295
اللہ سے ڈرو حقوق ادا کرو 296
خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا 296
بیوی کی اصلاح کے لئے خاوند کیا کرے 296
بیوی کا اپنے خاوند کی خدمت کرنا 297

حقوقِ اولاد
اور سنت مصطفےٰ ﷺ 299

اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ 299
اولاد کی تربیت 300
اولاد صدقہ جاریہ ہے 300
دوزخ سے بچنے کا سامان 301
بیٹیوں کی پرورش کرنے والے کا مقام 302
والد جنتی ہے 303
تین بیٹیوں کی ذمہ داری اُٹھانے والے
کے لئے جنت 303
خوبصورت نام اولاد کا حق 303
حضور برا نام تبدیل فرما دیتے 304

مطلقہ یا بیوہ بیٹی کی اعانت 304

بچوں کے اچھے
نام رکھنا سنت ہے۔ 305

محمد اور احمد نام والے جنت میں 306
انبیاء کے ناموں پہ نام رکھنا 306
عبدالرحمن کو رحمٰن کہنا درست نہیں 307
بُرے نام بدل دو 307
عقیقہ سنت مصطفےٰ ﷺ 308

یتیموں کے حقوق
اور سنت مصطفےٰ ﷺ 310

یتیم کی کفالت کرنے والا 311
بیوہ و مسکین کے لئے کوشاں مجاہد ہے 312
یتیم اور عورت کو ان کا حق دو 312
یتیم کا محسن حضور کے ساتھ ہوگا 313
دل کی سختی کا آسان نسخہ 313
مسکینوں پر احسان کرنا 314

پڑوسی کے حقوق
اور سنت مصطفےٰ ﷺ 316

ہمسائے کو ستانا منع ہے 318
جو پڑوسی کو ستائے مومن نہیں 318
جس کا پڑوسی محفوظ نہیں 319
پڑوسی کے ساتھ احسان کرو 319
مومن وہ ہے جو پڑوسی کو تکلیف نہ 319
دے 320
پڑوسی کو تکلیف پہنچانے والا ملعون
برا پڑوس قیامت کی نشانیوں میں سے 320

Marfat.com

قیامت پر ایمان نہ رکھنے والا	320
پڑوسی کے اہلخانہ پر بری نظر رکھنا	321
پڑوسی کو کھانے میں سے کچھ بھیج دینا	321
شوربہ زیادہ کر لے	321
دوسری حدیث	321
بہترین پڑوسی	322
پڑوس میں حق دار کون	322
قریبی پڑوسی مقدم ہے	322
پڑوسی کے حقوق، جامع حدیث	322
اگر پڑوسی بھوکا رہے	323
پہلے پڑوسی دیکھو	323
آداب زندگی اور احکامِ رسول	324
صلح کروانے کی فضیلت	325
صلح کروانا حضور کی سنت ہے	326
صلح کروانے کے لئے جھوٹ بولنا	326
تین دن سے زیادہ ناراضگی منع ہے	327
چغل خوری سے بچو	328
چغل خوری کا حکم	328
چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا	329
چغل خور کے لئے آگ	329
جنت سے محروم شخص	330
دوغلہ کی زبان آگ کی ہوگی	330
دومنہ رکھنے والا شخص	331
تکبر منع ہے	332
متکبر کے لئے سخت سزا ہے	332
متکبر جنت میں داخل نہ ہوگا	333
متکبر کا انجام	334
متکبرانہ چال سے بچو	334
غصہ سے بچنا ضروری ہے	335
اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت	336
غصہ پر کنٹرول کرنا	337
غضبِ الٰہی سے بچنے کا طریقہ	338
جنت میں جانے کا ذریعہ	338
حصولِ اجر کا ذریعہ	338
غصہ کا علاج کیسے کریں	339
دوسری روایت	339
غصے کی عادت ختم کرنے کیلئے ورد	339
مصافحہ اور معانقہ سنت محبوب ﷺ	341
مصافحہ بدعت نہیں سنت ہے	341
حضور صحابہ کو گلے لگاتے مصافحہ فرماتے	341
حضرت جعفر سے معانقہ فرمانا	342
مصافحہ صحابہ میں مروج تھا	342
مسلمان کی بخشش مصافحہ سے	343
کھانا کھلانا سنت مصطفیٰ ﷺ	344
پرہیزگار ہی کی دعوت کرو	344
ریاکاری کیلئے کھانا کھلانا	345
حضرت علی کا محبوب عمل	345
فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود	346

Marfat.com

پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں	346
جمع ہو کر کھانے کی فضیلت	347
اجتماع میں برکت ہے	348
اللہ کا ہاتھ جماعت پر	348
زیادہ لوگوں کا کھانا	349
کھانے پینے کے آداب کا بیان	350
حلال کھانا کھاؤ	350
کھانے کے آداب	351
کھانے سے پہلے کے آداب وسنن	351
کھانے پر بیٹھنے کا طریقہ	352
کھانے کے دوران کے آداب	352
اپنے سامنے کھانا کھاؤ	353
سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا منع ہے	354
تین سانس میں پانی پیو	354
کھانا کم کھاؤ	355
برتن میں پھونکنا اور سانس لینا منع	355
پھونک مارنے سے برکت اُڑ جاتی ہے	356
مل کر کھانا برکت کا باعث ہے	356
کھانے کے بعد کے احکام	357
کھانے کے بعد دُعا پڑھنا	357
سلام کرنا سنت مصطفیٰ ﷺ	358
سلام کرنے والے پر رحمت	358
واقف اور ناواقف کو سلام کہو	359
کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کہیں	359
سلام کرو محبت پھیلاؤ	360
السلام علیکم کہنا چاہیے	360
سلام میں پہل کرو	361
کفار و مومنین کے اجتماع کو سلام کرنا	361
پہلے سلام کرو پھر آؤ	362
گھر والوں کو سلام کہو	362
اہل کتاب کو سلام کا جواب کیسے دیں	363
سلام پھیلاؤ	363
نگاہیں نیچی رکھو سلام کا جواب دو	364
اچھی خصلتیں	364
سلام کرنے اور جواب دینے کا طریقہ	364
سلام سے نیکیاں ملتی ہیں	365
جماعت کی طرف سے جواب کا حکم	366
بچوں کو سلام کرنا	366
جب گھر جاؤ سلام کرو	367
بار بار سلام کرنا مستحب ہے	367
اگر کوئی چیز حائل ہو تو دوبارہ سلام کہو	367
سلام کا جواب نہ دینا بخل ہے	367
جن پر سلام نہ کیا جائے	368
سلام کرنے کے فوائد	368
لباس اور سنت مصطفیٰ ﷺ	370
مال ہو تو قیمتی لباس پہنو	370

سفید رنگ کا لباس سنت ہے	372
آدابِ لباس کا بیان	373
ریشمی کپڑے اور سونا مردوں کے لئے حرام	373
ریشمی لباس عورتوں کے لئے	374
حضور سفید ٹوپی استعمال فرماتے	375
مصری ٹوپی پہننا	375
ٹوپی عمامہ کے بغیر بھی استعمال فرمانا	375
نیا لباس پہنے تو شکر کرے	376
حضور نے رومی جُبہ زیبِ تن فرمایا	376
حضور نے سُرخ حُلّہ زیب تن فرمایا	377
سرخ چادر زیب تن فرمانا	377
زرد رنگ کے کپڑے	378
دو سبز چادریں زیب تن فرمانا	378
ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھنا	379
سیاہ چادر مبارک زیب تن فرمانا	379
سبز اور زرد نقوش والی چادر	380
آپ کا سفید لباس	380
سفید کپڑے میں مُردہ دفن کرو	381
کیسا لباس پہنیں	381
حضور ﷺ کی قمیص مبارک	382
حضور ﷺ کا عمامہ شریف	382
عمامہ شریف کیسے باندھیں	382
سیاہ عمامہ سُنت مصطفےٰ ہے	383
جوتا پہننے کی سنتیں	384
بغیر بالوں کے نعلین شریف	384
دو تسموں والے نعلین	384
حضور ﷺ کے نعلین کیسے تھے	385
پہلے جوتا دائیاں پہنے	385
ہر کام کی ابتداء دائیں طرف سے	386
ایڑی والے نوک دار نعلین شریف	386
پیوند لگے نعلین شریف	386
انگوٹھی پہننا سنت مصطفےٰ ﷺ	388
چاندی کی انگوٹھی اور مُہر	388
حضور کی انگوٹھی خلفاء ثلاثہ کے پاس	389
چاندی کے نگینے والی انگوٹھی	389
انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو	389
درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننا	390
سرمہ لگانا سنت ہے	391
سرمہ حفاظتِ نظر کا ذریعہ	391
سُرمہ نظر تیز کرتا ہے	391
اثمد سرمہ کے استعمال کا حکم	392
سرمہ لگانے کا طریقہ	393
رات کو سرمہ لگانے کی حکمت	393
کنگھی کرنا سنت ہے	395
داڑھی میں کنگھی کرنا	395
دائیں طرف سے کنگھی کرنا	395
روزانہ کنگھی نہ کریں	395
اپنے بالوں کو اچھی طرح رکھو	396
محبت مصطفےٰ کا انداز	396
کنگھی کرنے کے آداب	396

Marfat.com

موئے مبارک سے برکت حاصل کرنا	397
کنگھی کیسے کریں	397
مانگ نکالنا	398
مانگ درمیان سے نکالنی چاہیے	398
حضور بالوں میں تیل لگاتے	399
داڑھی اور سر میں خوشبو لگانا	399
ناخن تراشنے کا سنت طریقہ	400
ناخن کاٹنے کا سنت طریقہ	401
جمعہ کے دن ناخن کاٹنا	401
خوشبو لگانا سنت ہے	403
سرکارِ دو عالم کے خوشبو لگانے کا ذکر	403
خوشبو واپس نہ کرو	403
مشک عنبر استعمال فرمانا	404
خوشبو خوشبو راستے	404
خوشبو کا تحفہ	405
داڑھی سنت ہے	406
مشرکین کی مخالفت میں داڑھی رکھو	406
مونچھیں پست کرو داڑھی بڑھاؤ	406
داڑھی کی مقدار	408
دس چیزیں فطرت سے ہیں	408
داڑھی منڈانا عورتوں سے مشابہت	409
داڑھی میں گرہ لگانا منع ہے	409
داڑھی بالشت سے زیادہ کاٹ دیں	410
مسکراہٹ اور مزاح سنت ہے	411
حضور مسکراتے تھے	411
آپ متبسم ہوتے	411
حضور محفل میں تبسم فرماتے	412
زیادہ مسکرانے والے	412
مزاح میں بھی سچی بات	413
حضور کا مزاح فرمانا	413
آپ نے مزاح فرمایا	413
چھینک کا جواب دینا	415
اللہ کو چھینک پسند ہے جمائی ناپسند	415
مومن کے پانچ حقوق	416
چھینک آئے تو آواز پست کرے	416
چھینک آئے تو ابرووں پر ہاتھ رکھنا	417
چھینک آئے تو چہرہ ڈھانپ لیں	417
چھینک آئے تو الحمد للہ کہیں	417
اگر عورت کو چھینک آئے تو مرد کیا کرے	418
سونے کا سنت طریقہ	419
بستر مبارک	419
سونے سے پہلے کے آداب	420
سونے سے پہلے کے اعمال	420
دوسری روایت	421
دیگر اشیاء	421
سونے کا طریقہ	421
چت لیٹے ہوئے سونا	422
دایاں ہاتھ رُخسار کے نیچے رکھ کر سونا	422
چمڑے کا بنا ہوا بستر مبارک	423
حضور کا بستر مبارک	423

Marfat.com

کھردری چارپائی پر سونا	424
چٹائی پر سونا	425
ٹاٹ کا بستر	426
اُون کا بھرا ہوا بستر	427
وضو سے سونے کا اجر	428
آداب سنت نکاح	429
کن عورتوں سے نکاح جائز نہیں	431
جس کی منگنی ہو چکی ہو اُس کو پیغام نہ دو	431
لڑکی کی اجازت سے نکاح	431
نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنا	432
ازواج النبی کا حق مہر	433
لڑکی کا انتخاب	433
لڑکے کا انتخاب	434
نکاح ضرور کرو	434
مسنون خطبہ نکاح	434
مریض کی عیادت کرنا	436
اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے	436
تیمارداری کی اہمیت	437
مریض کی عیادت کرو	438
مسلمان کے چھ حقوق	438
عیادت کرنے والے کیلئے مغفرت	438
عیادت کرنے والے کیلئے جنت	439
عیادت کرنے والا دریائے رحمت میں	439
عیادت سے مریض خوش ہوتا ہے	439
بیمار کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھو	440
تیمارداری تین دن بعد ہے	440
موت کو یاد رکھنا	441
مرنے والے کے روزے اُس کا ولی رکھے	442
مرنے والے کی طرف سے صدقہ	442
مرنے والے کی طرف سے حج	442
صدقہ کی بدولت گناہوں سے نجات	443
مرنے والے کا قرض پہلے ادا کرو	443
فوت شدہ ماں کیلئے باغ کا صدقہ	444
فوت شدہ ماں کیلئے پانی کا صدقہ	445
مرنے والے کیلئے تین نفع بخش اعمال	445
مُردوں کی طرف سے کھانا کھلانا	446
جنازہ کے احکام	447
مُردہ مومن کے لئے اچھے کلمات کہو	447
جنازہ جلدی اُٹھانا	448
کلمہ کی تلقین کرو	448
جنازہ پڑھنے والوں کی شفاعت قبول ہوگی	448
نماز جنازہ کے بعد دُعا کرو	449
قبر پر تھوڑی دیر ٹھہرو	449
میت کو غسل دینے والے کی شفاعت	450
نماز جنازہ کا طریقہ	450
نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے	451
نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے	452
زیارتِ قبور کی فضیلت	453
زیارت قبر سے موت یاد رہتی ہے	453
پہلے منع فرمایا پھر اجازت دے دی	454

Marfat.com

زیارتِ قبور سے آخرت کی یاد	454
زیارت قبور کی اجازت	455
اہلِ قبور کے لئے دُعائے مغفرت	455
دعا کی تعلیم	456
اہلِ قبور سے مخاطب ہونا	456
اہلِ قبور کے لئے سلامتی کی دُعا	457
دعا کی فضیلت	459
دُعا کا مفہوم	459
دُعا عبادت کا مغز ہے	460
دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے	460
اذان واقامت کے درمیان دعا	460
دعا مانگنے والے کے ساتھ اللہ ہوتا ہے	461
دعا اور قرب خدا	461
اللہ کا وعدہ	462
بارگاہ خدا میں دعا محترم ہے	462
خوشحالی میں دعائیں کیا کرو	463
دعا سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں	463
دعا گو کے لئے فرشتہ دعا کرتا ہے	464
غائب کیلئے کی گئی دُعا کی قبولیت	464
تین دُعائیں مقبول ہیں	465
مسنون دُعائیں	467
دُعائیں قبول ہونے کے اوقات	467
گھر سے نکلنے کی دعا	468
مسجد میں داخل ہونے کی دعا	468
مسجد سے نکلنے کی دعا	468
نیا چاند دیکھنے کی دعا	468
روزہ رکھنے کی نیت	468
روزہ افطار کرتے وقت کی دعا	469
شبِ قدر اور شبِ برآت کی دعا	469
سوتے وقت کی دعا	469
بیدار ہوتے وقت کی دعا	469
کھانا کھانے کی دعا	469
کھانے کی بعد کی دعا	470
کسی کے گھر کھانا کھائیں تو یہ دعا پڑھے	470
لباس پہننے کی دعا	470
سواری پر بیٹھنے کی دعا	470
قبرستان میں داخل ہونے کی دعا	471
آئینہ دیکھنے کی دعا	471
خوش خبری سن کر کہیں	471
پسندیدہ چیز دیکھ کر کہیں	471
ناپسندیدہ چیز دیکھ کر کہیں	471
کوئی نعمت ملے تو کہیں	472
اِبتلاء ومصیبت کے وقت کی دعا	472
قرض اور فکر سے خلاصی کی دعا	472
سخت پریشانی سے چھٹکارے کی دعا	472
غصہ آئے تو یہ دُعا پڑھے	473
بارش کے لیے دعا	473
آندھی آئے تو یہ دعا پڑھیں	473
نظر بد سے بچنے کی دعا	473
بیت الخلاء میں جانے کی دعا	474
دعائے امن۔ سید الاستغفار	474
ایمان کی صفات	476
شش کلمے	478
منظومات	481
تاثرات وتقاریظ	487

Marfat.com

اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیارے اسلامی بھائیو! مالک و خالقِ کائنات اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں اپنے پیارے محبوب احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنانے اور آپ کے اخلاق طیبہ اور سیرت مقدسہ کو اپنانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا!

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

(سورۃ احزاب آیت ۲۱ ترجمہ کنزالایمان)

اس آیتِ مبارکہ میں فرمایا گیا ہے! اے مسلمانوں تمہارے لئے رسول اللہ کی ذاتِ گرامی ایک عمدہ نمونہ ہے اللہ تعالیٰ نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوہ مبارکہ کو اُسوہ حسنہ فرمایا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ خُدا کے محبوب ہیں اللہ کے پیارے نبی اور رسول ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کامل ترین ہستی بنا کر بھیجا ہے، آپ کی ذات ہر پہلو سے کامل مکمل و اکمل ہے اور تمام انسانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے آپ جانتے ہیں کہ کاریگر جب کوئی ماڈل تخلیق کرتا ہے تو اُس میں اپنی کاریگری کا مکمل اظہار کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے نور سے تخلیق فرما کر دُنیا والوں کو یہ پیغام دیا کہ میرا محبوب تم سب کے لئے بہترین نمونہ ہے تم میرے محبوب کی اتباع کر کے میرا قُرب بھی حاصل کر سکتے ہو اور میری معرفت بھی اس کی اتباع کرنا تمہارے لئے لازم ہے اور اس کی اتباع فی الحقیقت میری ہی اتباع ہے چنانچہ ارشاد فرمایا!

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا

(سورۃ نساء آیت ۸۰ ترجمہ کنزالایمان)

Marfat.com

اور فرمایا ! کہ میرا محبوب جب کلام کرتا ہے تو اپنی مرضی سے کلام نہیں کرتا جو یہ کلام کرتا ہے وہ میرا ہی کلام ہے اور جب بھی یہ کلام کرتا ہے تو میری وحی سے کلام کرتا ہے اس لئے اس کا حکم دینا میرا حکم دینا ہے، اس کا بات کرنا میرا بات کرنا ہے اور فرمایا !

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے ،وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

(سورۃ نجم آیت ۳۔ ۴ ترجمہ کنزالایمان)

قارئین محترم ! سرکارِ دو عالم نورِ مجسم فخرِ آدم بنی آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و اِتباع ہر وقت اور ہر آن ضروری ہے اللہ رب العزّت نے اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا !

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی

(سورۃ احزاب ۷۱ ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اُس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کامیابی کی سند ہے اور ان کی اطاعت و اتبآع سے منہ موڑنا ذلّت ورُسوائی کا موجب ہے عظیم کامیابی کے لئے اُسوہ رسول کی پیروی نہایت اہم ہے جو اللہ اور اُس کے رسول سے منہ موڑتا ہے وہ انتہائی گمراہی کا شکار ہے اور اُس کے لئے وعید ہے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا

(سورۃ احزاب ۳۶ ترجمہ کنزالایمان)

پیارے اسلامی بھائیو ! حضور نبی اکرم ،رسول محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب و مقام کی عظمت و رفعت کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات والا صفات کو اپنا مظہرِ اتم بنایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرز حیات کو اسوہ کامل فرمایا ہے۔

Marfat.com

قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اللہ تعالیٰ نے حضور کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی فرمایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فعل کو اپنا فعل قرار دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نُطق کو اپنی وحی قرار دیا ہے۔

اللہ رَبّ العزت جلّ مجدہٗ الکریم کی طرف سے عطا کی گئی عظمت و رفعت کی وجہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی نائبِ اِلٰہ ہیں آپ ہی اللہ کا پیغام پہنچانے والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے ذریعے تمام انسانوں کے لئے پیغام ہدایت یعنی قرآنِ پاک پہنچا ہے۔

حضور کے احکام کی کیفیّت

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب بنایا ہے اس لئے ہر مُسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام و مرتبہ کو پہچانے۔

دُنیا کے بادشاہوں اور حاکموں کے احکامات کی جو کیفیت ہے وہ ہم سب جانتے ہیں آج کوئی ڈکٹیٹر (Dictator) یا حکمران قانون بناتا ہے کل وہی قانون تبدیل ہو جاتا ہے۔

آج کوئی (Order) جاری ہوتا ہے کل اُس کو منسوخ کر دیا جاتا ہے معلوم ہوا کہ دُنیادار حُکام کے احکامات وقتی اور عارضی ہوتے ہیں اور ان احکامات کو کوئی مانے یا نہ مانے، تنقید کرے یا غلط سمجھے تو ایمان جانے کا کوئی ڈر نہیں لیکن!

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکومت دائمی آپ کے احکامات ہمیشہ کے لئے اور آپ کے تشریعی احکامات آپ کی سُنت مُستقلاً نافذ العمل ہے اگر کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات کو نہ مانے تو ایمان سلب ہو جاتا ہے۔

معلوم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حاکمیت کو تسلیم کرنا ہی ایمان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات پر بے چُون چرا عمل کرنا ہی ایمان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول و فعل کی اتباع کرنا ہی ایمان ہے۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر سر تسلیم خم کرنا ہی ایمان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں

(سورۃ نساء آیت ۶۵ ترجمہ کنز الایمان)

لازم ہے مومنوں پہ محبت حضور کی
ہے بندگی خدا کی اطاعت حضور کی

حضور کے احکامات واختیارات

پیارے اسلامی بھائیو! فرمان خدا کی روشنی میں معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو دل سے تسلیم کرنا ہی ایمان کی نشانی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو پڑھ کر اور سمجھ کر ان پر عمل نہ کرنا دل کی تنگی نہیں تو اور کیا ہے ہمیں چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو دل کی گہرائیوں سے تسلیم کریں اور اُن پر گشادہ دلی سے عمل پیرا ہو کر دُنیوی واُخروی فلاح حاصل کریں اس لئے کہ!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سارے اختیارات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تفویض فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا!

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمادیں توانہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے

(سورۃ احزاب آیت ۳۶)

Marfat.com

عبادات اور احکام رسول

پیارے اسلامی بھائیو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کے آگے صمیم قلب سے سر کو جھکا دینا ہی ایمان ہے کیونکہ ہر فیصلے کا اختیار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے پاس ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اختیارات اس لئے حاصل ہیں کہ آپ نائب خُدا بھی ہیں اور محبوب خدا بھی اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور عین نماز کی حالت میں اللہ اور اس کا رسول بلائے تو نماز کی ادائیگی موقوف کرنا لازم اور واجب ہے۔

حکمِ نبی پر نماز توڑ دو

قارئین محترم! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانِ اقدس پر نماز توڑنے کا حکم خود آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔

بخاری شریف میں ہے !

حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے کہا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز دی۔

میں چونکہ نماز پڑھ رہا تھا اس لئے جواب نہ دیا۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے حاضر نہ ہو سکا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نہیں سنا۔

يَاۤيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

(سورۃ الانفال آیت ۲۴)

Marfat.com

حضور کا مقام و رتبہ

قارئین محترم ! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعلیٰ ترین درجات عطا فرما رکھے ہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کو تمام عالمین کے لئے کامل ترین نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصبِ نبوت ورسالت بھی عطا ہوا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرتبۂ محبوبیت بھی عطا ہوا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات باعثِ تکوینِ کائنات ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سرچشمۂ حسنات وبرکات ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ اعلیٰ وبالا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمالِ جہاں آراء سے حُسنِ یوسف نے صباحت پائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رُعبِ حُسن سے حسینانِ عالم کے سر جُھک گئے۔

آسمان کی بلندیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے نیچے ہیں۔

عرش کی رفعتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین پر نثار ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل ومناقب اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں جگہ جگہ بیان فرمائے ہیں کہیں آپ کے علم کی بات ہے کہیں آپ کے نور کا ذکر ہے کہیں آپ کے زمانہ کا ذکر ہے کہیں آپ کے عُروج کا ذکر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلّمِ علم وحکمت بھی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحبِ مقامِ محمود بھی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم نسیان سے پاک ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات اللہ کی بات ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام جہان کے لئے رسول ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہادیٔ راہِ ہدایت ہیں۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزّکی ہیں اور پاک کرنے والے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّی ہیں اور کائنات کو تعلیم دینے والے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاہد ہیں اور خُدا کی گواہی دینے والے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاسم ہیں اور اللہ کی نعمتیں تقسیم کرنے والے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُشکل کُشا ہیں اور مُشکلیں آسان فرمانے والے ہیں۔

حُضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اللہ کی اتباع ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم خُدا کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب کی برہان عظیم ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب فریضہ ایمان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں اور اندھیرے سے روشنی کی طرف لانے والے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسالت عامہ عطا ہوئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جامع الصفات بنایا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات لاریب ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے قریب واقرب ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہی فلاح کا راستہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہی کامیابی کا راستہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہی سامان خُلد ونعیم ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے ہی اللہ خوش ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے نجات کا پروانہ حاصل ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے ہی رحمتِ خداوندی کا حصول ہوتا ہے۔

ایک ضروری بات

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگ یہ باتیں کرتے ہیں کہ حضور کو محض ایلچی کے طور پر بھیجا گیا یا یہ کہ حضور کی حیثیت ایک قاصد اور ایک پیامبر کی ہے ایسے لوگ روحِ دین سے بے بہرہ

Marfat.com

ہیں۔

ایک نام نہاد مُلاں نے اپنے بیان میں اعلان کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کوئی قانون نہیں بنا سکتے (معاذ اللہ) قانون صرف اللہ کا ہے۔

قارئین محترم ! ایسے لوگوں کو اسلام کی روح کی خبر ہی نہیں اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین ہی اسلامی قانون (islamic Law) کا درجہ رکھتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرامین کو نافذ کرنے والے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے بغیر فرامینِ الٰہیہ کو لوگوں تک پہنچانے اور اُن کو نافذ کرنے کا کوئی ذریعہ اور نہیں ہو سکتا۔

جو لوگ اللہ کے فرامین کی من مانی تشریح کر کے اپنے اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں درحقیقت ان کو اللہ تعالیٰ کے فرامین مقدسہ کے مفہوم سے آشنائی نہیں ہو سکی اس لئے کہ میرے آقا و مولا کو اللہ تعالیٰ نے حاکمِ کائنات بنا کر بھیجا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین ہی قانون (Law) کا درجہ رکھتے ہیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے مُنتخب فرمایا تھا

قارئین محترم! یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اختیارات عطا ہوئے منجانب اللہ ہیں آپ کی حیثیت اللہ رَبّ العزت کے خلیفہ اعظم اور نائب اعظم کی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا مظہرِ اُتم ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب عظیم کی نشاندہی خود فرمادی ہے۔

جو محبوب دیں وہ لے لو

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو

(سورۃ الحشر آیت ۷ ترجمہ کنزالایمان)

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے۔

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَىٰهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَٰٓئِثَ

وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں اُن پر حرام کرے گا

(سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷)

پیارے اسلامی بھائیو! ارشادِ خداوندی سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات کو ہی اللہ کے احکام سمجھنا ایمان ہے اللہ تعالیٰ نے اَمر و نہی اور حلّت و حُرمت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اَمر قرار دیا ہے آپ پاکیزہ چیزوں کو اُمت کے لئے حلال قرار دینے والے ہیں اور خبیث چیزوں سے بچانے والے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قول فعل و عمل ہی دین کی اَساس ہے۔

آپ کی سیرت و کردار ہی عملی نمونہ ہے۔

آپ کا اُسوۂ حسنہ ہی کامل ترین ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! جس طرح قرآنِ پاک کے ارشادات کو ماننا اور اُن پر عمل کرنا ضروری ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اَحکامات کو ماننا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوٓا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا

(سورۃ النساء آیت ۵۹)

قارئین محترم ! اللہ تعالیٰ کے فرامین کی روشنی میں یہ بات ظاہر واظہر ہے کہ ہر کام میں حضور کی اطاعت کرنا ہی ایمان ہے۔

اگر کوئی شخص ساری ساری رات عبادت میں گزار دے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتّباع کا خیال نہیں رکھتا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات کی بجا آوری نہیں کرتا تو اُس کا ہر عمل بیکار ہے۔

حضور شارع ہیں

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــٴَـلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ

اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں

(سورہ مائدہ آیت ۱۰۱)

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایسے بے فائدہ سوال کرتے تھے جو حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعتِ مُبارکہ پر گراں گزرتے۔

ایک روز حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! مجھ سے دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دوں گا۔

ایک شخص نے عرض کی میرا انجام کیا ہوگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جہنم

(مُسلم شریف بحوالہ مقام مصطفےٰ ص ۱۱۴)

معلوم ہوا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مُنہ سے نِکلی ہوئی ہر بات عین وحیِ خُدا کے مطابق ہوتی اُس شخص نے ایک ناگوار سوال کیا تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کی اصلیت اُس پر ظاہر فرمادی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے بار بار سوال کرنے سے روکا ہے۔

خُوشنودیِ خُدا کا ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آن ہر گھڑی اللہ رب العزت کے محبوب ہیں۔

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا! اگر تم میری خوشنودی چاہتے ہو تو اس کے لئے میرے محبوب کی اتباع کرلو تم میرے محبوب بن جاؤ گے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

Marfat.com

اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ

(سورۃ آل عمران آیت ۳۱)

حضور کی اطاعت کے حوالہ سے چند احادیث

قارئین محترم ! اب ہم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و اتباع کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے کُتبِ احادیث سے اُن روایات کو پیش کررہے ہیں جن میں حضور کی اطاعت و اِتباع کے احکامات بیان ہوئے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ !

جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمُحَمَّدٌ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ

کچھ فرشتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرمارہے تھے تو ان میں سے ایک نے کہا یہ تو سوئے ہوئے ہیں دُوسرے نے کہا (اِن کی) آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر اُنہوں نے کہا حقیقی گھر جنّت ہی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حق کی طرف) بُلانے والے ہیں جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی (درحقیقت) اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے اور بُرے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔"

(بخاری شریف جلد ۶ ص ۲۶۵۵)

Marfat.com

حضور کی اطاعت اللہ کی اطاعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ اَطَاعَنِی فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى الله

جس نے میری اطاعت کی سو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی سو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔"

(ابن ماجہ جلد ۱ ص ۴) (مُسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۲۵۲) (بخاری شریف جلد ۶ ص ۲۶۱۱)

گُمراہ نہ ہوگے

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ !

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب فرمایا اور فرمایا اے لوگو! یقیناً میں تمہارے درمیان ایسی شے چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت۔"

(سُنن بیہقی جلد ۱۰ ص ۱۱۴) (تاریخ طبری جلد ۲ ص ۲۰۶) (المستدرک حاکم جلد ۱ ص ۱۷۱)

قرآن پڑھو اور سُنّت سیکھو

قارئین محترم ! "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا !

Marfat.com

اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَؤُوْا الْقُرْآنَ، وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ

(وحی الٰہی کی) امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل ہوا۔ سو انہوں نے قرآن کریم پڑھا اور سُنّت سیکھی۔"

(ترمذی شریف جلد ۴ ص ۴۷۴)

(مسلم جلد ۱ ص ۱۲۶)

اطاعت گزار جنّتی ہے

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

كُلُّ اُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبَى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنْ يَاْبَى؟ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ اَبَى

میری ساری اُمّت جنت میں داخل ہوگی سوائے اُس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس نے انکار کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنّت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے انکار کیا۔"

(بخاری شریف جلد ۶ ص ۲۶۵۵) (المستدرک حاکم جلد ۱ ص ۱۱۲)

دو چیزیں قُرآن اور سُنّتِ رسول

امام مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ

میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم کی سُنت۔"

(موطا امام مالک جلد ۲ ص ۸۹۹) (مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۱۷۲)

سُنّت کو سیکھیں

حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ !

ثَلَاثٌ اُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِاِخْوَانِي هٰذِهِ السُّنَّةُ اَنْ يَتَعَلَّمُوْهَا وَيَسْاَلُوْا عَنْهَا، وَالْقُرْآنُ اَنْ يَتَفَهَّمُوْهُ وَيَسْاَلُوْا عَنْهُ، وَيَدَعُوا النَّاسَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ

تین چیزیں میں اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے پسند کرتا ہوں ایک یہ کہ وہ اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ دُوسرا قرآن کریم کہ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق پوچھیں، تیسرا یہ کہ بھلائی کے سوا لوگوں سے کنارہ کش رہیں۔"

(بخاری شریف جلد ۶ ص ۲۶۵۴)

حضور اور خُلفائے راشدین کی سُنّت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّتِ مُسلمہ کی تعلیم کے لئے واضح ارشادات فرما رکھے ہیں لیکن بعض لوگ اپنی کم فہمی کی بنیاد پر بعض احادیث کو تسلیم کرتے ہیں اور بعض کو چھوڑ دیتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سُنّت کے ساتھ خُلفائے راشدین کی سُنّت کو بھی قانون کا درجہ عطا فرمایا ہے تو جو لوگ صحابہ کرام بالخصوص اصحابِ ثلاثہ سے بغض رکھتے ہیں اُنہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ خُلفائے رسول کی اطاعت کیسے کر سکیں گے جب کہ وہ اُن کو تسلیم ہی نہیں کرتے اس لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان خُلفائے راشدین کی تکریم و تعظیم کا خیال رکھے حضور کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں !

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ

مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح وبلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے۔ ایک شخص نے کہا: یہ تو الوداع ہونے والے شخص کے وعظ جیسا (خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے لہٰذا تم میں سے جو یہ زمانہ پائے تو وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑے، تم لوگ (میری سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا (یعنی اس پر سختی سے کاربند رہنا)۔''

(ترمذی شریف جلد ۵ ص ۴۴) (ابوداود شریف جلد ۴ ص ۲۰۰)

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمانِ مقدس سے معلوم ہوا کہ شریعت کے خلاف نئی باتوں سے بچنا ضروری ہے لیکن اس سے یہ مُراد نہیں کہ کوئی ہر نیا کام جو دین کے حوالہ سے کیا گیا وہ خلاف سُنت ہے جیسا کہ پکی مسجدیں بنانا، قرآن پاک پر زیر زبر لگانا اور اس جیسے دوسرے اُمور منع نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اَلْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي لَهُ اَجْرُ شَهِيْدٍ
میری سنت کو اس وقت مضبوطی سے تھامے رکھنے والے کے لئے جبکہ میری امت فساد میں مبتلا ہوگی شہید کے برابر ثواب ہے۔

سو شہیدوں کا ثواب

امام ابو نعیم کی روایت میں ہے کہ !

عَنِ ابْنِ فَارِسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِثْلَهُ وَقَالَ: لَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ

''حضرت ابن فارس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کی اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔''

(طبرانی معجم الاوسط جلد ۵ ص ۳۱۵)(حلیۃ الاولیا جلد ۸ ص ۲۰۰)

عہد حاضرہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی مبارک سنتوں پر عمل کرنے میں مسلمان تساہل اور سستی سے کام لے رہے ہیں نبی غیب داں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم تھا کہ اُن کی اُمت میں ایسے بھی لوگ ہوں گے جو آپ کی سنتوں پر عمل چھوڑ دیں گے اس لئے آپ نے ارشاد فرما دیا کہ میری سنتوں پر فساد کے زمانہ میں عمل کرنے والے کو سو شہیدوں کا ثواب عطا فرمایا جائے گا اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

سَيَأْتِيْكُمْ عَنِّي اَحَادِيْثُ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا جَاءَكُمْ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي وَمَا جَاءَكُمْ مُخَالِفًا لِكِتَابِ

Marfat.com

اللہِ وَسُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّی

تمہارے پاس میری طرف (منسوب شدہ) مختلف احادیث پہنچیں گی، سو جو تمہارے پاس قرآن پاک اور میری سُنّت کے موافق پہنچے تو (جان لو کہ) وہ میری طرف سے (ہی) ہے اور جو تمہارے پاس قُرآن پاک اور میری سُنّت سے متصادم قول پہنچے تو (جان لو کہ) وہ میری طرف سے نہیں ہے۔"

(مسند الفردوس جلد ۲ ص ۳۲۱) (کامل ابن عدی جلد ۴ ص ۶۹)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان مقدس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا فرمان قرار دیا ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی مرضی سے گفتگو نہ فرماتے تھے اسی لئے آپ نے اُمّت کو پیغام دیا کہ بعض لوگ اپنی طرف سے باتیں گھڑ کے میرے ساتھ منسوب کریں گے اُن سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ جو بات میری سُنّت اور قرآن پاک کے مطابق ہو اس کو مان لو اور جو اُن سے متصادم ہو اُس سے بچنا ضروری ہو گا آج کل بہت سے مجموعہ ہائے حدیث مرتب ہو رہے ہیں جن میں حضور کی احادیث کو کاٹ کر پیش کیا جا رہا ہے اور کئی روایتیں گھڑ کر آپ سے منسوب کی جا رہی ہیں جن سے بچنا از حد ضروری ہے۔

حضور کی محبت عین اِیمان ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفسقین

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جہان میں کوئی چیز بھی اللہ اور اُس کے رسول اور راہ جہاد سے بڑھ کر محبوب نہیں ہونی چاہیے اگر اللہ اور اس کے رسول کی محبت کم ہے تو عذاب کی وعید ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تم میں سے کوئی بھی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے باپ اس کی اولاد اور سب آدمیوں سے پیارا نہ ہو جاؤں۔

(روشنی ص ۱۵ بحوالہ بخاری شریف)

پیارے اسلامی بھائیو ! جس سے محبت ہو اس کا حکم مانا جاتا ہے۔

Marfat.com

جس سے محبت اس کی ہر ادا اچھی لگتی ہے۔

جس سے محبت ہو اس کا ہر فعل اچھا لگتا ہے۔

اگر ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے امتی ہیں تو ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل اتباع کرنی چاہیے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُعلم کائنات ہیں آپ کے بارے میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا !

ویعلمھم الکتاب والحکمۃ

آپ ایسے معلم ہیں کہ آج کی جدیدیت آپ کے علم سے بہرہ یاب ہونا فخر محسوس کرتی ہے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے معلم ہیں جہاں دیکھو وہیں معلّم۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صُفہ کے چبوترے پر بھی معلّم ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ناقہ پر بیٹھے ہوئے بھی درس ارشاد فرما رہے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر وحضر میں پیغامِ خُدا سے لوگوں کو آگاہ فرما رہے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات اہلِ اسلام ہی کے لئے نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اِنسانوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کی نبوّت قیامت تک کے لئے ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا اس لئے آپ ہی کی سنت اور آپ ہی کا طریقہ تمام انسانیت کے لئے نمونہ ہدایت ہے۔

اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ کو بہترین قرار دیا ہے ہمیں چاہیے کہ ہم ہر گھڑی ہر آن اُسوۂ رسول کی پیروی کریں اور سُنتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر پہلو سے اپنائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارک سے رہنمائی حاصل کریں یہی نہیں بلکہ اپنے تمام معمولاتِ حیات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی روشنی میں سرانجام دیں۔

Marfat.com

مومن کی نشانی قرآن کی روشنی میں

قارئین محترم! قرآن میں واضح ارشاد موجود ہے کہ مومن وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر لبیک کہے جو چون وچرا کرے جو اپنے لئے آسانیاں تلاش کرے اور احکاماتِ خدا ورسول پر عمل کرتے ہوئے تنگدلی محسوس کرے وہ مومن نہیں ہے اس لئے کہ مومن اللہ کی بھی اطاعت کرتا ہے اور پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے!

اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ط

مُسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بُلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا"

(سورۃ النور آیت ۵۱)

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو حکم ربانی ماننا ضروری ہے اور اگر حضور کوئی فیصلہ ارشاد فرمادیں تو اس کو تسلیم کرنا ہی ایمان ہے۔

محبّت رسول کا تقاضا یہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے جذبہ محبت اور یہی محبت خُدا کے ہاں قبول ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ پانچ وقت نماز پڑھو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ جھوٹ مت بولو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ چوری مت کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ کسی کو ناجائز تنگ نہ کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے کسی کو اُس کے حق سے محروم نہ کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے سود نہ کھاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہیے حلال رزق تلاش کرو۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے جہاد کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے دین کی طرف بلاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ احکام اللہ پر عمل کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ نیک اعمال کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ بُرے اعمال سے بچو۔

اب جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویدار ہے اُسے یہ سوچنا ہوگا کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلوں پر عمل کرنا ہے یا نہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر تفکرات سے نجات چاہتے ہو تو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرو۔

اگر مُشکلات سے نجات چاہتے ہو تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکامات کو مان لو۔

اگر رحمت چاہتے ہو تو اپنے کردار کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنتوں کا پیکر بنالو۔

عظمتوں کا نشاں بن کے اُبھرو گے تم
چوم لو چوم لو مصطفٰے کے قدم
بس ہو اُسوۂ نبی کا ہی مقصودِ جاں
چوم لو پیارے خیرالوریٰ کے قدم

فرمانِ رسول اور صحابہ کرام

قارئین محترم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے اور آپ کو ظاہری آنکھوں سے دیکھنے والے مومنین کو صحابی کہا جاتا ہے صحابہ کرام کی زندگیوں کا مطالعہ کیا جائے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اُسوۂ حسنہ کی کامل تصویر نظر آتے ہیں۔

صحابہ کرام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ادا کو دیکھتے۔

صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے کے انداز کو ملاحظہ کر کے ویسے ہی چلنے کی کوشش کرتے۔

Marfat.com

صحابہ کرام کھانا کھاتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندازِ طعام پر عمل کرتے۔

صحابہ کرام پانی پیتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ کامل کی نقل کرتے۔

صحابہ کرام لباس پہنتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کو دیکھتے اور آپ کے پسندیدہ لباس زیب تن کرتے۔

صحابہ کرام سر کی چوٹی سے لے کر پاؤں کے ناخن تک آقا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی سُنتوں کا پیکر نظر آتے ہیں۔

تابعین نے صحابہ کرام سے حضُور کی سُنتّیں سیکھیں۔

آئمہ مجتہدین سے محدثین نے اُسوۂ رسول کی تعلیم حاصل کی۔

محدثین سے علماء واولیاء نے اُسوۂ رسول کی تعلیم حاصل کی۔

اور اولیائے اُمت سے علمائے دین نے اُسوۂ رسول کی تعلیم حاصل کی۔

آج بھی صوفیائے کرام کے قدموں میں بیٹھنے والے علمائے کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کا پیکر نظر آتے ہیں ان کی ہر ادا سے سُنت مُصطفیٰ کے سنہری پہلوؤں کی جھلک نظر آتی ہے۔

صحابہ کرام ہر آن ہر گھڑی خوشنودی رسول حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔

اگر کسی حکم کی خبر نہ ہوتی تو جب معلوم ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرما رکھا ہے تو اُسی وقت عمل کی کوشش کرتے۔

پیارے بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی فلاح وکامیابی حاصل ہو تو صحابہ کرام کی پاک زندگیوں کا مطالعہ کریں جو کہ ہر وقت سُنتّوں پر عمل کرتے نظر آتے ہیں (الحمد للہ ہم نے "عظمتِ صحابہ" کے نام سے ایک جامع کتاب تالیف کی ہے جس میں صحابہ کرام کے روشن کردار و عمل اور اُن کی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبّت کے خوبصورت واقعات جمع کئے ہیں ہماری دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔)

صحابہ کرام کے چند واقعات پیش خدمت ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ عقیدت ومحبت کا اظہار ہو رہا ہے۔

Marfat.com

چادر جلادی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص خاص قسم کے رنگ میں چادر اوڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس سے ناگواری کا اظہار دیکھا تو اُسی وقت گھر واپس آئے چولہا جل رہا تھا اس میں چادر ڈال دی پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا وہ چادر کیا ہوئی تو اُنہوں نے قِصّہ سُنادیا۔

(ابوداؤد شریف صحابہ کا عشق رسول ص ۴۴)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ اس واقعہ کو دیکھیں ابھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر تلف کرنے کا حکم نہیں فرمایا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناگواری کے احساس نے ہی عاشق کے دل کو پریشان کر دیا وہ اسی وقت گئے اور آپ کی ناگواری کا باعث بننے والی چادر کو ہی جلا کر راکھ کر دیا۔

محبّت کرنے والوں کے الگ انداز ہوتے ہیں
فدا کردیتے ہیں مقصودؔ وہ ہر چیز آقا پر

انصاری نے مکان گرادیا

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مرتبہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حُجرۂ مبارک سے باہر تشریف لے جارہے تھے رستہ میں گنبد دار حُجرہ دیکھا جو اُونچا بنا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! یہ فلاں انصاری نے قُبّہ بنایا ہے آپ یہ سُن کر خاموش رہے پھر جب وہ انصاری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے سلام کیا تو آپ نے اعراض فرمایا اور سلام کا جواب نہ دیا۔

انصاری نے صحابہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناگواری کے بارے میں پُوچھا تو صحابہ نے اُسے بتایا کہ حضور تشریف لے گئے تھے تیرا قُبّہ دیکھا تھا اور پُوچھا تھا یہ کس کا ہے۔

یہ سُن کر وہ انصاری فوراً گئے اور قبہ کو گرادیا اور زمین ہموار کردی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا تو بتایا گیا کہ اس انصاری نے قبہ گرادیا ہے۔

(ابوداؤد شریف صحابہ کا عشق رسول ص ۴۳)

صحابی نے جو دیکھا مصطفٰے ناراض ہیں مجھ سے
بنایا تھا جو گھر مقصودؔ وہ فوراً گرا ڈالا

قارئین محترم ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھتے تھے کہ حضُور کی پسند ناپسند کیا ہے وہ یہ برداشت نہیں کرسکتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ناراض ہوجائیں اس واقعہ سے بخوبی اندازہ ہوجانا چاہیے کہ صحابہ کرام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کس قدر والہانہ عقیدت اور محبت تھی دُنیاوی حوالہ سے بھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضگی سے پریشان ہوجاتے تھے آج ہم بڑے بڑے مکانات اور پلازے بنا کر ایک دُوسرے پر فخر کرتے ہیں جبکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام عظیم الشان بلڈنگوں کو ناپسند فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انگھوٹی پھینک دی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر پھینک دی اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کا انگارہ اپنے ہاتھ میں ڈالے۔
پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے گئے تو دُوسرے لوگوں نے کہا کہ انگوٹھی اُٹھا کر بیچ کر اس سے فائدہ حاصل کرو اُس نے کہا خُدا کی قسم میں اسے نہیں اُٹھاؤں گا کیونکہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے پھینک دیا ہے۔

(ابوداؤد شریف صحابہ کا عشق رسول ص ۴۲)

برادرانِ اسلام ! سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واضح فرامین کے باوجود مرد آج کل سونے کی انگوٹھی اور چین وغیرہ استعمال کر رہے ہیں اُنہیں دیکھنا چاہیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبردار کر رکھا ہے کہ سونا ہاتھ میں انگارہ ڈالنے کے مترادف ہے عاشقِ رسول نے جب دیکھا کہ محبوب اُس کے عمل سے ناراض ہیں تو اُس چیز سے فائدہ حاصل کرنا بھی محبت کے خلاف سمجھا اللہ ہمیں حضور کے فرامین اقدس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بال کٹوا دیئے

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے بال بڑھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا ! ذباب ذباب میں سمجھا کہ حضور نے مجھے حکم ارشاد فرمایا ہے میں گیا اور بال کٹوا کر دوسرے دن حاضر ہوا تو آپ مجھ سے فرمانے لگے میں نے تم سے نہیں کہا تھا لیکن اچھا کیا۔

(ابوداؤد شریف صحابہ کا عشق رسول ص ۴۳)

دیکھنے میں یہ معمولی اعمال ہیں لیکن ان میں بہت بڑا پیغام ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو اُن چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھتے کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ناراض نہ ہو جائیں اور بعض اوقات آپ کے احکامات کے بغیر ہی آپ چہرۂ انور کے تاثرات سے جان لیتے کہ آپ ناراض ہیں۔

ایک ہم ہیں کہ ہمیں آقا علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے تمام احکامات صحابہ کرام کے وسیلہ سے حاصل ہو گئے لیکن پھر بھی ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک سُنتوں پر عمل کرنے سے کتراتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! سچی حقیقی محبت کا تقاضا یہی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین پر عمل کیا جائے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس فرامین کو دل میں جاگزیں کیا جائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنتوں کو اپنے قول وفعل اور عمل کا حصہ بنائیں۔

حدیث مُصطفٰے بہترین ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات کی سیرت طیبہ اور

Marfat.com

اُسوۂ حسنہ کا مطالعہ کرنے کے لئے بہتریں ذریعہ حدیثِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے میرے اُستادگرامی حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کتاب اللہ کا حُسنِ معانی
مُحمد مُصطفےٰ کی زندگانی
حدیثِ مُصطفےٰ کیا ہے بتادوں
انہیں کی داستاں ان کی زبانی

عزیزانِ محترم! زندگی کے ہر گوشے کی رہنمائی کے لئے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث مبارکہ ہمارے پاس موجود ہیں۔

حدیث شریف میں آپ کی صبح کا ذکر ہے۔
حدیث شریف میں آپ کی شام کا ذکر ہے۔
حدیث شریف میں آپ کی عبادت کا ذکر ہے۔
حدیث شریف میں آپ کے قیام کا ذکر ہے۔
حدیث شریف میں آپ کے چلنے کا ذکر ہے۔
حدیث شریف میں آپ کے بیٹھنے کا ذکر ہے۔
حدیث شریف میں آپ کے کھانے پینے کے انداز ملتے ہیں۔
حدیث شریف میں آپ کے اخلاق واطوار کے انداز ملتے ہیں۔

اگر آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مبارکہ کا چلنا پھرنا عملی نقشہ دیکھنا چاہتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیثِ مبارکہ کا مطالعہ کریں۔

مُنکرینِ حدیث گمراہ ہیں

عزیزانِ محترم! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامینِ اقدس کے بغیر دین کی تفہیم ہونا ممکن ہی نہیں لیکن آج ایک بدقسمت ٹولہ موجود ہے یہ لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین کے مُنکر ہیں اُن کا عقیدہ ہے کہ ہمیں اپنے ہر عمل کے لئے اور ہدایت کے لئے قرآنِ مجید ہی کافی ہے وہ احادیثِ رسول کو حجت تسلیم نہیں کرتے۔

Marfat.com

منکرینِ حدیث کسی دینی جذبہ کے تحت قرآن پر عمل اور حدیث کا انکار نہیں کرتے بلکہ ان کا مقصد فتنہ وفساد ہے ان کا خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین کا انکار کر کے وہ قرآنِ پاک کی من چاہی تاویل کریں اور قرآنِ پاک کی تشریحات کرنے میں حدود و قیود سے آزاد ہو جائیں۔

اَحادیث رسول کے بغیر تفسیرِ قرآن مُمکن نہیں

قارئین محترم ! اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث مُبارکہ پر عمل کر کے ہی دین پر عمل ہو سکتا ہے آپ کے فرامینِ اقدس کے بغیر قرآن مجید کا کلام الٰہی ہونا ثابت نہیں کیا جا سکتا ہر مُسلمان کو اس حقیقت سے آشنا ہونا چاہیے کہ مسائلِ شریعت کے دلائل کے لئے قرآنِ مجید کے بعد احادیث شریف کا ہی درجہ ہے علامہ اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں !

''بغیر احادیث رسول کے ایمان لائے نہ کوئی قُرآنِ پاک کے مطالب ومعانی کو کما حقہ سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی دین اسلام پر عمل کر سکتا ہے اس لئے ایسے لوگ جو حدیث مصطفٰے کے خلاف علم بلند کئے ہوئے ہیں یہ لوگ گمراہ ہیں بد مذہب ہیں اور مُلحد و مُرتد ہیں لہٰذا ان کی کوئی تحریر پڑھنا اور ان لوگوں کے وعظوں میں شرکت کرنا حرام و ناجائز ہے۔''

مَنصبِ رسالت اور حدیثِ رسول

قارئین محترم ! قُرآنِ پاک میں واضح احکام موجود ہیں جو کچھ تُمہیں رسول دے اس کو لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے منع ہو جاؤ اس اعلان سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ رَبُّ العزت کی طرف سے اختیارات حاصل ہیں آپ جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں وہ عین منشائے الٰہی ہے علامہ اعظمی لکھتے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جو لوگ حدیثوں کے دلیل شرعی ہونے کا انکار کرتے ہیں وہ حقیقتاً منصب نبوت ورسالت ہی کے منکر ہیں۔

وہ حضور کو محض قاصد سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ نے اپنے نبی کی اطاعت کو ہی اپنی اطاعت فرما

Marfat.com

رکھا ہے۔

عُلومِ قرآن جاننے کیلئے حدیث ضروری ہے

قارئین محترم! علما نے لکھا ہے کلام اللہ تمام انبیائے سابقین کے صحائف کا اجمالی خاکہ بھی پیش کرتا ہے اور اس میں تمام علوم ہیں اور یہ ہر چیز کو بیان کرنے والا ہے۔

ان علوم تک رسائی ہر کس و ناکس کا کام نہیں ان علوم تک رسائی صرف نبی اور رسول کو ہی ہو سکتی ہے اس لئے مفسّرین کرام تفسیر کرتے وقت سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث کے ذخیرہ کو دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس آیت کی کیا تفسیر فرمائی ہے

اِمامِ اعظم کا عقیدہ

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے !

اگر حدیث وسُنّت نہ ہوتو ہم میں سے کوئی بھی قرآن کو نہ سمجھ سکتا۔

فِقہ حنفیہ کے امام حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ پیغام دے رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث مبارکہ پر عمل کئے بغیر اور حدیث کو جانے بغیر کوئی شخص قرآن پاک کی تفہیم نہیں کر سکتا اس لئے ضروری ہے کہ حضور کے فرامین کا مُطالعہ کیا جائے اور اُن لوگوں کی بات پر ہرگز غور نہ کیا جائے جو محض قرآن پاک کو ہی شریعت قرار دیتے ہیں اور حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث کوتسلیم نہیں کرتے۔

احکامِ قُرآن کی روشنی میں سُنّت کا مفہوم

قارئین محترم! جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ سُنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال وافعال واعمال کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام احکامات حضور نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ حق ترجمان کے ذریعہ ہم تک ارسال فرمائے ہیں اور اللہ نے اپنے تمام احکامات کوحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت سے مشروط فرما دیا ہے۔

آیاتِ قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ جس طرح اللہ کی بندگی لازم ہے اُسی طرح اسکے پیارے

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فرمانبرداری بھی ضروری ہے اور اللہ کی بندگی سے منہ موڑنے والا جتنا بڑا مُجرم ہے اُتنا ہی بڑا مُجرم وہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کرے۔

Marfat.com

سُنّتِ کی تعریف

سُنّت کا لغوی معنیٰ

سُنّت کا لغوی معنیٰ کھلا راستہ کے ہیں طریقہ اور سیرت بھی اس مفہوم میں شامل ہیں زُبان کے لحاظ سے اچھی اور بُری دونوں عادات پر سُنّت کا لفظ بولا جاتا ہے جیسا کہ سُنّت حَسنہ اور سُنّت سیہ یہ دونوں الفاظ لُغوی لحاظ ورنہ حضور عَلیہِ الصّلوٰۃ والسّلام کی سُنت کے حوالہ سے سُنّت سیہ کا تو تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔

فان السنة خير كله

یعنی سُنت تمام کی تمام خیر سے متعلق ہے۔

شریعت کی اصطلاح میں سُنت کی تعریف یہ ہے۔

سُنت کا اطلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول وفعل اور سکوت پر ہوتا ہے اقوال صحابہ اور افعالِ صحابہ کو بھی سُنت کہتے ہیں۔

حدیث ! شریعت کی اِصطلاح میں حدیث کا اطلاق قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہے۔

مُحدّثین فرماتے ہیں ! سُنّت ،خبر ،حدیث سب ہم معنی ہیں ان میں سے ہر ایک کا اطلاق حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول وفعل اور سکوت اور صحابہ کے قول فعل اور سکوت پر ہوتا ہے۔

حدیث اور اخبار

محدثین نے حدیث شریف اور اخبار میں فرق واضح کیا ہے وہ لکھتے ہیں ! کہ جو کچھ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ظہور میں آیا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ سے ظہور میں آیا ہے وہ حدیث ہے اور وہ تفاصیل جس میں احوال سلاطین یا اخبار گزشتہ آئی ہوں وہ خبر ہے۔

امام راغب اور سُنّت کا مفہوم

امام راغب نے قُرآن پاک کے مفردات پر ایک عظیم الشان تصنیف فرمائی ہے جس کا نام ''مفردات القرآن فی غریب الفرقان'' ہے وہ لکھتے ہیں !

سُنة النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام طریقہ النبی کان یتحراھا

سُنّت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ مبارکہ ہے جس کی تیعین میں وہ کوشاں رہے۔

سُنّت کا مفہوم لُغت کی رُوشنی میں

حضرت غزالی زماں سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ حجیت حدیث میں لکھتے ہیں سُنت لُغت میں راستہ کو کہتے ہیں ایسا راستہ جو متواتر چلنے کی وجہ سے صاف اور ہموار ہو گیا ہو۔

عادات راسخہ کو بھی سُنت کہتے ہیں !

سیرت النبی کو بھی سُنت کہتے ہیں۔

صحیح مسلم شریف میں ہے! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال پر لفظ سُنت کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

حدیث کا لفظ اقوال پر کیا جاتا ہے اور شریعت کے دلائل میں حدیث اور سُنت کو ہم معنی قرار دیتے ہیں جب ہم سُنت کا لفظ ادا کرتے ہیں تو اس سے مُراد حضور کا طریقہ اور حدیث نبوی ہی ہوتا ہے۔

علما نے لکھا ہے سُنّت اور حدیث مترادف ہیں اور شریعت میں یہ دونوں حجت ہیں جن احادیث نبویہ کو اقوال سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ بھی افعال ہی ہیں سُنّت پر ایمان لانا تکمیل دین کے لئے ضروری ہے۔

اُصولِ فقہ کی کُتب میں سُنت کا شمار ایسی حجت شرعیہ میں ہوتا ہے جسے احکام کا ماخذ مانا گیا ہوا ایسا ماخذ جو قرآن کے علاوہ ہو۔

Marfat.com

ڈاکٹر طاہر القادری لکھتے ہیں! سنت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا طریقۂ جاریہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول یا فعل سے ثابت ہو جیسے وضو میں بسم اللہ پڑھنا اور تمام اعضاء کو تین مرتبہ دھونا، اس کے کرنے پر اجر اور نہ کرنے پر ملامت ہے۔

روایت ہے کہ ! سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

من رغب عن سنّتی فلیس منّی

جس نے میری سنّت سے رُوگردانی کی اس کا مجھ سے کچھ تعلق نہیں۔

سنّتیں ترک کرنے والوں سے سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا ہے

اگر تم لوگوں نے اپنے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنّت چھوڑ دی تو گمراہ ہو جاؤ گے

(مشکواۃ شریف ص 97)

سُنّت کی تعریف کرتے ہوئے ڈاکٹر علامہ طاہر القادری رقمطراز ہیں قرآنِ حکیم کے بعد فقہ اسلامی کا دوسرا بنیادی ماخذ سنت ہے۔ اس کا اطلاق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول (جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)، فعل (جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا) اور ہر اس کام پر ہوتا ہے جس کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔

سُنّت کی اقسام

سُنّتِ قولی ! اس سے مُراد سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور فرمودات ہیں یعنی جو کچھ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زُبانِ حق ترجمان سے ارشاد فرمایا وہ سُنتِ قولی کہلاتا ہے۔

سُنّتِ فعلی ! اس سے مُراد وہ تمام اُمور ہیں جو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کیا کرتے تھے پس حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئے ہوئے کاموں کو سُنتِ فعلی کہیں گے مثال کے طور پر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے تھے تو بیٹھ کر کھانا سُنتِ فعلی قرار پائے اور اسی طرح بہت سے کام سُنتِ فعلی میں شُمار ہوں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئے۔

Marfat.com

سُنّت تقریری ! اس سے مُراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کسی صحابی نے کوئی کام کیا ہو یا فقط اُس کیا اطلاع حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچی ہو اور اُس کام کے بارے میں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع نہ کیا ہو بلکہ خاموشی اختیار کی ہو یا اسے پسند فرمایا ہو تو صحابہ کرام کے ایسے افعال کو سنت تقریری کہتے ہیں۔

(سُنت مبارکہ ص ۷۰)

سنّت سے مُحبّت کرو

مشکواۃ شریف کی روایت ہے !

من احب سنّتی فقد احبتنی ومن احبنی کان معی فی الجنة

جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مشکواۃ ۳۰)

اگر کوئی شخص بہت بڑا ثواب حاصل کرنا چاہے تو اسے اِحیائے سنّت میں مَصروف ہونا چاہئے، کیونکہ مٹی ہوئی سنّتوں پر عمل کرنے سے سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے! الغرض سنّتوں پر عمل کرنے سے دنیا و آخرت کی سعادتیں نصیب ہو جاتی ہیں۔

عزیزانِ محترم ! ہم اہلِ سُنّت ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمانِ مبارکہ کے مُطابق اہلِ سنت ناجی فرقہ ہے ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم اہلِ سنت ہیں۔

لیکن ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ سُنت کیا ہے۔

سُنت کا مفہوم کیا ہے۔

سُنت کا معنیٰ کیا ہے۔

سُنت کے اَجزائے ترکیبی کیا ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ تمام اہلِ علم کی مُتفق رائے یہ ہے کہ سُنت نبوی تین طرح کی ہے۔

اول ! یہ کہ کوئی حکم قرآن پاک میں موجود ہو اور وہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

ارشاد فرمادیں۔

دوم ! یہ کہ قرآنِ مجید میں مُجمل حکم موجود ہو اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی تفصیل بیان فرمادیں۔

سوم ! یہ کہ سُنّت وہ ہے کہ جس کے بارے میں قرآنِ مجید کی آیت مبارکہ نہ ہو مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات مُفصّل پائے جائیں۔

سُنّت کا لفظ احکامِ شریعت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول، فعل اور عمل کو سُنّت کہتے ہیں۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام سُنّتِ مبارکہ پر عمل کا خاص اہتمام کرتے تھے اگر آپ صحابہ کرام کی سیرت کا مُطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُن لوگوں میں محبّت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کس قدر راسخ تھی اُن کی زندگی کا لحہ لحہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّتوں کا مظہر نظر آتا ہے اس لئے کہ وہ لوگ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اِتبّاع اور اطاعت کو آخرت کا سرمایہ نجات سمجھتے تھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خواہش اور کوشش یہ ہوتی تھی کہ اُن سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہوجائے جو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کسی عمل کے خلاف ہو۔

حضرت عبداللہ صحابی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آثار کا بھی نہایت خیال فرماتے اگر حالتِ سفر میں ہوتے تو کوشش سے اُسی جگہ قیام کرتے اور اُسی جگہ نماز ادا فرماتے جہاں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اُسی جگہ اُونٹنی کو بٹھاتے جہاں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی اُونٹنی کو بٹھایا کرتے تھے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک درخت کے نیچے آرام فرمایا تھا یہ اُس کو ہمیشہ پانی دیتے تاکہ وہ درخت سرسبز وشاداب رہے۔

اُن کی یہ محبت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کامل تعلق اور نسبت کا اظہار ہے کہ وہ اپنے ہر قول فعل اور عمل سے یہ ثابت کرتے تھے کہ ہم سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ وابستہ ہر چیز کے ساتھ تعلق اور محبت کرنا متاعِ حیات خیال کرتے تھے۔

Marfat.com

انہیں عاشقانِ پاکباز کے جذبۂ محبت کے بارے کسی نے کیا خوب کہا !

جہاں جہاں سے وہ گزرے جہاں جہاں ٹھہرے
وہی مقام محبّت کی جلوہ گاہ بنے

عُشاق کے انداز ہی نرالے ہوتے ہیں اُن کی دیوانگی کمال ہوتی ہے۔
محبوب کی گلیوں کا طواف بھی کرتے ہیں اور محبوب کے کُوچہ کے کُتوں سے بھی پیار کرتے ہیں یہی والہانہ محبت، یہی عشق و مستی کیفیتِ ایمان کی تصدیق کرتی ہے۔

سُنّت پر چلنے والے جنّتی

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جس شخص نے پاک اور حلال رزق کھایا اور میری سُنّت پر عمل کیا اور اِس کی زیادتی سے لوگ امن میں رہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔
کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ! آج کل تو ایسے لوگ بہت ہیں
آپ نے فرمایا میرے بعد بھی بہت ہوں گے۔

(ترمذی شریف بحوالہ ہدی للمتقین ص ۱۶۴)

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رزقِ حلال کی کتنی اہمیت ہے جنت میں جانے کے لئے کتنی آسان راہ ہے کہ بندہ رزق حلال کی کوشش کرے۔

اس کے ساتھ ساتھ اسی روایت میں دوسرا عمل یہ بتایا گیا ہے کہ مُسلمان دوسرے مُسلمان سے زیادتی نہ کرے لوگوں کو اپنے ظُلم و ستم کا نشانہ نہ بنائے، کسی کی دل آزاری نہ کرے۔

لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کے منکرین بہت زیادہ ہو چکے ہیں مُسلمان مُسلمانوں کا گلا کاٹ رہے ہیں کہیں بم دھماکے کر رہے ہیں کہیں خود کُش حملے کر رہے ہیں کہیں امن کو سبوتاژ کر رہے ہیں یہ لوگ بظاہر مُسلمان ہیں لیکن بباطن کفار و مُشرکین سے بھی بدتر ہیں۔

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سب کو ہدایت دے اور ہمّت دے کہ اپنے آقا، مولا

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامینِ اقدس پر عمل کرتے ہوئے پاکیزہ زندگی گزاریں اور جنت کے حقدار ٹھہریں۔

قارئین محترم ! سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری سُنتوں سے پیار کرنا ہی اطاعت وفرمانبرداری کے زُمرے میں آتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنتوں سے پیار کرنا ہی مومن کی نشانی ہے۔

اگر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعویٰ محبت سچا ہے تو پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامینِ اقدس کی پوری پاسداری کرنا ہوگی کیونکہ محبّت تقاضا کرتی ہے کہ محبوب کی بات کو مانا جائے ہمیں چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنتوں سے محبت کریں اور اُنہیں اپنی پوری زندگی پر محیط کریں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ! کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جس نے میری سُنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنّت میں ہوگا۔

(ترمذی شریف ہدی اللمتقین ص ۱۶۴)

معلوم ہوا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنتِ مبارکہ سے محبت کرنا سرکارِ دوعالم سے محبت کرنا ہے حضور کی سُنتوں پر عمل کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے مسلمانوں کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ دخولِ جنت کے لئے محبت رسول ہی مفتاح یعنی کُنجی ہے تو قول وفعل کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنتوں کے مطابق کر لینا اللہ کی خوشنودی کا بھی باعث ہوگا اور حصول جنّت کا ذریعہ بھی۔

قارئین ! اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو خبر دے رکھی ہے کہ دو چیزوں یعنی قرآن وسنت کو مضبوطی سے تھامنا کامل ایمان کی نشانی ہے اگر ان دونوں میں سے کسی ایک چیز کو بھی چھوڑ دیا تو گمراہی کے گڑھے میں جا پڑو گے۔

کچھ لوگ قرآنِ پاک کے ساتھ تمسک کرتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کو تسلیم نہیں کرتے تو ایسے لوگ گمراہ ہیں اور دین سے دُور ہیں اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت عطا

فرمائے۔

سُنّت کے تابع رہو

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا!

تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اُس کی خواہشات اُس کے تابع ہوجائیں اُس دین کے جو میں لایا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ خواہشات کو دین کے تابع کرنا ایمان کی نشانی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّتوں پر عمل کرنا ایمان کی نشانی ہے اگر کوئی شخص احکام دین کی اپنی خواہشات کے مطابق تاویل کرتا ہے ایسا شخص ایماندار نہیں ہوسکتا اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی پوری زندگی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے مطابق ڈھال لیں اپنی خواہشات کو چھوڑ کر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین پر عمل کریں۔

سنّت کو مضبوطی سے تھام لو

حضرت غضیف بن حارث ثمالی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب کوئی قوم کسی بدعت کو جاری کرتی ہے تو ویسی ہی سنت پر عمل کی توفیق جاتی رہتی ہے۔

سُنّت کو مضبوط پکڑنا بدعت نکالنے سے بہتر ہے۔(رواہ احمد)

(ہدی المتقین ص ۱۶۷)

بعض لوگ اُن احادیث جن میں لفظ بدعت ہے کو اہل سنت و جماعت پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اُن احادیث کی بنیاد پر میلاد منانا، یا ایصال ثواب کی محافل کو بھی بدعت قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ مستحب اعمال ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔

بہترین بات اور بہترین راہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا!

بہترین بات اللہ کی کتاب اور بہترین راہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہٖ وسلم کی راہ ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ج ا ص ٦)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے لوگوں کا کیا حال ہے ایک چیز جسے میں کرتا ہوں اس سے پرہیز کرتے ہیں پس اللہ کی قسم میں ان کی نسبت اللہ کو بہت زیادہ جانتا ہوں اور اس سے بہت زیادہ ڈرنے والا ہوں۔

معلوم ہوا احکامِ الٰہیہ کی تشریح وتوضیح کا حق صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات کو ہے اور کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ اپنی مرضی سے دین میں کچھ کرتا پھرے۔

حضُور آگ سے بچاتے ہیں

پیارے آقا مدنی تاجدار رؤف ورحیم ہیں اور آپ رحمۃ اللعالمین ہیں آپ نہیں چاہتے کہ آپ کا کوئی بھی اُمتی جہنم میں جائے آپ بشیر ونذیر بنا کر بھیجے گئے ہیں اسی لئے آپ نے جہاں بشارات سے جنت کی نوید دی ہے وہیں جہنم سے بچنے کی تلقین بھی فرمائی ہے اور ہمیں بار بار جہنم سے ڈرایا ہے لیکن ہم بدعملی کی وجہ سے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات سے رُوگردانی کرتے ہیں اور اپنے لئے جہنم کا سامان کرتے رہتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے!

میری اور تُمہاری مثال ایسی ہے کہ میں تمہاری کمر پکڑتا ہُوں آگ سے بچانے کے لئے اور کہتا ہوں میری طرف آؤ آگ سے بچو اور تُم مجھ پر غالب آجاتے ہو اور اس میں داخل ہوتے ہو۔

(مشکوٰۃ شریف ج ا ص ۵۲)

اس حدیث مبارکہ میں حضور تاسّف فرمارہے ہے کہ اَے مسلمانوں تم کیسے ہوائے کلمہ پڑھنے والو تم کیسے ہوائے دینِ حق قبول کرنے والو تم کیسے ہو، اَے میرے اُمتیو تم کیسے ہو میں تمہیں اپنی طرف بُلا رہا ہوں کہ میرے دامن رحمت میں آجاؤ میرے طریقے پر چلو جنّت کے حقدار ٹھہرو گے میری سُنتوں پر عمل کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے لیکن تم میرے طریقے کی مخالفت کرکے میرے بتائے ہوئے رستے کو چھوڑ کر جہنم کی راہ اختیار کرلیتے ہو۔

Marfat.com

نفع کس نے اُٹھایا

حضرت اَبُو مُوسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! اس چیز کی مثال جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہدایت اور علم سے ہے بہت بارش کی طرح ہے جو زمین پر برسی اس زمین کا ایک ٹکڑا اچھا تھا اس نے پانی قبول کیا اور گھاس اُگائی خشک اور تر گھاس بہت زیادہ۔

اور ایک ٹکڑا بہت سخت تھا کہ اس پر پانی ٹھہر ارُکا اللہ نے اس سے لوگوں کو بہت زیادہ نفع بخشا اُنہوں نے پانی پیا اور پلایا اور ایک کھیتی کی زمین کے ٹکڑے پر (پانی) پیا کہ وہ میدان تھا اس نے پانی کو روکا اور نہ گھاس اُگایا اس شخص کی مثال جس کو اللہ نے دین کی سمجھ عطا فرمائی اور اس کی جس چیز کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کے ساتھ نفع حاصل کیا اور جس نے سر نہ اُٹھایا اور نہ ہی ہدایت قبول کی جسے میں دے کر بھیجا گیا ہوں۔

(مشکوۃ شریف ص ۵۳)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جو لائے اور جو کچھ آپ نے اِرشادات فرمائے ان کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا بارش کے پانی سے فائدہ حاصل کرنے کی مثال سے ثابت فرمایا گیا ہے اچھی زمین بارش کے پانی سے مزید زرخیز ہو جاتی ہے اور پتھریلی یا کلر والی زمین اللہ کی طرف سے نازل کئے گئے پانی سے بھی کچھ فائدہ حاصل نہیں کر پاتی اور ویسی کی ویسی ہی رہتی ہے۔

محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کے احکامات پر عمل کرنے والا اُس زرخیز زمین کی طرح ہے جس نے بارش سے فائدہ حاصل کر لیا اور آپ کے احکامات سے منہ موڑنے والا اُس زمین کی طرح ہے جو بارش سے خود خود فائدہ حاصل کر سکی اور نہ دوسروں کو فائدہ دے سکی۔

پیارے اسلامی بھائیو ! جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّتوں کا مخالف ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو آواز دینے والا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے بیزار ہیں اللہ کرے مسلمان قوم کا ہر فرد اسلامی تعلیمات کا آئینہ دار ہو جائے اور ہر مسلمان حضور کی سُنّتوں کا پیکر نظر آئے اور اسلامی شعار کی حفاظت کرنے والا نظر آئے۔

اس پر فتن دَور میں جبکہ چاروں طرف سے انواع واقسام کے فِتنے دین کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور اُسوۂ حسنہ کا مطالعہ اور بھی

ضروری ہوگیا ہے۔

آج کا نوجوان قید فرنگ میں ہے اور دین سے بالکل دور ہے نئی تہذیب کی آڑ میں شیطان نے مُسلمانوں کے اذہان وقلوب کو جکڑ رکھا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! آپ جہاں بھی ہوں جس فیلڈ میں بھی کام کریں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنتوں پر عمل کریں اگر آپ مُعلّم ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقۂ تعلیم پر عمل کریں۔

اگر آپ تاجر ہیں تو حضُور کی تجارت سے رہنمائی حاصل کریں۔

اگر آپ مزدور ہیں تو مدینہ طیبہ کے باغات میں مزدوری کرتے ہوئے آقا کو دیکھ کر اپنے لئے نمونہ بنائیں۔

اگر آپ جج ہیں تو مدینہ طیبہ کی مسجد میں بیٹھ کر فیصلے کرتے ہوئے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ لیں۔

اگر آپ قانون دان ہیں تو مسجد نبوی میں مشاورت کرنے والے پیارے کو دیکھ لیں۔

اگر آپ مبلغ ہیں تو طائف کے بازاروں میں تکالیف برداشت کرکے تبلیغ دین کرنے والے آقا کو دیکھ لیں۔

اگر آپ جرنیل ہیں تو غزوات میں کمانڈ کرنے والے آقا کو دیکھ لیں۔

اگر آپ دولت مند ہیں تو کائنات کے مالک ومختار کو دیکھ لیں۔

اگر آپ حاجتمند ہیں تو فقر اختیار کرنے والے لَا یُحتَاج آقا کو دیکھ لیں۔

اگر آپ بھوکے ہیں تو پیٹ پر پتھر باندھ کر دین حق کے لئے جدو جہد کرنے والے آقا کو دیکھ لیں۔

آپ لائف (Life) کے ہر انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات سے رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو ! اللہ ربّ العزّت نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حیاتِ جاوداں عطا فرمائی آپ کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے سامنے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اُسوۂ حسنہ کو ایسا محفوظ فرمایا کہ آپ کے تمام اعمال آپ کے تمام

اقوال اور آپ کے تمام افعال کتب احادیث و تاریخ میں موجود ہیں۔

کسی بھی شخصیت کے شب و روز کا کُتب میں اس طرح موجود نہیں جس طرح اللہ کے محبوُب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے اُسوۂ حسنہ کو عالم انسانیت کے لئے نمونہ بنانا چاہتا ہے۔

ہر زمانہ حضور کا زمانہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو ! اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ ہر زمانہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت دائمی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکم بنا کر بھیجا ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاکمیت دائمی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اس لئے عالمین کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت دائمی ہے۔

قارئین محترم ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آن ہر گھڑی اللہ کے محبوب ہیں ہر زمانہ آپ کا زمانہ ہے ہر عہد حضور کا عہد ہے اور ہر گھڑی حضور کا ذکر بلند ہو رہا ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر

نام اُونچا ہے ترا بول ہے بالا تیرا

اللہ تعالیٰ نے ہم پر خاص فضل و کرم فرمایا کہ ہمیں اپنا پسندیدہ رسول عطا فرمایا ہے اللہ کا خاص احسان ہے کہ اپنا پسندیدہ دین عطا فرمایا اس لئے ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے دُنیوی واُخروی رحمتیں حاصل کریں۔

جو حضور کی سنّت کے خلاف ہو

قارئین محترم ! جو شخص شریعت کی حدود و قیود میں رہتے ہوئے اللہ کے دین کی اشاعت

Marfat.com

کے لئے کوشش کرے وہ ہمارے سر کا تاج ہے مگر کوئی شخص جو بظاہر لبادۂ فقر اوڑھے ہوئے ہو اور سنت مصطفٰے کے خلاف چلنے والا ہو ایسا شخص گمراہ اور ملعون ہے۔

ایسا شخص جو کہے کہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں نماز قائم کرنے کا حکم ہے اور ہماری نماز ہمارے مُرشد نے قائم کروائی ہے اس لئے ہمیں ظاہری نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں فی الحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا بھی باغی ہے اور حضور کی سُنت مبارکہ کا بھی باغی ہے۔

جو شخص یہ کہے کہ ہم تو ظاہر کی نماز نہیں پڑھتے ہم زمین سے سر نہیں ٹکراتے ہم نے تو اندر کی نماز پڑھی ہوئی ہے ایسا شخص گمراہ اور ملعون ہے کیونکہ شریعت کا فتویٰ ظاہر سے شروع ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے اور جو رسول کے خلاف کرے بعد اس کے کہ روشن ہوگئی اس کے لئے ہدایت کی اور چلے اس راہ پر جو مُسلمانوں کی راہ سے الگ ہے تو ہم پھیر دیں گے اسے جدھر وہ خُود پھرا ہے اور اسے جہنّم میں ڈالیں گے۔

اس ارشاد ربانی سے بالکل واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جو خلاف چلے گا اللہ اُسے جہنم میں ڈالے گا۔

جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سُنتوں کو چھوڑے گا۔

جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راہِ ہدایت کو چھوڑے گا۔

جو مُسلمانوں کی راہ سے الگ ہو گا۔

جو مُسلمانوں کا طریق چھوڑے گا وہ جہنّم کا سامان کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں انعام یافتہ لوگوں کی اِقتدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدھا راستہ حضور کا راستہ ہے جو شخص سیدھی راہ چھوڑے گا ہرگز فلاح نہیں پا سکتا۔

عقیدہ کی اہمیّت

قارئین محترم! آج حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عناد رکھنے والے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بغض رکھنے والے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وشان کا انکار کرنے والے بھی

Marfat.com

مُبلغین کا روپ دھار کر بستر اُٹھا کر گلی گلی گھوم رہے ہیں جو سادہ لوح مُسلمانوں کو قابو کر کے دین کی باتیں سکھاتے سکھاتے اُن کا ایمان لے جاتے ہیں ایسے لوگ بڑے خطرناک ہیں ان سے بچنا ضروری ہے۔

پیارے اِسلامی بھائیو ! جب بھی بیٹھو سچّوں کی محفل میں بیٹھو جب جاؤ تو اہل اللہ کے پاس جاؤ۔

علم دین سیکھنا ہو تو دعوتِ اسلامی کے مراکز جاؤ۔

جدید وقدیم دینی علوم کی ضرورت ہو تو منہاج القُرآن یونیورسٹی میں جاؤ۔

بھیرہ شریف میں جاؤ، جامعہ رضویہ، جامِعہ قادریہ فیصل آباد جاؤ، جامِعہ نعیمیہ میں جاؤ، جامعہ نورالاسلام میں جاؤ، جامعہ حیدریہ چشتیہ میں جاؤ۔

ہمارا مقصد یہ ہے کہ ایسی رُوحانی درسگاہوں کا رُخ کرو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا درس ملتا ہو۔

ایسی درس گاہوں میں جاؤ جہاں عشق رسول کا درس ملتا ہو۔

ایسی درس گاہوں میں جہاں حُبِ اہلِ بیت کا درس ملتا ہو۔

اَیسی درس گاہوں میں جاؤ جہاں محبّت صحابہ کا درس ملتا ہو۔

اَیسی درس گاہوں میں جاؤ جہاں اولیائے کرام سے عقیدت کا درس ملتا ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو ! بچو ایسے دین فروشوں سے جو مال ودولت کے پیچھے بھاگ رہے ہیں جو دین کو بیچ رہے ہیں اور ایمان کا سودا کر رہے ہیں۔

جو غیر ملکی امداد سے اور غیر ملکی اسلحہ سے مُسلمانوں کو آپس لڑا رہے ہیں۔

اِسلام میں محبّت ہی محبّت ہے

اسلام دین فطرت ہے اسلام میں محبت ہی محبت ہے اسلام کسی سے نفرت کا درس نہیں دیتا اسلام اپنوں اور بیگانوں کو سلامتی عطا کرتا ہے جو لوگ اسلام کے نام کو استعمال کر کے دہشت گردی کرتے ہیں اُن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں جو لوگ امن دشمن ہیں وہ اسلام کے بھی دشمن ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوہ مبارکہ کو دیکھیں آپ ہر کسی سے شفقت سے پیش

Marfat.com

آتے ہیں نصاریٰ کو مسجد میں ٹھہرایا جارہا ہے۔

یہودیوں کو مدینہ طیبہ میں پناہ مل رہی ہے یہی نہیں بلکہ جہاں اہلِ اسلام کا غلبہ ہو جائے اور جہاں مسلمانوں کی حکومت ہو وہاں رہنے والے غیر مُسلموں کی جان مال عزت آبرو کی حفاظت اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

سنّت رسول پر عمل کرنا ضروری ہے

پیارے اسلامی بھائیو ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ ہماری ہر منزل پر رہنمائی کرتی ہے ہمیں چاہیے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر عمل کریں۔

اپنی بھی اصلاح کریں اور اپنے اہلِ خانہ کی بھی اگر کوئی باپ ہے تو اُسے چاہیے کہ اپنے بچوں کو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سنتوں سے آگاہ کرے، اگر عزیز واقارب میں بیٹھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ بیان کریں، اگر دوستوں میں بیٹھیں تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سُنّتوں کا ذکر چھیڑ دیں، انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر عمل سے حاصل ہونے والے ثمرات دنیا وآخرت میں ہمارے کام آئیں گے۔

Marfat.com

کلمہ طیبہ کی فضیلت

دائرہ اسلام میں آنے کے لئے کلمہ طیبہ پڑھنا ضروری ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہے یہ کلمہ پڑھتے ہی ایمان کی دولت میسر آجاتی ہے کفر وشرک کی تمام غلاظتیں دُور ہو جاتیں ہیں اور بندہ طہارت و پاکیزگی حاصل کر لیتا ہے حتیٰ کہ حالت کُفر میں کئے گئے تمام گناہوں کی ظلمت دُور ہو جاتی ہے اور نورِ ایمان سے قلب جگمگا اُٹھتا ہے کلمہ اسلام کا بُنیادی رُکن ہے اور یہ اُن پانچ ارکان میں شامل ہے جن کی بدولت انسان کو دُنیا وآخرت کی بھلائی حاصل ہو جاتی ہے۔

اِسلام کے پانچ ارکان

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضى الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بُنِيَ الْاِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لاَ اِلَهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلاَةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

جس کا خاتمہ کلمہ پر ہو وہ جنّتی

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ مبارکہ میں ہے !

Marfat.com

آپ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑا اوڑھے سو رہے تھے۔ میں دوبارہ حاضر ہوا اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہے تھے۔ پس میں تیسری بار حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہو چکے تھے، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لا الٰہ اِلّا اللہ کہے، اسی اعتقاد پر اس کا خاتمہ ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا۔

(مُسلم شریف ج ا ص ۹۵)

برادرانِ اسلام! کلمہ طیبہ پڑھنے سے مراد احوال و اعمال کی اصلاح کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھنا ہے اگر کوئی شخص کلمہ طیبہ تو پڑھے لیکن اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات کو نظر انداز کرے تو اُس کو عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا اس لئے ضروری ہے کہ کلمہ گو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرے اور اپنے احوال و اعمال کی اصلاح کو نظر انداز نہ کرے اگر کوئی کلمہ گو گناہوں کی بخشش کے لئے توبہ کی اور اس کی توبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو گئی تو وہ کلمہ گو شخص یقیناً جنت میں جائے گا۔

اعلانِ توحید جنّت کی نوید

حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مرجائے اور اس کو اس بات کا یقین ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے وہ جنت میں جائے گا۔

اس حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ جو یہ اعلان کرے کہ سچا معبود اللہ کے سوا کوئی نہیں یعنی اللہ ہی معبود ہے اور وہ زُبان سے اقرار کرے اور دِل سے اس کی تصدیق کرے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ معبودِ حقیقی ہے اور اُس کے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے نبی

Marfat.com

اور رسول ہیں وہ نجات یافتہ ہے اور جو شخص ظاہراً کلمہ پڑھے لیکن نہ اللہ کی توحید پر یقین رکھے اور نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کو تسلیم کرے اور آپ کو آخری نبی تسلیم نہ کرے وہ دائرہ اسلام میں آ ہی نہیں سکتا اور جو دائرہ اسلام میں نہ آئے اُس کی نجات ممکن نہیں۔

توحید و رسالت کی گواہی دینے والا جہنّم سے آزاد

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے !

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

اُس نے ایمان کا ذائقہ چکھا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَبِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ ایمان کا ذائقہ اسی آدمی نے چکھا جو اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا۔

برادرانِ اسلام ! کلمہ پڑھنا تمام کامیابیوں کی کُنجی ہے اور اُس کا پڑھنے والا دُنیا میں بھی کامیاب ہے اور آخرت میں کامیاب ہے جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ وہ شخص ایمان کی حلاوت حاصل کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود، اپنا رب اور اپنا مالک حقیقی جانے اور اس کے ساتھ ساتھ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کا بھی اقرار کرے۔

ایمان کی ستّر شاخیں ہیں

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ اَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيمَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ستّر سے کچھ زیادہ یا ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں۔ ان سب میں افضل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا ہے۔ اور ان سب میں ادنیٰ یہ ہے راستے میں تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے۔ اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

افضل عمل کلمہ ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ

Marfat.com

مِنْہُ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، سُمی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے یہ کلمات: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ الخ "اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، ملک اللہ ہی کا ہے اور ساری تعریفیں اسی کے لائق ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے"، ایک دن میں سو (۱۰۰) بار پڑھا تو اس کو دس غلام (آزاد کرنے) کا ثواب ملے گا اور سو گناہ اس کے مٹا دئے جاتے ہیں اور اس دن شام ہونے تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اس سے کوئی آدمی افضل نہ ہوگا مگر وہ شخص جو اس سے زیادہ بڑھے۔

(صحیح بخاری ج ۲ حدیث ۵۹۸۵)

برادرانِ اسلام! کلمہ طیبہ کو بار بار پڑھنا رحمت خُدا کے حصول کا ذریعہ ہے اور جو شخص کلمہ طیبّہ کا ورد کرتا ہے اُسے بیش بہا ثواب عطا فرمایا جایا جائے گا کلمہ کا ورد کرنے والا شیطان کے حملوں سے بھی محفوظ رہتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی امداد ونصرت فرماتا ہے جس کی بدولت اُسے دنیا و آخرت کی نعمتیں بھی ملتی ہیں اور اُجر وثواب بھی۔

کلمہ پڑھنے سے غُلام آزاد کرنے کا ثواب

سیدنا ابوایوب انصاری اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مندرجہ بالا کلمہ (تہلیل لا الہٰ الا اللہ) دس مرتبہ پڑھا، اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے ایک غلام آزاد کیا۔

کلمہ گو شیطان سے امن میں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دن میں سو مرتبہ (لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ

Marfat.com

الملك ولہ الحمد وھو علی کلّ شیئٍ قدیر) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفات ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔" پڑھا، اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور اس روز شام تک شیطان سے امن میں رہے گا اور اس سے بہتر کوئی شخص نہ ہوگا لیکن جس نے اس سے بھی زیادہ اسے پڑھا ہو۔'

برادرانِ اسلام! تمام اَولیائے کرام کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہے ہیں اور اپنے مُعتقدین کو کلمہ طیبہ کے اسرار و رموز اور اس کے فوائد سے آگاہ کرتے رہے جو احادیث ہم نے بیان کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اُن میں کلمہ طیبہ پڑھنے والے کے درجات کا بیان بھی ہوا ہے اور اس کلمہ طیبہ کے ذریعہ اللہ کا قُرب حاصل کرنے سے بھی آگاہی ہوئی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ ذکر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

Marfat.com

طہارت و پاکیزگی

قارئین محترم! طہارت کو اسلام میں بڑی اہمیّت حاصل ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طہارت اور پاکیزگی کو نصف ایمان فرمایا ہے۔

حضرت ابن مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

(مسلم شریف انوار الحدیث ص ۱۳۲)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ اپنے ایمان کی صفائی کرتے ہوئے سُنّت مُصطفٰے کے مُطابق طہارت کا خاص خیال رکھیں اسی حوالہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ ملاحظہ کریں۔

صفائی نصف ایمان ہے

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا

طہارت اور پاکیزگی نصف ایمان ہے اور الحمد للہ ترازو کو بھر دے گا۔ (یعنی اس قدر اس کا ثواب عظیم ہے کہ اعمال تولنے کا ترازو اس کے اجر سے بھر جائے گا) اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں آسمانوں اور زمین کے بیچ کی جگہ کو

بھر دیں گے اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے دلیل ہوگا یا تیرے خلاف دلیل ہوگا (اگر قرآن پر عمل ہوگا تو دلیل بن جائے گا ورنہ وبال بن جائیگا)۔ ہر ایک آدمی (بھلا ہو یا برا) صبح کو اٹھتا ہے یا تو اپنے آپ کو (نیک کام کر کے اللہ کے عذاب سے) آزاد کرتا ہے یا (بُرے کام کر کے) اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے۔

(بخاری شریف کتاب الطہارۃ)

عُلماء فرماتے ہیں اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کی اصلاح کے لئے کئی باتوں کو بیان کیا ہے، سب سے پہلے پاکیزگی کا ذکر فرمایا، اور اسے نصف ایمان سے تعبیر فرمایا ہے، دراصل انسان دو چیزوں کا مجموعہ ہے قلب اور قالب، انسان کا ایمان اس وقت مکمل ہوتا ہے جب ان دونوں کو پاکی حاصل ہو، دل کی پاکی تو یہ ہے کہ انسان شرک، کفر و بدعات سے اپنے آپ کو بچائے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کامل ایمان رکھے، دراصل یہی انسان کے ایمان کی بنیاد ہے، اور انسان جب جسم کی پاکی بھی اختیار کرلے تو انسان کے ایمان کی تکمیل ہو جاتی ہے اس لئے حدیث شریف میں ظاہری پاکی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو وحی کے ابتدائی دور میں اس کی تلقین فرمائی۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿٤﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿٥﴾

اپنے کپڑے (لباس) صاف ستھرا اور مطہر رکھا کرو اور ہر قسم کی غلاظت اور گندگی سے پرہیز کیا کرو۔

(سورۃ المدثر 5-4)

قارئین محترم! دراصل یہ پیغام ہدایت مومنوں کے لئے دیا جارہا ہے ہمارا مذہب ہمیں ہر طرح سے صاف ستھرا رکھنا چاہتا ہے اور ظاہری صفائی کا بھی اس کے ہاں اتنا ہی اہتمام ہے جتنا باطن کی صفائی کا۔

قبر میں عذاب پانے والے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قبر

Marfat.com

والوں کو عذاب ہو رہا ہے ایک قبر والے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہے۔

برادرانِ اسلام ! معلوم ہوا کہ طہارت و پاکیزگی کی بہت اہمیت ہے اور ہم لوگ بسا اوقات سستی کر جاتے ہیں اور طہارت کا مکمل اہتمام نہیں کرتے بظاہر چھوٹی سی غلطی ہمیں جہنم میں ڈال سکتی ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکامات کی روشنی میں کامل طہارت حاصل کریں اپنے لباس اور بدن کو پاکیزہ رکھیں لباس کو پاکیزہ رکھنے سے بندے کا رجوع اللہ کی طرف ہو جاتا ہے اور بندہ کوئی برائیوں سے بچ جاتا ہے شیطان کو طہارت سے چڑ ہے اس لئے بندے کو چاہیے کہ ہمہ وقت طہارت کا خیال رکھے۔

Marfat.com

استنجا کا سُنّت طریقہ

پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اسکے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

مَنْ تَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوتِرْ

جو شخص وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے اور جو شخص استنجا کرے تو طاق بار کرے۔

پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کے مخرج کو سکھانا چاہئے اور اس کے بعد پانی سے دھو ڈالنا چاہئے۔

پاخانہ کے بعد مٹی کے تین ڈھیلوں سے پاخانہ کے مقام کو صاف کرے پھر پانی سے دھو ڈالے۔

استنجا ان چیزوں سے جائز ہے جو پتھر کی طرح صاف کرنے والی ہیں، جیسے پاک مٹی کا ڈھیلا، ریت، لکڑی، پھٹا ہوا بے قیمت کپڑا و چمڑا اور اس کے سوا ایسی چیزیں جو پاک ہوں اور نجاست کو دور کر دیں بشرطیکہ قیمت والی اور احترام والی نہ ہوں۔

پاک مٹی کے ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے ڈھیلے سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں طرف زور دیکر بیٹھے، قبلہ کی طرف مُنہ نہ ہو، اور ہوا، سورج اور چاند کی طرف سے بھی بچ جائے تین یا پانچ یا سات مٹی کے ڈھیلے اپنے ساتھ لے جائے صاف کرتے وقت پہلے ڈھیلے کو آگے سے پیچھے کی طرف لے جائے اور دوسرے کو پیچھے سے آگے کی طرف لائے پھر تیسرے کو پیچھے کی طرف لے جائے۔

یہ طریقہ گرمی کے موسم کا ہے لیکن جاڑوں میں اس کے برخلاف، پہلے ڈھیلے کو پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور دوسرے کو پیچھے لے جائے اور تیسرے کو آگے لائے اور عورت ہمیشہ وہی

Marfat.com

طریقہ کرے جو مرد جاڑوں میں کرتا ہے۔ اور طریقہ مقصود نہیں بلکہ صفائی کا مددگار ہے اصل مقصود صفائی اور پاکی ہے خواہ جس طریقہ سے بھی حاصل ہو جائے۔ اگر ایک یا دو ڈھیلے سے صفائی حاصل ہو جاتی ہے تو تین کی گنتی پوری کرلے اور اگر تین سے بھی صفائی حاصل نہ ہو اور چار سے حاصل ہو تو پانچواں ڈھیلا اور لے تاکہ طاق ہو جائیں کیونکہ طاق عدد کا استعمال مستحب ہے۔

مُستحب یہ ہے کہ پاک ڈھیلے یا پتھر دائیں طرف رکھے اور استعمال کئے ہوئے بائیں طرف رکھے اور ان کی نجس جانب نیچے کو کردے، ڈھیلے وغیرہ سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے۔

افضل یہ ہے کہ پردہ دار جگہ ہو تو دونوں کو جمع کرے پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلے سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ذکر کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر ڈھیلے یا پتھر پر جو زمین سے اٹھا ہوا ہو یا بائیں ہاتھ میں لیا ہوا ہو حرکت دے یہاں تک کہ رطُوبت خشک ہو جائے اور یہ یقین ہو جائے کہ اب پیشاب نہ آئے گا۔

بعض کے نزدیک استبرائ یعنی پیشاب کے بعد چند قدم چلنا یا زمین پر پاؤں مارنا یا کھنکارنا یا دائیں ٹانگ پر بائیں ٹانگ لپیٹنا اور پھر اس کے برعکس کرنا واجب ہے تاکہ رکا ہوا قطرہ نکل جائے،

لوگوں کی طبعیتیں مختلف ہوتی ہیں اور ہر شخص کے لئے اپنا اطمینان ضروری ہے اور یہ استبرائ کا حکم مردوں کے لئے ہے عورت پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر ٹھہر کر پہلے ڈھیلے سے مقام پیشاب کو خشک کرلے پھر پانی سے طہارت کرلے یا صرف پانی سے طہارت کرلے پانی سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ کے کلائی تک دھولے پھر اگر روزہ دار نہ ہو پاخانہ کے مقام کو خوب ڈھیلا چھوڑ کر بیٹھے اور بائیں ہاتھ سے خوب استنجا کرے اور اسقدر دھوئے کہ اس کو پاکی کا یقین یا ظن غالب ہو اور چکنائی جاتی رہے اور دھونے میں خوب زیادتی کرے اور اگر روزہ دار ہو تو زیادتی نہ کرے اور نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے، دھونے کا کچھ شمار مقرر نہیں اگر وسوسہ والا شخص ہو تو اپنے لئے تین مرتبہ دھونا مقرر کرلے۔

عورت کشادہ ہو کر بیٹھے اور ہتھیلی سے اوپر اوپر دھولے عورت مرد سے زیادہ کشادہ ہو کر بیٹھے، پیشاب کے مقام کو پہلے دھوئے یہی۔ مختار ہے استنجا کے پاک ہونے کے ساتھ ہی ہاتھ بھی

Marfat.com

پاک ہوجاتا ہے۔

استنجا کے بعد ہاتھ کلائیوں تک دھو لے جیسا کہ اول میں دھوتا ہے تا کہ خوب ستھرا ہو جائے۔

جاڑے میں گرمیوں کی نسبت مبالغہ کرے اور اگر گرم پانی ہو تو جاڑے۔ کا حکم بھی گرمیوں کی طرح ہے

مکروہاتِ استنجا

استنجا کرتے وقت قبلہ کی طرف کو منہ یا پیٹھ کرنا خلافِ ادب و مکروہِ تنزیہی ہے

ہڈی، خشک گوبر، لید، کھانے کی چیز، شیشہ، چونا، لوہا، چاندی، سونا وغیرہ پکی ٹھیکری، پکی اینٹ، پتے، بال، روئی، کوئلہ، نمک، ریشمی کپڑا۔ اور ہر قیمتی اور محترم چیز سے استنجا کرنا مکروہ ہے

بلا عذر دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا، لیکن اگر بائیں ہاتھ میں کوئی عذر ہو تو کراہت نہیں۔

نجس چیزوں سے استنجا کرنا

ایسی چیزوں سے استنجا کرنا جو نجاست صاف نہ کرے جیسے سرکہ وغیرہ

ایسی چیزوں سے استنجا کرنا جس سے انسان اور اس کے جانور نفع حاصل کر سکیں

جس پتھر یا ڈھیلے وغیرہ سے خود یا کوئی اور شخص استنجا کر چکا ہو، لیکن اگر پتھر کے کئی کونے ہوں اور ہر مرتبہ نئے کونے سے استنجا کرے تو کراہت نہیں۔

کاغذ سے استنجا کرنا اگرچہ کورا ہو

بلا اجازت کسی غیر آدمی کے پانی یا کپڑے یا کسی اور چیز سے استنجا کرنا ہے

زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا

ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی غیر شخص کی نظر اس کے ستر پر پڑتی ہو

پانی سے استنجا کی اقسام

ان میں سے پہلی دو قسم کا استنجا فرض ہے !

مخرج کا اس وقت دھونا فرض ہے جبکہ جنابت یا حیض و نفاس کی وجہ سے غسل کرے۔

Marfat.com

جب نجاست مخرج سے زائد ہو خواہ تھوڑی ہو یا بہت اس میں زیادہ احتیاط ہے اور شیخین کے نزدیک جب مخرج کے علاوہ قدر درہم سے زیادہ ہو دھونا فرض ہے۔

سُنّت اور وہ اس وقت جب نجاست مخرج سے بڑھے۔

مُستحب، وہ اس وقت ہے جبکہ صرف پیشاب کیا ہو اور پاخانہ نہ کیا ہو اور نجاست مخرج سے نہ بڑھے پس اس وقت پیشاب کی جگہ کو دھونا۔ بعض کے نزدیک مستحب ہے اور بعض کے نزدیک سنت ہے۔

مُستحبات و آداب بیت الخلا

جن کپڑوں سے نماز پڑھتا ہے ان کے سوا اور کپڑے پہن کر بیت الخلا میں جانا اگر ایسا نہ کر سکے تو اپنے کپڑوں کو نجاست اور مستعمل پانی سے بچانا، سر کو ڈھانپ کر بیت الخلا میں جانا، جنگل میں جائے تو لوگوں کی نظروں سے دُور نکل جانا، انگوٹھی وغیرہ جس میں اللہ کا نام یا قُرآن کی آیت یا کسی رسول یا کسی بزرگ کا نام یا حدیث وغیرہ کے الفاظ کھدے ہوں تو اسے نکال دے اگر تعویذ وغیرہ کپڑے میں لپٹا ہوا ہو تو ساتھ ہونے میں کراہت نہیں۔

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھنا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔

داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں داخل کرنا باہر آتے پہلے دایاں پاؤں نکالنا

کھڑے ہونے کی حالت میں ستر نہ کھولے بلکہ بیٹھنے کے قریب ہو کر کھولے ضرورت سے زیادہ بدن نہ کھولے۔

دونوں پاؤں کو فاصلہ سے رکھے یعنی کُھل کر بیٹھے اور بائیں پاؤں پر زور زیادہ دے کر بائیں طرف جھکا رہے۔

بات نہ کرے نہ زبان و حلق وغیرہ سے، اللہ کا ذکر کرے البتہ دل میں اللہ کے ذکر کا خیال کر سکتا ہے اس وقت کا ذکر اپنی نجاستوں کا احساس اور اللہ پاک کی پاکی کا خیال کرنا ہے، چھینک

اور سلام اور اذان کا جواب نہ دے خود کو چھینک آئے تو دل میں الحمد اللہ پڑھ لے زبان سے نہ پڑھے، کسی دینی مسئلہ پر غور نہ کرے۔

بِلا ضرورت اپنے ستر کو نہ دیکھے نہ اپنے بدن سے کھیل کرے نہ آسمان کی طرف نظر اٹھائے بلاوجہ زیادہ دیر تک نہ بیٹھا رہے جب فارغ ہو جائے تو مقام نجاست کو صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھا ہونے سے پہلے بدن کو چھپالے۔

بیت الخلا سے باہر آ کر یہ دعا پڑھے۔

الحمد للہ العظیم الذی اخرج ما یو ذینی ما ینفعنی (و بقی فی ما ینفعنی) غفرانك ربنا و الیك المصیر

پانی سے استنجا کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا تاکہ خوب صاف ستھرا ہو جائے۔

مکروہاتِ بیت الخلاء

قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پائخانہ یا پیشاب کرنا مکروہِ تحریمی ہے اگر بُھول کر ایسا ہو گیا تو مستحب یہ ہے کہ قبلہ کی طرف سے جس قدر ہو سکے بچ جائے اور رخ پھیر لے، گھر کے پاخانوں اور جنگل سب جگہ یہی حکم ہے، عورت کے لئے چھوٹے بچے کو قبلہ کی طرف بٹھا کر فراغت کرانا مکروہ اور منع ہے اور اس کا گناہ عورت پر ہے۔

پیشاب پائخانے کے وقت سُورج اور چاند کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا۔ بظاہر کراہتِ تنزیہی ہے۔

بلا عُذر کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا بالکل ننگا ہو کر پیشاب کرنا۔

جاری پانی یا بند پانی یا نہر یا کنوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے یا پھل دار درخت کے نیچے یا کھیتی میں یا ایسے سایہ میں جہاں بیٹھنے کا آرام ملے پیشاب یا پائخانہ کرنا۔

مسجد یا عیدگاہ کی دیوار کے پاس یا قبرستان میں یا چوپائے جانور یا لوگوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ میں پیشاب یا پائخانہ کرنا بند قلیل پانی میں پیشاب یا پائخانہ کرنا حرام ہے، بند کثیر میں مکروہِ تحریمی اور جاری میں مکروہِ تنزیہی ہے البتہ جو لوگ دریا یا سمندر کا سفر کرتے ہیں ان کو بوجہ

Marfat.com

مجبوری جائز ہے۔

مسجد میں یا مسجد کی چھت میں بول و براز کرنا حرام ہے۔

نیچی جگہ پر بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا۔

چُوہے اور سانپ اور چیونٹی کے بل بلکہ ہر سُوراخ میں پیشاب کرنا۔

قافلہ یا خیمہ یا کسی مجمع کے قریب پیشاب کرنا۔

سخت زمین پر پیشاب کرنا اگر ایسی جگہ ضرورت پڑے تو پتھر یا عصا وغیرہ سے کوٹ کر یا کھود کر نرم کر لے تا کہ چھینٹیں نہ اڑیں۔

پیشاب کر کے اس جگہ وضو یا غسل کرنا یا وضو کی جگہ میں پیشاب پائخانہ کرنا یہ سب باتیں مکروہ ہیں۔

ان مسائل سے آگاہ ہونا ہر مُسلمان کے لئے ضروری ہے ان مسائل کو جاننے سے ہمارا دنیا و آخرت کا بھلا ہو سکتا ہے اگر ان باتوں کو یاد نہ رکھیں تو طہارت و پاکیزگی کامل اختیار نہیں کی جا سکتی کامل اور طہارت و پاکیزگی نہ ہو تو عبادات کا تصور محال ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ دین کے مسائل کو سمجھیں اور دوسروں کو سمجھائیں۔

Marfat.com

مسواک اور سُنّتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اسلام دین فطرت ہے اور ہر پہلو سے انسان کی رہنمائی کرتا ہے جسمانی صفائی دینی اور دنیاوی اعتبار سے بہت اہم ہے جس کی بدولت ایک صحت مند معاشرہ وجود پا سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مذکی بن کر تشریف لائے ہیں۔

آقائے دوعالم نورِ مجسم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پاکیزگی اور طہارت کے لئے خاص احکامات بیان فرمائے ہیں آپ کی حیاتِ طیبہ کا ایک ایک لمحہ ہمیں طہارت وپاکیزگی کا سبق دے رہا ہے طہارت و نظافت کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن چیزوں پر زور دیا اور ان کی تاکید فرمائی اُن میں مسواک بھی ہے۔

مسواک کے طبی فوائد سے کوئی صاحبِ شعور انکار نہیں کر سکتا دینی نقطۂ نگاہ سے اس کی اصل اہمیت یہ ہے کہ مسواک کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت راضی کرنے والا عمل ہے۔

دُنیوی واُخروی بہتری کا باعث

کسی عمل کی خوبصورتی کے دو پہلو ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ وہ دنیوی زندگی کے لحاظ سے فائدہ مند اور عام انسانوں کے نزدیک پسندیدہ ہو اور دوسرا یہ کہ وہ عمل اللہ تعالیٰ کو محبوب اور آخرت میں نجات کا وسیلہ ہو۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسواک میں یہ دونوں چیزیں جمع ہیں، اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے، گندے اور مضر مادے خارج ہو جاتے ہیں اور منہ کی بدبو زائل ہوتی ہے یہ تو اس کے دنیوی فوائد ہیں اور دوسرا اُخروی فائدہ یہ ہے کہ یہ عمل اللہ کی رضا کا وسیلہ ہے۔

اُمّت کی مُشقّت گوارا نہیں

اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ مسواک فرماتے تھے اور اس کے عظیم فوائد دیکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے ہر امتی کے لئے حکم

جاری کردوں کہ وہ ہر نماز کے وقت مسواک ضرور کیا کرے۔لیکن ایسا حکم میں نے صرف اس خیال سے نہیں دیا کہ اس سے میری اُمت پر بوجھ پڑ جائے گا اور ہر ایک کے لئے اس کی پابندی مشکل ہوگی۔

جبریل کی تاکید

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا !

مَا جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِيْ بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ (رواہ احمد)

اللہ کے فرشتے جبریل علیہ السلام جب بھی میرے پاس آئے، ہر دفعہ انہوں نے مجھے مسواک کے لئے ضرور کہا، خطرہ ہے کہ (جبریل کی بار بار کی اس تاکید کی وجہ سے) میں منہ کے اگلے حصہ کو مسواک کرتے کرتے گھس نہ ڈالوں۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مسواک کی کس قدر اہمیت ہے اور اس مبارکہ سُنّت کا کس قدر مقام ہے کہ جبریل بھی بار بار تاکید کر رہے ہیں ہمیں چاہیے کہ مسواک کریں تا کہ سنت کا اہتمام ہو سکے۔

مسواک کے خاص اَوقات

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ !

كَانَ النَّبِيُّ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَّيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ (رواہ احمد و ابو داؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ دن یا رات میں جب بھی آپ سوتے تو اُٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے تھے۔

Marfat.com

تہجّد کے وقت مسواک

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

رسول الله اذا قام للتهجد من الليل يشوص فاه بالسواك

(رواه البخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ رات کو تہجّد کے لئے اُٹھتے تو مسواک سے اپنے دہن (منہ) مبارک کی خُوب صفائی کرتے تھے (اس کے بعد وضو کرتے اور تہجّد میں مشغول ہوتے)۔

گھر میں جا کر پہلا عمل مسواک

شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَیِّ شَیءٍ کَانَ یَبْدَأُ رَسُوْلُ اللهِ اِذَا دَخَلَ بَیْتَه؟ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ (رواه مسلم)

میں نے اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب باہر سے گھر میں تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے آپ مسواک کرتے تھے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر نیند سے جاگنے کے بعد خاص کر رات کو تہجد کے لئے اُٹھنے کے وقت پابندی سے مسواک کرتے تھے۔

اس کے علاوہ جب باہر سے گھر میں تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مسواک صرف وضو کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ سو کر اُٹھنے کے بعد اور مسواک کیے زیادہ دیر گزرنے کے بعد اگر وضو نہ بھی کرنا ہو جب بھی مسواک کر لینا چاہیے۔

Marfat.com

مسواک کے پانچ مواقع

مسواک کرنا یوں تو ہر وقت میں مُستحب اور باعث اجر وثواب ہے لیکن پانچ موقعوں پر مسواک کی اہمیت زیادہ ہے !

وضو میں۔

نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت (اگر وضو اور نماز کے درمیان زیادہ دیر ہو گئی ہو)

قُرآن کریم کی تلاوت کے لئے۔

سونے سے اُٹھنے کے وقت۔

اور منہ میں بدبو پیدا ہو جانے یا دانتوں کے رنگ میں تغیر آجانے کے وقت ان کی صفائی کے لئے۔

مسواک انبیائے کرام کی سُنّت ہے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّکَاحُ (رواہ الترمذی)

چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہیں۔ ایک حیا۔ دوسرے خوشبو لگانا۔ تیسرے مسواک کرنا۔ اور چوتھے نکاح کرنا۔

دس اُمورِ فِطرت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الخ

دس چیزیں امور فطرت سے ہیں۔

مونچھوں کا ترشوانا،

Marfat.com

ڈاڑھی کا چھوڑنا،

مسواک کرنا،

ناک میں پانی لے کر اس کی صفائی کرنا،

ناخن ترشوانا،

اُنگلیوں کے جوڑوں کو (جن میں اکثر میل کچیل رہ جاتا ہے، اہتمام سے) دھونا،

بَغل کے بال لینا،

مُوئے زیرِ ناف کی صفائی کرنا،

پانی سے استنجا کرنا،

حدیث کے راوی زکریا کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ مصعب نے بس یہی نوَ چیزیں ذکر کیں اور فرمایا کہ دسویں چیز بھول گیا ہوں اور میرا گمان یہی ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔"

اور بعض شارحین نے الفطرۃ سے مراد انسان کی اصل فطرت وجبلّت مُراد لی ہے۔

اس تشریح کی بناء پر حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ دس چیزیں انسان کی اصل فطرت کا تقاضا ہیں جو اللہ نے اس کی بنائی ہے۔

جس طرح انسان کی اصل فطرت یہ ہے کہ وہ ایمان، نیکی اور طہارت و پاکیزگی کو پسند کرتا ہے، اور کفر وفواحش، گندگی اور ناپاکی کو ناپسند کرتا ہے۔ اسی طرح مذکورہ بالا دس چیزیں ایسی ہیں کہ انسانی فطرت تو ان کو پسند ہی کرتا ہے اور حقیقت شناس جانتے ہیں کہ انبیائے کرام جو دین یا زندگی کا طریقہ لے کر آتے ہیں وہ دراصل انسانی فطرت کے تقاضوں ہی کی مستند تشریح ہوتی ہے۔

اگر ہم ان دس چیزوں پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دس چیزیں چھوڑ دی جائیں تو انسان کی ہیت کذائی اور کی اور ہو جائے اور صفائی ستھرائی کا اہتمام ممکن ہی نہ رہے۔

ستّر گُنا فضیلت والی نماز

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

تَفۡضُلُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیۡ یُسۡتَاكُ لَہَا عَلَی الصَّلٰوۃِ الَّتِیۡ لَا یُسۡتَاكُ

Marfat.com

لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفاً (رواہ البیہقی)

وہ نماز جس کے لئے مِسواک کی جائے، اس نماز کے مقابلہ میں جو بِلا مِسواک پڑھی جائے ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔

برادرانِ اسلام! ستّر کا لفظ کثرت اور بُہتات کے لئے اِستعمال ہوا ہے جیسا کہ کئی احادیث میں ستر ہزار فرشتوں کے نزول کی بات فرمائی گئی ہے اسی حوالہ سے اس حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز کے مقابلہ میں جو مسواک کئے بغیر پڑھی جائے گی بہت زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

برادرانِ اسلام! جب کوئی بندہ اپنے رب کے دربارِ عالی میں حاضری اور نماز کے ذریعہ اس سے مناجات کا ارادہ کرے اور یہ سوچ کہ اس کی عظمت و کبریائی کا حق تو یہ ہے کہ مُشک و گلاب سے اپنے دہن و زبان کو دھو کر اس کا نام نامی لیا جائے اور اس کے حضور میں کچھ عرض کیا جائے، لیکن اس مالک نے اپنی عنایت و رحمت سے صرف مِسواک ہی کا حکم دیا ہے اس لئے میں مسواک کرتا ہوں تو وہ نماز اگر اس نماز کے مقابلہ میں جس کے لئے مسواک نہ کی گئی ہو ستر یا اس سے بھی زیادہ درجے افضل قرار دی جائے تو بالکل حق ہے۔

محبّت رسول کا تقاضا

قارئین محترم! یوں تو مسواک کا استعمال ہر لحاظ سے مفید ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ یہ اُس کے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پسندیدہ عمل ہے اور آپ کی سنت متواترہ ہے تو وہ محبوب کی اس محبوب چیز کو محبوب رکھے گا۔

احادیث میں مسواک کی اہمیّت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِىْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَلَى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

اگر مسلمانوں پر شاق (یعنی مشکل) نہ ہوتا اور زہیر کی روایت میں یوں ہے

Marfat.com

کہ اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو میں ان کو حکم دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کیا کریں۔

(کتاب الطہارت صحیح بخاری)

مقدام بن شریح نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے کہا !

قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ

میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر میں آتے تو پہلے کام کیا کرتے؟ انہوں نے کہا مسواک کرتے

(کتاب الطہارت صحیح بخاری)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تہجّد پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک سے اپنا منہ صاف کرتے۔

(کتاب الطہارت صحیح بخاری)

عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا مسواک کا ایک کونہ آپ کی زبان پر تھا۔

(کتاب الطہارت صحیح بخاری)

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو اٹھ کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف

Marfat.com

فرماتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت

ابن حبان نے اپنی صحیح میں اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی اُمّت پر دُشوار معلوم نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت وضو کے ساتھ مسواک کو لازم کر دیتا ہے۔

(نیل الاوطار ج ا ص ۱۲۵)

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اختیارات عطا فرما رکھے ہیں آپ چاہتے تو اُمت کے لئے مسواک کو فرض قرار دے سکتے تھے آپ جس چیز کو چاہیں حلال فرما دیں۔

آپ جس چیز کو چاہیں حرام فرما دیں۔

آپ نے مسواک صرف اس لئے فرض نہ فرمائی کہ اُمّت کے لئے دشوار ہوگا اسی مفہوم کی ایک اور حدیث حج کے بارے میں ہے آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں فرما دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی نظام طہارت و پاکیزگی کو آج میڈیکل سائنس بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہے بلکہ سائنسدان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّتوں پر تحقیق کر کے حیران ہو رہے ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے جو نظامِ طہارت عطا فرمایا وہ عین فطرت کے مطابق ہے اور اس نظام کے تحت عمل کر کے جسمانی تندرستی، پاکیزگی، اور فلاح حاصل ہو سکتی ہے۔

مسواک پاک کرنے والی ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک منہ کو پاکیزہ کرنے والی ہے

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں

Marfat.com

تمہیں مسواک کثرت سے کرنے کی تاکید کرتا ہوں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۲ ۱۳ اسلامی نظامی طہارت ص ۱۰۲)

مسواک کر کے نماز پڑھنا افضل ہے

حضور رسالتماٰب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے !

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں حضور نے فرمایا جو نماز مسواک کر کے پڑھی جاتی ہے وہ بغیر مسواک کے پڑھی جانے والی نماز سے ستر درجے افضل و بہتر ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۹۲)

سوتے وقت مسواک کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک مسواک نہ کر لیتے۔

مسواک ہر مرض کے لئے شفا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مسواک موت کے علاوہ ہر مرض کے لئے شفا ہے۔

(رہبر زندگی طب نبوی)

مسواک سُنّت مؤکدہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا مُطالعہ کیا جائے تو مسواک کی اہمیت اور واضح ہو جاتی ہے۔

مسواک سُنتِ موکدہ ہے جب حضور تشریف لاتے مسواک فرماتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سونے سے قبل بھی مسواک فرماتے۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسواک کو مُنہ کی پاکیزگی قرار دیتے ہیں۔

مسواک کرنے کا سُنّت طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو ! سُنتِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطابق مسواک کی لمبائی ایک بالشت اور موٹائی چھنگلیا جتنی ہونی چاہیے۔

مسواک کو دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور درمیان کی تین اُنگلیاں اُوپر ہوں جب کہ انگوٹھا سرے کے نیچے ہو۔

مسواک کم از کم تین بار کریں۔

مسواک کی ابتداء داہنی طرف سے کریں۔

مسواک پہلے اوپر والے دانتوں پر اور پھر نیچے کے دانتوں پر کی جائے۔

مسواک کرتے وقت پانی قریب ہونا چاہیے۔

مسواک منہ میں ڈالتے وقت ہر بار دھونا چاہیے۔

مسواک کرتے وقت ساتھ ساتھ کُلی کرنا چاہیے۔

مسواک کرنے کے بعد اسے دھو کر اِس طرح کھڑی کریں کہ ریشہ اُوپر کی جانب ہوں۔

(رہبر زندگی طب نبوی اسلامی نظام طہارت ص ۱۳۵)

اسلامی بھائیو ! آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس محبوب عمل کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں ہمیشہ منہ کی پاکیزگی کے لئے اور بیماریوں سے تحفظ کے لئے مسواک ضرور کیا کریں اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

Marfat.com

وضو اور سُنّت مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

عزیزانِ محترم ! اللہ رب العزّت کی بارگاہ میں عبادات کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بندہ مکمل طہارت حاصل کرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

ہمام بن منبہ سے روایت ہے جو وہب بن منبہ کے بھائی ہیں انہوں نے کہا یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بیان کیں، ان میں سے کچھ احادیث کا ذکر کیا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا اگر وہ بے وضو ہو جائے یہاں تک کہ وہ وضو نہ کرے۔

(بُخاری شریف کتاب الطہارۃ)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس فرمان مقدس میں مطلقاً حکم ارشاد فرمایا ہے کہ بغیر وضو کے نماز درست نہیں لہٰذا کوئی بھی نماز چاہے نماز جنازہ ہو اسی طرح سجدہ تلاوت بغیر طہارت کے درست اور جائز نہیں۔

گناہوں کی بخشش

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ

Marfat.com

وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ عِنْدَ الْعَصْرِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَوْلَا اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَوَضَّاُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيُصَلِّيْ صَلَاةً اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا

حمران سے روایت ہے جو حضرت عثمان کے مولیٰ تھے اُنہوں نے کہا میں نے عثمان بن عفان سے سنا وہ مسجد کے سامنے تھے اتنے میں عصر کی نماز کے وقت موذن ان کے پاس آیا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پھر کہا قسم اللہ کی میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہو تو میں تم سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جائیں گے جو اس نماز سے لیکر دوسری نماز تک ہوں گے۔

(بخاری شریف کتاب الطہارۃ)

اچھی طرح وضو کرنا ضروری ہے جو لوگ وضو کرنے میں جلدی کرتے ہیں وضو کے فرائض سُنّت اور مُستحبات کا خیال نہیں کرتے وہ عبادات کے ثواب سے محروم رہیں گے اور اچھی طرح وضو کر کے عبادت کرنے والا ثواب بھی حاصل کرے گا اور مغفرت و بخشش بھی اس لئے جب بھی وضو کرو اچھے طریقے سے اور مکمل وضو کرو۔

مغفرت کی نوید

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا

Marfat.com

عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيثَ لَا اَدْرِي مَا هِيَ اِلَّا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ فَتَوَضَّاَ

حضرت عمرو بن سعید بن عاص سے روایت ہے کہ میں حضرت عُثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جو کوئی مُسلمان فرض نماز کا وقت پائے پھر اچھی طرح وضو کرے اور دل لگا کر نماز پڑھے اور اچھی طرح رکوع اور سجدہ کرے تو یہ نماز اس کے اگلے گناہوں کا کفّارہ ہو جائے گی۔ جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے۔ اور ہمیشہ ایسا ہی ہوا کرے گا۔

(بخاری شریف کتاب الطہارۃ)

جیسا کہ اس سے پہلی حدیث مبارکہ میں بھی اس بات کی تاکید موجود ہے کہ بندہ وضو اچھے طریقہ سے کرے اور نماز بھی دل لگا کر پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو بخش دے گا اچھی طرح وضو کر کے نماز ادا کرنا ضروری ہے اگر وضو کامل نہ ہوتا تو اجر بھی حاصل نہ ہوتا مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کا ہمیشہ اہتمام کرے کہ وضو اچھے طریقہ سے ہو۔

گناہ دُھل جاتے ہیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ

جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اس کے گناہ بدن سے نکل جاتے ہیں یہاں

Marfat.com

تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

برادرانِ اسلام! اچھی طرح وضو کرنا کس قدر اہم ہے عبادات کا اجراس کے ساتھ مخصوص ہے اور اللہ کی بخشش حاصل کرنے کا بھی بہترین ذریعہ وضو ہے جس کی بدولت بندے کے گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں اور اللہ کی رضا بھی حاصل ہوجاتی ہے۔

بغیر طہارت نماز قبول نہیں

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَلَی ابْنِ عَامِرٍ یَعُوْدُہٗ وَھُوَ مَرِیْضٌ فَقَالَ اَلَا تَدْعُو اللّٰہَ لِیْ یَا ابْنَ عُمَرَ؟ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلَاۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَلَا صَدَقَۃٌ مِنْ غُلُوْلٍ وَ کُنْتَ عَلَی الْبَصْرَۃِ

حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ابن عامر کی عیادت کے لیے آئے کیونکہ وہ بیمار تھے۔ ابنِ عامر نے کہا اے ابنِ عمر تم میرے لیے دعا نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نماز کو بغیر طہارت کے قبول ہی نہیں کرتا، اور نہ ہی مال غنیمت کے چوری شُدہ مال سے صدقہ قبول فرماتا ہے۔ اور آپ تو بصرہ کے حاکم تھے۔

نماز کی قبولیت کے لئے ظاہری طہارت بھی از حد ضروری ہے اگر وضو اچھی طرح نہ ہوگا تو نماز بھی قبول نہیں ہوگی اس لئے ہمیں اہتمام کے ساتھ طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے اور صدقہ دیتے وقت بھی مال کے پاکیزہ ہونے کا اعتبار ضروری ہے اس لئے چوری شدہ اور غصب شدہ مال سے اللہ تبارک وتعالیٰ صدقہ قبول نہیں فرماتا۔

اللہ کے حکم کے مطابق وضو

جامع بن شداد سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا وہ بشر کی

Marfat.com

حکومت میں ابو بردہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَالصَّلَوٰاتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ

جو شخص وضو کو پورا کرے جس طرح اللہ نے حکم کیا ہے تو اس کی فرض نمازیں کفارہ ہوں گی ان گناہوں کا جو ان کے درمیان میں کرے۔

وضو بسم اللہ سے شروع کرنا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے کہ وضو کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا جائے حدیث مبارکہ ہے حضرت سعد بن زید روایت کرتے ہیں۔

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ، وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے وضو شروع کیا اور وضو کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں۔

(ترمذی شریف)

برادرانِ اسلام! کئی لوگ بے توجہی سے وضو کرتے ہیں اور بسا اوقات بسم اللہ شریف نہیں پڑھتے ہمیں اس کا خیال رکھنا چاہیے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق بسم اللہ سے وضو کا آغاز کرنا چاہیے تاکہ وضو کامل ہو اور طہارت و پاکیزگی حاصل ہو سکے۔

وضو داہنے ہاتھ سے شروع کرو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات میں تھا کہ آپ لباس اور وضو داہنے ہاتھ سے شروع فرماتے یہی سنت ہے لہٰذا جب وضو کرو تو بسم اللہ شریف پڑھ کر داہنے ہاتھ سے شروع کرو۔

اعضائے بدن کو تین بار دھونا

قارئین محترم! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو میں اعضائے بدن کو تین بار دھونے کا

Marfat.com

حکم ارشاد فرمایا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ یہ میرا اور تمام انبیاء کا طریقہ وضو ہے حدیث شریف میں ہے !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو فرمایا اور فرمایا کہ یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے۔

(انوار الحدیث ص ۱۳۳)

برادرانِ اسلام ! سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمانِ عالیہ سے معلوم ہوا کہ وضو سُنت انبیاء بھی ہے اور سنتِ امام الانبیاء بھی اس طرح وضو کی فضیلت دو چند ہوگئی اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے طریقہ سے وضو کر کے طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابنِ عبّاس کی روایت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو اپنا چہرہ دھویا اس طرح کہ ایک چلو پانی لیا اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے وہی عمل دھرایا۔ اور اسکے ساتھ دوسرے ہاتھ کو ملا کر اپنا چہرہ دھویا۔ پھر پانی کا ایک چلو لیا اور اس سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور دائیں پاؤں پر چھڑکا یہاں تک کہ اسکو دھولیا۔ پھر دوسرا چلو لیا اور بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج۱ ص ۶۲۶)

وضو کا مسنون طریقہ

وضو کی نیّت کرنا۔ نیت دل کے ساتھ ہو۔ زبان سے بھی کہہ لینا مستحب ہے اس کا وقت منہ دھونے کے وقت یا اس سے پہلے ہے۔ نیت نماز کی ہو یا ایسی عبادت کی ہو جو بغیر وضو جائز نہیں ہو یا طہارت حاصل کرنے یا اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کی نیت ہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔ کوئی ذکر الٰہی مثلاً لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

Marfat.com

وغیرہ پڑھ لے تو سنت ادا ہو جائے گی، اگر شروع میں پڑھنا بھول گیا تو جہاں یاد آئے پڑھ لینا افضل ہے، لیکن سنت ادا نہ ہوگی۔

وضو شروع کرتے وقت پہلے دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک تین بار دھونا جبکہ پاک ہوں اور اگر ناپاک ہوں تو دھونا فرض ہے۔

مسواک کرنا، تین بار کُلّی کرنا اور ہر دفعہ جدا پانی لینا سنت ہے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو پانی پہچانے میں مبالغہ کرنا یعنی غرغرہ کرنا افضل ہے۔

ناک میں تین بار پانی ڈالنا اگر روزہ دار نہ ہو تو اس میں مبالغہ کرنا یعنی ناک میں نَرم حِصّہ تک پانی پہچانا اور ترتیب یعنی پہلے کُلّی کرنا پھر ناک میں پانی ڈالنا افضل ہے۔

داڑھی کا خلال کرنا جبکہ داڑھی گنجان ہو اور وہ شخص احرام کی حالت میں نہ ہو، خلال کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے چلّو میں پانی لے کر داڑھی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں ڈالے اور داڑھی میں انگلیاں ڈال کر نیچے کی جانب سے اوپر کو خلال کرے اور اس طرح کہ ہاتھ کی پشت گردن کی طرف رہے یعنی انگلیوں کی پشت بالوں کے ساتھ لگے اور ہتھیلی باہر کی جانب رہے۔ بعض کے نزدیک اس کی ترکیب یہ بھی ہے کہ بالوں کے نیچے سے اُنگلیاں اس طرح داخل کرے کہ ہتھیلی گردن کی طرف ہو اور ہاتھ کی پُشت باہر کی طرف ہو تا کہ چلّو کا پانی بالوں میں داخل ہو سکے۔

ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا، ہاتھوں کی اُنگلیوں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے اور پانی ٹپکتا ہوا ہو یہی طریقہ اولی ہے۔

وضو کے ہر عضو کو تین تین بار دھونا اس طرح پر کہ ہر دفعہ کچھ بھی خشک نہ رہے یعنی ہر دفعہ پوری طرح دھونا۔ تین بار سے زیادہ نہ دھوئے

تمام سر کا ایک دفعہ مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا،

دونوں کانوں کا مسح کرنا،

ترتیب سے وضو کرنا یعنی جس ترتیب سے فرائض میں بیان ہوا،

وضو کے اعضاء کا پے در پہ دھونا اس طرح کہ پہلا عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھونے لگنا۔

جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے

اور جن سے وضو نہیں ٹُوٹتا

جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے وہ دوقسم کی ہیں۔

اول ! جوانسان کے جسم سے نکلیں۔ جیسے پیشاب پاخانہ ریح وغیرہ

دوم ! جوانسان پر طاری ہوجیسے بیہوشی نیند وغیرہ

جسم انسانی سے نکلنے والی چیزوں کی بھی دوقسمیں ہیں پہلی جو پیشاب و پاخانہ کے راستہ سے نکلے دوسری وہ جو باقی جسم کے کسی مقام سے نکلے جیسے قے خون وغیرہ۔

ان دوراستوں کے علاوہ جسم کے باقی حصہ کے کسی مقام سے کچھ نکلنے کی یہ صورتیں ہیں۔

کوئی ناپاک چیز نکلے اور جسم پر بہے مثلاً خون کچ لہو یا پیپ وغیرہ تو وضوٹوٹ جاتا ہے خواہ تھوڑی سی بہے۔

اگر آنکھ میں خون نکل کر آنکھ میں ہی بہا اور باہر نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا کیونکہ آنکھ کو اندر کا حصہ نہ وضو میں دھونا فرض ہے نہ غسل میں اور اگر باہر نکل کر بہا تو وضوٹوٹ جائے گا۔

قے میں اگر خون یا کھانا یا پانی منہ بھر کر نکلے تو وضوٹوٹ جائے گا اگر منہ بھر سے کم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا منہ بھر وہ ہو جو بغیر مشقّت نہ رُک سکے اگر خالص بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا خواہ منہ بھر ہی ہو منہ یا دانتوں سے خُون تھوک کے ساتھ مل کر آئے تو اگر خون غالب یا برابر ہے تو وضو جاتا رہے گا اور کم ہے تو نہیں ٹوٹا۔

اگر زخم پر خُون ظاہر ہوا اور اس کو انگلی یا کپڑے سے پُونچھ لیا پھر ظاہر ہوا پھر پونچھ لیا کئی بار ایسا کیا اگر یہ سب دفعہ کا خون مل کر اتنا ہو جاتا ہے کہ بہ جائے تو وضوٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

اگر آنکھ یا کان یا چھاتی یا ناف یا کسی حصہ جسم سے درد کے ساتھ پانی نکلا تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اگر بغیر درد کے نکلا تو وضو نہیں ٹوٹے گا

اگر آنکھ نہ دکھتی ہو نہ اس میں کھٹک ہوتی ہو اور محض نزلہ کی وجہ سے یا یونہی پانی بہے یا آنسو نکل آئے تو وضو نہیں ٹوٹے گا اگر جما ہوا خون مسور کے دانے کے برابر ناک صاف کرتے وقت نکلے

تو وضو باقی رہا۔

وضو توڑنے والی دُوسری قسم

وضو توڑنے والی دوسری قسم یعنی جو انسان پر طاری ہوتی ہے اس کی یہ صورتیں ہیں۔

نیند لیٹ کر سونا خواہ چت ہو یا پٹ یا کروٹ پر یا تکیہ وغیرہ کے سہارے سے ہو یا کسی اور شکل پر ہو جس سے سرین زمین سے جدا ہو جائیں یا صرف اغک سرین پر سہارا دے کر سو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

سہارے کا مطلب یہ ہے کہ اگر سہارا ہٹا لیا جائے تو وہ گر پڑے اور سرین زمین سے جدا ہو جائے اور اگر بغیر سہارا لئے کھڑے کھڑے یا بغیر سہارا لگائے بیٹھ کر سو جائے یا نماز کی کسی ہیت پر جو مردوں کے لئے مسنون مثلاً سجدہ یا قعدے میں مسنونہ ہیت پر سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اگر دونوں سرین پر بیٹھا ہے گھٹنے کھڑے ہیں' ہاتھ پنڈلیوں پر لپٹے ہوئے ہیں اور۔ سر گھٹنوں میں ہے تو اس حالت میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

بیہوشی خواہ بیماری یا کسی اور وجہ سے ہو مثلاً غشی، جنون، مِرگی اور نشہ وغیرہ سے بیہوشی ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ تھوڑی دیر ہی ہو اس کی حد یہ ہے کہ اس کے پاؤں میں لغزش آجائے۔

نماز کے اندر قہقہہ مارنا یعنی اس طرح کِھلکھلا کر ہنسنا کہ اس کے برابر والے سن لیں' قہقہہ وضو اور نماز دونوں کو توڑتا ہے خواہ عمداً ہو یا سہواً اگر نماز کے باہر قہقہہ سے ہنسے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

مباشرت فاحشہ یعنی عورت اور مرد کی شرمگاہوں کا اسطرح ملنا کہ ننگے ہوں تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

برادرانِ اسلام! وضو کے لئے ضروری احکامات ہم نے بیان کر دیئے ہیں ان کو یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ طہارت اور پاکیزگی کے بغیر کوئی عبادت بھی قبول نہیں ہوتی اس لئے ہمیں چاہیے کہ مسائلِ طہارت و پاکیزگی کو یاد رکھیں اور اپنے دوسرے مُسلمان بھائیوں کو بھی سکھائیں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

تیمّم اور سنّتِ مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تیمّم کا لُغوی معنی

امام ابنِ اثیر لکھتے ہیں !

واصله فی اللغة القصد

لغت میں اس کی اصل ارادہ کرنا ہے۔

(النھایۃ ج ۵ ص ۲۰۹) (لسان العرب ج ۱۲ ص ۲۲)

تیمّم کی اصطلاحی تعریف

شریعت میں تیمم سے مراد ہے کہ مٹی کی طرف ارادہ کرنا چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کرنے کے لئے نماز وغیرہ کو مباح کرنے کی غرض سے۔

(فتح الباری: ج ۱ ص ۴۳۱)

تیمّم کس سے کفایت کرتا ہے؟

تیمم حدث اصغر اور حدث اکبر سے کفایت کرتا ہے۔ اس کی دلیل ارشاد باری تعالی ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

Marfat.com

تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۶﴾

ترجمہ ! اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اور اگر تم بیمار یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔

(سورۃ المائدہ آیت ۶)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡتُمۡ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىۡ سَبِيۡلٍ حَتّٰى تَغۡتَسِلُوۡا‌ ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا ﴿۴۳﴾

ترجمہ ! اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بے شک اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

(سورۃ النساء آیت ۴۳)

تیمّم اُمّتِ محمدیہ کی خصوصیت ہے جو کسی اور اُمّتِ کے لئے جائز نہیں تھا اس کی دلیل یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

Marfat.com

اعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی ومنھا جعلت لی الارض مسجدا وطھورا

مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنایا گیا ہے۔

(صحیح بخاری ص ۳۳۵، صحیح مسلم ۱۱۹۱)

امام نووی لکھتے ہیں کہ یہ ایک ایسی خصوصیت اور فضیلت ہے کہ اس کے ساتھ امت محمدیہ کو خاص کیا گیا ہے، اللہ تعالی نے اس کو اس امت پر زیادہ کیا ہے دوسری امتوں پر شرف کے لحاظ سے اور اس میں کوئی اور امت شریک نہیں ہے جیسا کہ مشہور احادیث میں رسول اللہ سے اس کی صراحت ہے۔

(المجموع از امام نووی: ج ۲ ص ۲۰۶)

تیمّم کس مٹّی سے کرنا ہے؟

صحیح مسلم، صحیح ابی عوانہ اور صحیح ابن خزیمہ میں یہ صراحت موجود ہے کہ !

وجعلت لنا تربتھا طھورا

یعنی اس کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ۔

اس آیت میں (من) تبعیضیہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مٹی کا کچھ حصّہ ہاتھ کے ساتھ لگا ہوا ہو اگر کوئی پتھر پر ہاتھ مارے اور اس پر کوئی غبار بھی نہ ہو تو اس سے تیمم نہیں ہو سکتا ہاں اگر پتھر پر غبار ہو تو اس سے تیمم کرنا جائز ہے۔

اسی طرح ریت سے تیمم کرنا جائز نہیں لیکن اگر اس پر غُبار ہو تو اس سے تیمم کرنا درست ہے جب رسول اللہ نے سیدنا عمار کو تیمم کی تعلیم دی تھی تو اس کے زمین پر ہاتھ مارنے کا حکم دیا تھا نہ کہ پتھر پر اور بعض احادیث میں یہ لفظ ہیں (نفظھما) آپ نے اپنی ہتھلیوں کو زمین پر مار کر ان کو

جھٹکا

(نسائی شریف ص ۳۱۸)

امام بیہقی لکھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک صرف اس مٹی سے تیمّم جائز ہے جس کا غُبار ہاتھ کے ساتھ چمٹے۔

(الخلافیات ج ۲ ص ۴۶۷)

اُس میں زمین کے لفظ عام ہیں اور وہ احادیث جن میں (تُراب) مٹّی کے لفظ ہیں وہ زمین سے مٹی کو خاص کررہے ہیں یاد رہے کہ ہر وہ شئ جو زمین پر ہے اسے (صعیدا) زمین نہیں کہتے ورنہ لازم آئے گا کہ انسان، جانور اور درخت وغیرہ بھی صعیدا میں آتے ہیں جبکہ ایسا کوئی بھی نہیں کہتا۔

اور جمہور محدثین کا یہی موقف ہے کہ تیمّم مٹی سے ہی ہوگا اور یہی بات راجح ہے کیونکہ دلیل ان کے ساتھ ہے۔

(فتح الباری ابن رجب ج ۲ ص ۳۳۵)

تیمّم کرنے کی شرائط

تیمم کرتے وقت ان شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے !

تیمم کرتے وقت پانی کا موجود نہ ہونا، اگر پانی موجود ہے تو تیمم سے کوئی نماز پڑھنا درست نہیں خواہ وہ فرض نماز ہو یا عید یا جنازہ کی نماز ہو۔

پانی کی موجودگی میں نماز کے فوت ہونے کے ڈر سے تیمم سے نماز پڑھنا قُرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے۔

کسی بیماری کی وجہ سے (جس میں پانی کے استعمال سے بیماری کے بڑھ جانے کا خطرہ ہو۔)

اعضائے تیمّم

قرآن وحدیث میں تیمم کے اعضاء دونوں ہاتھ اور چہرہ ہیں اس کے علاوہ کوئی بھی اعضاء

Marfat.com

تیمم میں سے نہیں ہے۔

واجمعت الامة علی ان التیمم لا یکون الا فی الوجه والیدین سواء کان فی حدث اصغر او اکبر

امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ تیمم صرف چہرے اور ہاتھوں میں ہوتا ہے خواہ وہ حدث اصغر کی وجہ سے یا حدث اکبر کی وجہ سے۔

(شرح مسلم: ج۲ ص۸۱)

تیمّم کے فرائض

تیمم کے تین فرائض ہیں !

نیت کرنا۔

دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر سارے منہ پر پھیرنا۔

دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر کہنیوں تک پھیرنا۔

تیمّم کی سُنّتیں

تیمم کی پانچ سنتیں ہیں !

بسم اللہ کہنا۔

ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔

زیادہ مٹی لگ جانے پر ہاتھوں کو جھاڑنا اس طرح کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا۔

داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

تیمّم کے دِیگر مسائل

انگوٹھی، چھلے، چوڑیاں وغیرہ پہنی ہوں تو ان کو اتار کر یا ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض

Marfat.com

ہے۔ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہو، نہ پگھلتی ہو، نہ نرم ہوتی ہو وہ زمین کی جنس سے ہے، اس سے تیمم جائز ہے اگرچہ اس پر غبار نہ ہو۔ ایسا پاک کپڑا جس پر غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے غبار اُڑتا نظر آئے اس سے بھی تیمم جائز ہے۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے میسر آنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ ہر نماز کے لیے نئے سرے سے تیمم کرنا ضروری ہے۔

(نماز مسنون طریقہ مطبوعہ منہاج القرآن پبلیکیشنز)

نواقضِ تیمّم

یاد رہے نواقض وضو ہی نواقض تیمم ہیں، وہ چیزیں جن کے لاحق ہونے سے تیمم ختم ہو جاتا ہے درج ذیل ہیں۔

پیشاب اور پاخانہ، بے ہوش ہونا، مذی، اونٹ کا گوشت کھانا، نیند اسی طرح پانی مل جانا بھی ناقض تیمم ہے خواہ آدمی نماز میں ہی ہو، اونگھ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

تیمّم کرنے سے پہلے پانی کو تلاش کرنا چاہیے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز عصر کا وقت قریب ہو گیا لوگوں نے پانی تلاش کیا۔ الخ

(صحیح بخاری ص ۱۶۹)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کرم فرمایا اور طہارت و پاکیزگی کے لئے تیمم کی اجازت فرمائی لیکن تیمم اس وقت کیا جائے گا جب پانی بالکل میسر نہ ہو تیمم کرنے سے پہلے پانی تلاش کرنا لازم ہے اور یہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

تیمّم وضو ہے

آقائے دو عالم رحمت عالم بن کر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ کئی ایسی جگہیں ہوگی جہاں پانی میسر نہیں لہٰذا پاک مٹی کے ذریعہ طہارت حاصل کرنے کی سہولت عطا فرمادی۔

Marfat.com

غسل اور سنتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادرانِ اسلام! طہارت و پاکیزگی نصف ایمان ہے جیسا کہ ہم پہلے بھی طہارت کے بیان میں اس کی تفصیلات بیان کر چکے ہیں۔

غسل انسان کی جسمانی صحت وتندرستی کے لئے نہایت ضروری ہے جس طرح پھیپڑے اور گردے وغیر رڈی فضلات وغیرہ کو خارج کرتے ہیں اور جسم کا اندرونی حصہ صاف رہتا ہے اسی طرح بیرونی جلد بھی مسامات کے ذریعے فُضلات خارج کرتی رہتی ہے جس کی صفائی کے لئے غسل کرنا از حد ضروری ہے غسل کرنے سے مسام کُھل جاتے ہیں اور خراب مادے خارج ہو جاتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے طہارت و پاکیزگی کے حوالہ سے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا!

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾

اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بے شک اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

(سورۃ النساء آیت ۴۳ ترجمہ کنزالایمان)

دوسری آیت

وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ

Marfat.com

اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خُوب سُتھرے ہو لو

(سورۃ المائدہ آیت ٦ ترجمہ کنز الایمان)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ہر مُسلمان پر لازم ہے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ غسل کرلیا کرے اور اپنے بدن اور سر کو دھوڈالا کرئے۔

حضرت شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ غسل کرنا خود ایک مستقل سنت ہے۔

چار وجہ سے غُسل ضروری ہے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ !

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چار وجہ سے غسل فرمایا کرتے تھے جنابت سے، جمعہ کے دن، پچھنے لگوانے کے بعد، اور میّت کو غسل دینے کے بعد۔

(سنن ابی داؤد ص ٥٦)

غُسل میں تین چیزیں فرض ہیں

غرارہ کرنا! غرارے سے مراد پانی کو زبان کے نیچے، داڑھوں کے پیچھے، رخسار کی تہہ، دانتوں کی جڑ اور درمیانی خالی جگہوں میں پہنچانا ہے۔ اگر جان بوجھ کر کسی جز و کو چھوڑ دیا گیا تو غسل درست نہیں ہوگا، دانتوں میں اگر کوئی ایسی چیز لگی ہو جو آسانی سے اُتر نہیں سکتی، جیسے پان کھانے والوں کے دانتوں پر چونے کی تہہ جم جاتی ہے تو یہ معاف ہے، اگر کوئی دانت تار سے باندھا گیا ہو یا مسالہ سے جوڑا گیا ہو تو اس کے نیچے بھی پانی پہنچانا ضروری نہیں۔

ناک میں پانی ڈالنا

یعنی نتھنوں کا نرم حصّہ دُھل جانا چاہیے اگر ناک میں رطُوبت سوکھ جائے تو اس کو صاف کرنا ضروری ہے۔

بدن کا دھونا

یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک ہر حصے پر اس طرح پانی بہانا کہ جسم کا کوئی بال خشک نہ رہے۔ اس سلسلہ میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ بعض اعضاء ایسے ہیں جن پر اگر توجہ نہ دی جائے تو وہ دُھلنے سے رہ جاتے ہیں لہٰذا پہلے ان کو مل لینا چاہئے پھر ان پر بطور خاص پانی بہانا چاہئے۔

غُسل میں یادرکھنے والی باتیں

تمام بالوں کی نوک سے جڑ تک پانی بہانا فرض ہے

جسم میں جہاں سلوٹیں اور جھریاں ہوں ان کے اندر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

اگر کسی عضو پر زخم ہو یا پانی بہانا نقصان دہ ہو تو اس پورے عضو کا مسح کر لینا چاہئے اگر زخم پر پٹی ہو تو صرف پٹی کا ہی مسح کافی ہوگا مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ پانی سے دھو کر جھٹک دیں اور پھر انہیں پٹی پر پھیر دیں۔

نزلہ ہو یا اور کوئی بیماری جس میں غالب گمان ہو کہ سر سے نہانے کی صورت میں مرض میں زیادتی ہوگی یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو گردن سے نہالیں اور سر پر گیلا ہاتھ پھیر لیں۔

لوگوں کی موجودگی میں (ندی، نہر یا ٹیوب ویل پر) نہاتے ہوئے ناف سے گھٹنوں تک جسم ڈھانپا فرض ہے۔

غُسل کرنے کا مسنون طریقہ

جنبی (جس پر غسل فرض ہو) وہ غسل کی نیت کرے یعنی ارادہ کرے کہ میں نجاست سے پاکی کے لیے غسل کر رہا ہوں۔ دونوں ہاتھوں کو دھوئے۔ استنجاء کرے، اگر بدن کے کسی حصے پر نجاست ہو تو اُسے دور کرے، تین مرتبہ پہلے دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر پانی بہائے، پورے جسم کو اچھی طرح مل کر دھوئے، کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے خوب مبالغہ کرے یعنی اچھی طرح گلے تک اور ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچائے۔ (روزہ دار ایسا نہ کرے)۔ دوران

Marfat.com

غسل بات نہ کرے اور قبلہ کی طرف منہ نہ کرے۔

غُسل کی سُنّتیں

غسل کرنے یا ناپاکی دور کرنے یا پاکی حاصل ہونے یا نماز جائز ہونے کی نیت دل سے کرنا اور زبان سے کہ لینا بھی بہتر ہے۔

کپڑے اتارنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

دونوں ہاتھ کلائی تک تین بار دھونا۔

استنجا کرنا یعنی پیشاب اور پاخانہ کے مقام کو دھونا۔

اگر جسم پر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو دھونا۔

نماز کی طرح وضو کرنا۔ اس میں مسواک کرنا اور ہاتھ پیر اور داڑھی کا خلال کرنا۔ اگر غسل سے پہلے وضو نہیں کیا تو غسل کے اندر وضو بھی ادا ہو گیا پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سارا جسم تین دفعہ دھونا ترتیب یعنی جس ترتیب سے اوپر بیان ہوا اسی ترتیب سے ادا کرنا پس پہلے ہاتھ دھونا پھر استنجا کرنا پھر بدن کی نجاست دور کرنا پھر وضو کرنا پھر سارا بدن دھونا۔

سُنّتِ غُسل

سنت غسل چار ہیں ! جمعہ کے دن ان لوگوں کے لئے غسل کرنا سُنّت ہے جن پر جمعہ فرض ہے۔

دونوں عیدین کے دن طلوع فجر کے بعد ان لوگوں کو غسل کرنا سُنّت ہے جن پر عیدیں کی نماز واجب ہے۔

حج یا عمرہ کے احرام کے لئے احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا۔

حاجی کو عرفہ کے دن مغدان عرفات مین زوال کے بعد وقوف کے لئے غسل کرنا۔

غُسل کے مکروہات

غسل کے مکروہات وضو کے مکروہات کی طرح ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ مکروہات یہ

Marfat.com

ہیں۔

ننگا نہاتے وقت قبلہ رو ہونا۔

بِلاعُذر غیر محرم کے سامنے نہانا۔

دُعاؤں کا پڑھنا۔

ستر کُھلے ہوئے بِلاضرورت کلام کرنا۔

پانی زیادہ بہانا۔

سنّت کے خلاف غسل کرنا۔

پیارے اسلامی بھائیو! طہارت، و پاکیزگی انتہائی اہم اور ضروری عمل ہے اس کے بغیر کوئی عبادت جائز نہیں جیسا کہ، نماز، روزہ، حج، تلاوت قرآن پاک اور دیگر عبادات قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾

تمہیں اللہ نے حکم دیا بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲ ترجمہ کنزالایمان)

ہمیں چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے جسم بھی پاکیزہ رکھیں اور توبہ واستغفار کے ذریعہ روح کو بھی پاکیزہ رکھیں۔

Marfat.com

اذان کی فضیلت

شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اذان کی فضیلت کے حوالہ سے رقمطراز ہیں اذان کا فلسفہ یہ ہے کہ اذان شعائرِ اسلام سے ہے اور دار اسلام اسی سے پہچانا جاتا ہے کہ اس میں جا بجا اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔

اسی بنا پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر شبِ خُون مارنا چاہتے تو پھر پَو پھوٹنے کا انتظار فرماتے اگر کہیں اذان کی آواز سنائی دیتی تو آپ مجاہدین کو حملہ کرنے سے روک دیتے تھے۔

لیکن اگر کوئی اذان سنائی نہ دیتی تو اس قوم پر ہلہ بول دیتے اس کی فضیلت اس پر مبنی ہے کہ وہ دعوت نبوت کی ایک شاخ ہے کیونکہ موذن لوگوں کو ایک ایسی عبادت کی طرف بلاتا ہے جو ارکان اسلام میں سب سے بڑا رکن ہے، اور وسائل قرب میں اسے سب پر فوقیت حاصل ہے۔ وہ تمام نیکیاں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور شیطان ناخوش ہوتا ہے۔ ان میں سب سے بڑھ کر وہ نیکی ہے جس کا اثر دوسروں تک پہنچتے پھر ان متعدی نیکیوں میں سب سے بڑا درجہ حق کا بول بالا کرنا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

قیامت کے دن مُوذّنوں کی گردنیں سب سے دراز ہوں گی" ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے۔ "جس جگہ تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہے، اس دائرہ کے اندر جن وانس یا جتنی چیزیں بھی ہوتی ہیں وہ سب کی سب قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے اتنے گناہوں کو بخش دیتا ہے جو اس دائرہ کے اندر سما سکیں۔

(حجۃ اللہ البالغہ)

مُوذّنین کو اللہ تعالیٰ خصوصی درجات عطا فرمائے گا لیکن یہ بات بھی ضروری ہے کہ مؤذن کی آواز انداز اور لہجہ اچھا ہونا چاہیے آج کل اکثر مساجد میں مسجد کے مستقل نمازی اذان دے

Marfat.com

دیتے ہیں جنہیں نہ تو مخارج کی خبر ہوتی ہے اور نہ ہی وہ اذان کے معنیٰ ومفہوم سے آگاہ ہوتے ہیں مؤذن اللہ کی عبادت کے لئے بلاتا ہے اس لئے اُس کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عظیم انعامات کی بشارت دی ہے۔

اذان نماز کا اعلان ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ

سیّدنا عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مسلمان جب مدینہ میں آئے تو وقت کا اندازہ کر کے جمع ہو کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور کوئی شخص ندا وغیرہ نہیں کرتا۔ ایک دن مُسلمانوں نے مشورہ کیا کہ اطلاع نماز کے لئے عیسائیوں کی طرح ناقوس بجالیا کریں یا یہودیوں کی طرح نرسنگا بجالیا کریں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ایک آدمی کو مقرر کر دیا جائے جو لوگوں کو نماز کے لئے مطلع کر دیا کرے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال! اٹھو اور نماز کے لئے اعلان کر دو۔

برادرانِ اسلام ! جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ پہلے اذان کے ذریعہ نماز کے لئے نہیں بلایا جاتا تھا اس لئے مشاورت کے ساتھ نماز کے لئے بلانے کی ابتداء اذان سے کی گئی اور اذان کے کلمات تعلیم فرمائے گئے یہی اذان تمام اسلامی ممالک میں رائج ہے اور نماز کے لئے بلانے کا طریقہ بھی۔

اذان واقامت کے کلمات

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ.

Marfat.com

زَادَ یَحْیٰی فِی حَدِیثِهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک مرتبہ۔

دُوسری حدیث

عَنْ اَبِی مَحْذُورَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ عَلَّمَهُ هٰذَا الْاَذَانَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ اِسْحَاقُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس طرح اذان سکھائی ہے: اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ (باقی روایات میں اللہ اکبر چار مرتبہ ہے)۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ۔ پھر دوبارہ کہے أشھد ان لا الہ الا اللہ۔ أشھد ان لا الہ الا اللہ۔ أشھد أن محمد رسول اللہ۔ أشھد أن محمد رسول اللہ۔ حی علی الصلاۃ۔ دو مرتبہ حی علی الفلاح۔ دو مرتبہ۔ اسحٰق کا بیان ہے کہ اس کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔ کہے۔

اذان اہلِ ایمان کی شناخت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ

اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوا فَاِذَا هُوَ رَاعِي مِعْزًى

سیدنا انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح سویرے ہی دشمنوں پر حملہ کرتے تھے اور اذان کی آواز پر کان لگائے رکھتے تھے، اگر (مخالفوں کے شہر سے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذان کی آواز سنائی دیتی، تو ان پر حملہ نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے سنا تو فرمایا کہ یہ مسلمان ہے۔ اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتے سنا تو ارشاد فرمایا کہ اے شخص تو نے دوزخ سے نجات پائی۔ لوگوں نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

برادرانِ اسلام! اذان مسلمانوں کو نشانِ امتیاز ہے اور اذان دوزخ سے نجات کا پروانہ بھی ہے اس مبارک عمل میں بندہ اپنے رب کی توحید کا بھی اقرار کرتا ہے اور آقائے دوجہان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا بھی اعلان کرتا ہے اسی لئے اُن بستیوں پر حملہ کرنا منع قرار دیا گیا جہاں سے اذان کی آواز آتی۔

اذان کا جواب

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّهُ

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِی الْوَسِیلَۃَ فَاِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِی اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُو اَنْ اَکُونَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِی الْوَسِیلَۃَ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کی اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر دُرود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔ اور وسیلہ جنّت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ اور جو کوئی میرے لئے وسیلہ (مقامِ محمود یعنی جنت کا ایک محل) طلب کرے گا تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

برادران اسلام! جہاں بہت سے مُسلمان اذان دینے کا شوق رکھتے ہیں وہیں بعض بدقسمت لوگ محض شرم اور حجاب کی وجہ سے اذان دینے سے کتراتے ہیں اور اگر کبھی اذان اور اقامت کا موقع آئے تو وہ ادھر اُدھر دیکھنے لگتے ہیں اُنہیں خبر ہونی چاہیے کہ اذان دینے والے کے لئے کس قدر عظیم بشارت ہے کہ اس سے گُناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں اور اللہ کی رضا بھی حاصل ہو جاتی ہے اس حوالہ سے فرمانِ رسول ملاحظہ فرمائیں۔

گُناہوں کی معافی

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ قَالَ مَنْ قَالَ حِینَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْاِسْلَامِ دِینًا غُفِرَ لَہُ ذَنْبُہُ قَالَ

ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ. وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَأَنَا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کی ربوبیت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت سے مسرور اور خوش ہوں اور میں نے مذہبِ اسلام کو قبول کرلیا ہے تو ایسے شخص کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

شیطان اذان کی آواز سے بھاگتا ہے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الرَّوْحَاءِ فَقَالَ هِيَ مِنْ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ مِيلًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ شیطان جب اذان کو سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ (بھاگتے بھاگتے) روحاء مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ میں نے روحاء کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا وہ مدینہ سے 36 میل کے فاصلے پر ہے۔

شیاطین کو بھگانے کا عمل

حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى بَنِي حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِي غُلَامٌ لَنَا أَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ قَالَ وَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِي عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقَى هَذَا لَمْ أُرْسِلْكَ وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلَاةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ حُصَاصٌ

سہیل کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بنو حارثہ کے پاس بھیجا، میرے ساتھ ایک ساتھی بھی تھا۔ اچانک ایک دیوار سے کسی شخص نے اس کا نام لیکر آواز دی، اس نے دیوار کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا، میں نے اس واقعہ کا اپنے والد سے ذکر کیا، انہوں نے کہا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہارے ساتھ یہ واقعہ پیش آئے گا تو میں تمہیں نہ بھیجتا، آئندہ جب تم کوئی ایسی آواز سنو تو اذان دیا کرو، کیونکہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز لگاتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

پیارے بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ شیطان کو بھگانے کے لئے بہترین عمل اذان دینا ہے اگر کوئی شیطانی چیزیں آپ کو تنگ کرتی ہیں اور گھر والوں کو پریشان کرتی ہیں تو گھر میں اذان دے لیا کریں اس طرح شیاطین وہاں سے بھاگ جائیں گے۔

نجات کا پروانہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے اُنہوں نے فرمایا جو سات سو برس ثواب طلب

Marfat.com

کرنے کی نیت سے اذان پکارے اس کے لئے جہنم سے نجات کا پروانہ لکھ دیا جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۶۶)

برادرانِ اسلام! جو بھی عمل کریں اُس کے لئے نیت ضروری ہے اگر کوئی شخص اذان دینے سے ثواب کی نیت کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُسے اجرِ عظیم عطا کرے گا اور سب سے بڑی بات یہ کہ مؤذن جہنم کی آگ سے بھی محفوظ ہو جائے گا اور اللہ کی رحمت کے سایہ میں بھی آجائے گا۔

ہر چیز گواہی دے گی

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے موذن کی آواز جن وانس اور جو چیز بھی سُنتی ہے سب قیامت کے دِن ان کے لئے گواہی دیں گے۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۶۴)

اذان کی دُعا سُنّت ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اذان سُن کر یہ دُعا پڑھے تو اُس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو گئی۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ، اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ، وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ، وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ، وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

(مشکوٰۃ شریف)

پیارے اسلامی بھائیو! اذان کے فضائل بے شمار ہیں کچھ احادیث وروایات ہم نے پیش کی ہیں اذان کہنے والے لئے آخرت جو بشارات ہیں اُن کی روشنی میں ہمیں چاہیے اذان و

اقامت کہنے کی کوشش کیا کریں اور جب اذان کی آواز سنیں تو دیگر تمام اُمور کو ترک کر کے اذان کا جواب دیا کریں ہماری غفلت کا اندازہ اس بات سے بخوبی ہوجاتا ہے کہ جب اذان کی آواز ہمارے کانوں میں آرہی ہوتی ہے تو ہم اُس کی طرف توجہ نہیں کرتے بلکہ اپنی گفتگو اور اپنے دیگر معاملات کو جاری رکھتے ہیں حالانکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ ہے کہ اذان کا جواب دیا جائے۔

اگر کوئی شخص اذان دینا اپنا معمول بنالے تو یقیناً وہ نماز کی طرف راغب ہوجائے گا اُس کی سستی اور کاہلی جاتی رہے گی اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ اذان کے بعد جو دُعا ہے وہ اس قدر جامع ہے جس سے دُنیا و آخرت کی بھلائیاں ہماری قسمت میں ہوسکتی ہیں اس دُعا میں جہاں ہم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ بابرکات کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے مقامِ وسیلہ کی دُعا کرتے ہیں وہیں اپنے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت بھی طلب کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فضیلتِ نماز

پیارے اسلامی بھائیو ! نماز اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علہ وآلہٖ وسلم نے نماز کی فضیلت کے حوالہ سے بار بار آگاہ کیا ہے یہی نہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ پاک میں نماز کی اہمیت کو بار بار واضح کیا ہے اور نماز قائم کرنے کا بار بار حکم دیا ہے

اسلام کا بنُیادی رُکن

نماز اسلام کا بنیادی رُکن ہے اور اسے دین کا ستون قرار دیا گیا ہے اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کے حوالہ سے حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں !

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور صلوٰۃ قائم کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ اور حج کرنا۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۸ مسلم شریف ج ۱ ص ۲۷)

نماز ادا کرنے کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں بار بار پر نماز کا ذکر آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ﴿۴۳﴾

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

(سورۃ البقرہ آیت ۴۳ ترجمہ کنز الایمان)

نماز کے ذریعے استعانت حاصل کرنے اور صبر کے حوالہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا !

Marfat.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۳)

اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے والوں کے لئے اجر عظیم کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا !

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾

بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اُن کا نیگ ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم

(سورۃ البقرہ آیت ۲۷۷)

اِس کے علاوہ کثیر احادیث مبارکہ میں فضیلتِ نماز بیان کی گئی ہے اور نماز ادا نہ کرنے پر وعید آئی ہے۔

پانچ نمازیں فرض ہیں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا !

خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عزوجل، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے۔ جس نے ان نمازوں کو بہترین وضو کے ساتھ ان کے مقررہ اوقات پر ادا کیا اور

Marfat.com

ان نمازوں کو رکوع، سجود اور کامل خشوع سے ادا کیا تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے گا اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی نماز ہی نہ پڑھی یا نماز کو اچھی طرح نہ پڑھا) تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرما دے اور چاہے تو اس کو عذاب دے۔"

(ابوداؤد ج۱ ص ۱۷۴)

نماز پڑھنے سے گُناہ جھَڑ جاتے ہیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ، قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَهَافَتُ، قَالَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ، قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّ الصَّلَاۃَ یُرِیْدُ بِهَا وَجْهَ اللہِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ کَمَا یَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَۃِ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسمِ سرما میں جب پتے (درختوں سے) گر رہے تھے باہر نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ لیا، ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شاخ سے پتے گرنے لگے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان بندہ جب نماز اس مقصد سے پڑھتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے درخت سے جھڑتے جا رہے ہیں۔"

(مسند احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۷۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ

قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا۔ اگر نماز شرائط، ارکان اور وقت کے مطابق ادا کی گئی ہوئی تو وہ شخص نجات اور چھٹکارا پائے گا اور مقصد حاصل کرے گا۔"

(سنن نسائی ج ۱ ص ۲۳۲)

گُناہوں کی بخشش کا ذریعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو اور وہ اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس طرح غسل کرنا اس کے بدن پر میل باقی رہنے دے گا۔

پس پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے اللہ ان کے ذریعہ خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷۹۔ مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۷۹)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عباد بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نے ارشاد فرمایا!

خداوند قدوس نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو انہیں بغیر کسی کوتاہی کے ادا کرے گا تو اس کے لئے جنت ہے اور جو شخص لاپرواہی سے ترک کرے گا اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے چاہے رحم کرے یا عذاب دے۔

نماز کی اہمیّت

نماز اللہ رب العزت کی رضا کا سبب ہے۔

Marfat.com

نماز فرشتوں کی محبّت کا سبب ہے۔
نماز انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔
نماز دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔
نماز اعمال کے مقبول ہونے کا سبب ہے۔
نماز رزق میں برکت کا سبب ہے۔
نماز دُشمنوں سے مقابلہ کرنے کا اوزار ہے۔
نماز ابلیس لعین کے لئے ناپسندیدہ ہے۔
نماز ملک الموت کے درمیان سفارش ہے۔
نماز قبر کا چراغ ہے۔
نماز پہلو کا بچھونا ہے۔
نماز مُنکر نکیر کا جواب ہے۔
نماز قبر میں حشر تک نمازی کی غمخوار ہے۔
نماز محشر کے دن سایہ فگن ہوگی۔
نماز نمازی کے سر کا تاج ہے۔
نماز جسم کا لباس ہے۔
نماز نمازی کے آگے چلنے والا نُور ہے۔
نماز نمازی اور دوزخ کے درمیان پردہ ہے۔
نماز پروردگار کے حضور مومنین کے لئے حُجّت ہے۔
نماز نمازی کے لئے میزان وزن بھاری کرے گی۔
نماز پل صراط کا سہارا بنے گی۔
نماز جنّت کی کُنجی ہے۔
نماز میں پروردگار عالم کی تسبیح وتہلیل ہے۔
نماز میں خُداوند قدوس کی تعظیم ہے۔
نماز میں دُعا ہے۔

Marfat.com

نماز میں قرآن کی قرأت ہے۔

وقت پر نماز ادا کرنا صالح اعمال میں سے افضل ترین عمل ہے۔

(تنبیہ الغافلین ص ۴۴۳)

قیامت کے دن سب سے پہلا سوال

پیارے اسلامی بھائیو! حضور نبیٔ کریم روف الرحیم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے !

بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر بندے نے نماز صحیح ادا کی ہوگی تو اس پر حساب آسان کر دیا جائے گا۔

اور اگر کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس بندے کے کوئی نوافل ہیں پھر وہ نوافل سے فرائض کو پورا کر دیا جائے اس طرح جو شخص پانچوں نمازیں ہمیشہ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے پانچ خصوصیتیں عطا فرماتا ہے۔

اُس سے معاش کی تنگی دور کر دی جاتی ہے۔

اُس سے عذاب قبر کو ختم کر دیا جاتا ہے۔

اُس کے سیدھے ہاتھ میں نامہ اعمال ہوگا۔

پُل صراط سے کُودتی ہوئی تجلی کی مانند گزرے گا۔

نمازی بے حساب جنت میں داخل ہوگا۔

بے نمازی کے لئے وعید

پیارے اسلامی بھائیو! حضور صلی اللہ علہ وآلہ وسلم نے نماز کی بہت تلقین فرمائی ہے اور نہ پڑھنے والے کے لئے وعید ارشاد فرمائی ہے۔

جو شخص پانچ نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بارہ مصیبتوں میں مبتلا فرما دیتا ہے۔

تین دُنیا میں۔

Marfat.com

تین موت کے وقت۔

تین قبر میں۔

اور تین قیامت کے دن۔

بے نمازی کو جن تین مصیبتوں کا سامنا دنیا میں کرنا پڑے گا۔

اُس کے رزق سے برکت اُٹھالی جاتی ہے۔

اُس کے تمام اعمال کو شرف قبولیت نہیں ملتا۔

اُس کے منہ سے بھلائی سلب کر لی جاتی ہے۔

(تنبیہ الغافلین ص ۳۴۵)

حضور کی نماز کا ذِکر

حضرت مُغیرہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علہ وآلہ وسلم اس درجہ نوافل پڑھتے تھے کہ پاؤں پر ورم آجاتا کسی نے عرض کی یارسول اللہ آپ تو بخشے ہوئے ہیں پھر اس قدر مشقت کیوں اُٹھا رہے ہیں آپ نے فرمایا۔

میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(بخاری شریف ج ا ص ۱۵۲)

طویل قیام سُنّت ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اس قدر لمبا قیام کیا کہ میں نے بڑے کام کا ارادہ کر لیا شاگردوں نے پوچھا کس کام کا ارادہ کر لیا تھا تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا بیٹھنے کا۔

(بخاری شریف ج ا ص ۱۵۳)

حضور کی سُنّتیں

حضرت نعمان سالم بن اوس روایت کرتے ہیں کہ ام حبیب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

Marfat.com

کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی رات میں بارہ رکعتوں کی پابندی کرے حق تعالٰی اس کے لئے جنت میں گھر بنادیتے ہیں یہ بارہ رکعتیں سُنت موکدہ کہلاتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں !

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی چار رکعت میرے گھر پڑھتے پھر مسجد میں تشریف لے جاتے اور فرض نماز پڑھاتے اس کے بعد گھر تشریف لاکر دو رکعت پڑھتے۔

مغرب کی نماز پڑھا کر گھر تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھتے اسی طرح عشاء کی نماز کے بعد تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھتے صبح صادق ہونے کے بعد دو رکعت پڑھتے اور نماز فجر کے لئے تشریف لے جاتے۔

(سُنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۷۸)

ان سنتوں کے علاوہ چار سنتیں عشاء سے قبل ہیں مگر غیر مؤکدہ ہیں اور چار رکعت عصر سے قبل ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ! کہ اللہ اس شخص پر رحم کرے جو عصر سے قبل چار رکعت پڑھے۔

(ترمذی شریف ج ۱ ص ۹۶)

آپ کا سُنن و نوافل گھر میں پڑھنا

قارئین محترم ! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نوافل اور سُنن گھر اور مسجد دونوں جگہ پڑھنا ثابت ہے۔

حضرت عبداللہ بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! کہ تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے مگر فرائض کے علاوہ اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔

(شمائل ترمذی خصائل نبوی ص ۱۱۷)

وتر اور تہجّد

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کے بعد وتر پڑھتے اور فرماتے تھے جس کو خوف ہو کہ تہجد

میں آنکھ نہیں کھلے گی تو وتر پڑھ کر سوئے۔

(مسلم شریف ج ۱ ص ۲۵۸)

آپ کا معمول اشراق اور چاشت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ آدمی کے تین سو ساٹھ جوڑوں میں ہے ہر ایک پر روزانہ ایک صدقہ لازم ہے اور چاشت کے وقت کی دو رکعت آدمی کے جوڑوں کی طرف سے صدقہ ہے۔

(ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۱۸۲۔ خصائل مصطفےٰ ص ۱۱۸)

اشراق پڑھ کر لوٹنا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ تشریف فرما رہتے اور جب سورج طلوع ہو جاتا تو نماز پڑھ کر لوٹتے۔

(ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۱۸۳)

گُناہوں کی معافی

حضور رسالتماٰب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ! جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی جگہ بیٹھا رہے اور بے کار بات نہ کرے یہاں تک کہ دو رکعت اشراق پڑھے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۱۱۸۔ خصائص مصطفےٰ ۱۱۸)

نماز سے مُشکلات دُور ہوتی ہیں

قارئین محترم ! جب مصائب گھیر لیں جب تنگی آجائے جب مُشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں ایسے وقت میں اپنے رب کو یاد کرنا سنت انبیاء ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے !

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ

Marfat.com

الصّٰبِرِيْنَ﴿۱۵۳﴾

ترجمہ ! اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! حدیث شریف میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی سخت مہم پیش آتی نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز سے مدد چاہنے میں نماز استسقا وصلوۃ حاجت داخل ہے۔

جب مصائب آجائیں جب دَرد وآلام کے گھٹاٹوپ اندھیرے چھاجائیں تو گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ نماز میں مصروف ہوجانا چاہیے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی سخت اَمر پیش آتا تو آپ نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

مُشکلات میں نماز کی طرف متوجہ ہونا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنت مبارکہ ہے۔

اللہ کی رحمت کی طلب ہو تو نماز پڑھو۔

اللہ تعالیٰ کی اِمداد واعانت کی ضرورت ہو تو نماز پڑھو۔

دین دُنیا کی فلاح چاہتے ہو تو نماز پڑھو۔

سرکار کے معمولات دیکھیں جب آندھی چلتی تو مسجد کا رُخ کر لیتے جب تک آندھی نہ رُکتی مسجد سے نہ نکلتے۔

جب سورج گرہن ہوتا تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کا یہی معمول تھا کہ ہر پریشانی کے وقت نماز کے لئے مصروف ہو جاتے۔

نماز کیسے ادا کریں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا عَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے کہ اتنے میں ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے واپس ہو کر پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی اور لوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعلیکم السلام کہتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ حتی کہ تین دفع ایسے ہی کیا تو آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول برحق بنایا ہے کہ میں اس طریقہ کے علاوہ مزید کسی چیز سے ناواقف ہوں، براہ کرم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے سکھلایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اور پھر جتنا قرآن تم بآسانی پڑھ سکتے ہو وہ پڑھو، اس کے بعد اطمینان سے

Marfat.com

رکوع کرو اور پھر با آرام بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، اس کے بعد باطمینان سجدہ کرو اور پھر باطمینان قعدہ میں بیٹھو اور اسی طرح اپنی پوری نماز میں کیا کرو۔

باجماعت نماز پڑھنے کے مُتعلّق احادیث

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب بھی بتادیا کہ تنہا نماز سے باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب ۲۷ درجہ زائد ہے۔

عن بن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع و عشرین درجۃ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلی نماز پر ستائس درجے افضل ہے

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۴)

دوزخ سے آزادی

پیارے اسلامی بھائیو! جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے شخص کو دوزخ سے آزادی کا پروانہ مل جاتا ہے منافق چالیس دن تک متواتر نماز ادا کر کے تکبیر اولیٰ نہیں پا سکتا۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۵۵)

عشاء اور فجر باجماعت نماز پڑھنا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص عشاء کی نماز باجماعت پڑھے اس کو نصف رات کے قیام کا ثواب مل سکتا ہے عشاء اور فجر باجماعت پڑھے اس کو ساری رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔

(ابن ماجہ مشکوٰۃ ص ۹۷)

Marfat.com

جماعت سے دُور رہنے والے کے لئے وعید

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز سے پیچھے نہیں رہتا مگر کھلا منافق اور بیمار شخص کو لایا جاتا ہے جسے دو آدمیوں نے سہارا دیا ہوتا تھا اسے صف میں کھڑا کیا جاتا۔

(مشکوۃ ص ۹۷)

رفع یدین نہ کرو

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ قَالَ اَنَسٌ رضی الله عنه فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ، وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا، ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَاِذَا قَالَ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)، فَقُوْلُوْا (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دایاں پہلو مبارک زخمی ہو گیا سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیر کر فرمایا: امام تو بنایا ہی اس لیے جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو

Marfat.com

اور جب وہ (سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) کہے تو تم (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) کہو۔"

(مسلم شریف ج ۱ ص 308) (نسائی شریف ج ۲ ص 98)

برادرانِ اسلام! بعض لوگ بار بار رفع یدین کرتے ہیں لیکن حنفیہ کے نزدیک وہ احادیث راجح ہیں جن میں بار بار رفع یدین نہیں بلکہ نماز کے آغاز میں رفع یدین ضروری ہے۔

امام کی پیروی کرو

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه اَنَّهٗ قَالَ: خَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ، فَصَلّٰی لَنَا قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ (اَوْ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ) لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا قَالَ: (سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)، فَقُوْلُوْا (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے تو خراش آگئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی، پھر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ (سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) کہے تو تم (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔"

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۹۴) (ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۱۶۴)

رکوع و سجود مکمل کرو

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه

وآلہ وسلم قَالَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي (وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي) اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رکوع اور سجدے پورے کیا کرو، خدا کی قسم! میں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھتا ہوں (اور کبھی فرمایا: پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں) جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو۔''

(بخاری ج ۱ ص ۲۵۹) (مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۳۰)

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: اَلَا اُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قَالَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً

''حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں؟ راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے نماز پڑھائی اور ایک مرتبہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے۔''

(نسائی شریف ج ۱ ص ۲۹۷)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رفع یدین ایک مرتبہ کرنا چاہیے بار بار رفع یدین ضروری نہیں لیکن اگر کوئی دوسرے فقہا کا مقلد رفع یدین کرتا ہے تو اس پر طعن نہیں کر سکتے۔

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے، اور پھر ایسا نہ کرتے۔''

(ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۲۸۷)

الحمد للہ احناف کا عمل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کے مطابق ہے ہم نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے ہیں بعد میں نہیں کرتے۔

Marfat.com

امام کے پیچھے قرأت نہ کرو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم : مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا ہی اس کا پڑھنا ہے۔''

(طبرانی فی المعجم الاوسط ج ۸ ص ۴۳) (موطا امام محمد ج ۱ ص ۹۶)

اسی حدیث سے فقہاء احناف اسناد کرتے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے سُورہ فاتحہ شریف نہ پڑھے کیونکہ امام کی قرأت ہی مُقتدی کی قرأت ہے جولوگ سُورہ فاتحہ کے بغیر نماز کو مکمل نہیں سمجھتے اُنھیں اس حدیث مبارکہ پر غور کرنا چاہیے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم بِالنَّاسِ، فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ : أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ صلی الله علیه وآله وسلم مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، تو ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے قراءت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: تم میں سے کس نے میرے پیچھے قراءت کی تھی؟ (لوگ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کے ڈر سے خاموش رہے، یہاں تک کہ) تین بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتکرار یہی استفسار فرمایا۔ آخر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی

قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔"

(مسند امام اعظم ص ۶۱)

بلند آواز سے آمین نہ کہنے کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اِذَا قَالَ الاِمَامُ (غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ. فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب امام (غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ) کہے تو تم کہو آمین۔ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔"

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۳۴۰) (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۱۷)

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَرَاَ (غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ) فَقَالَ: (اٰمِیْنَ)، وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ

"حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ) پڑھا تو کہا: آمین۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آمین کی آواز کو پست کیا۔"

(ترمذی شریف ج ۱ ص ۲۸۹) (مستدرک حاکم ج ۲ ص ۲۵۳)

آمین کو بلند آواز سے نہیں بلکہ پست آواز سے کہنا چاہیے اس لئے کہ یہ عمل فرشتوں کے موافق ہے۔

نمازِ تراویح اور اس کی تعدادِ رکعات

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رضی الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم صَلّٰی ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَلَمَّا اَصْبَحَ، قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّي خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں (نفل) نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگلی رات نماز پڑھی تو اور زیادہ لوگ جمع ہو گئے پھر تیسری یا چوتھی رات بھی اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس (نماز پڑھانے کے لئے) آنے سے صرف اس اندیشہ نے روکا کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔

(بخاری شریف ج۱ ص ۳۸۰) (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۴۳)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمّت کی تنگی گوارہ نہیں فرماتے اس لئے آپ نے صلوٰۃ التراویح کو مسلسل ادا نہ فرمایا کہ کہیں یہ اُمت پر فرض نہ ہو جائے اور پھر لوگ اس بابرکت عمل سے رُک نہ جائیں صلوٰۃ التراویح ادا کرنا نہایت افضل عمل ہے ہمیں اللہ کی خوشنودی و رضا کے لئے صلوٰۃ والتراویح ادا کرنا چاہیے۔

رمضان میں قیام کی فضیلت

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ! اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں قیام رمضان (تراویح) کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ (ترغیب کے لئے) فرماتے کہ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ قیام

کرتا ہے تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک تک قیام رمضان کی یہی صورت برقرار رہی اور یہی صُورت خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے اوائل دور تک جاری رہی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کر دیا اور وہ انہیں نمازِ (تراویح) پڑھایا کرتے تھے لہٰذا یہ وہ ابتدائی زمانہ ہے جب لوگ نمازِ تراویح کے لئے (باجماعت) اکٹھے ہوتے تھے۔

صحابہ بیس رکعت تراویح پڑھتے

وقال الامام ابوعیسی الترمذی فی سننہ وَاَکْثَرُ اَھْلِ الْعِلْمِ عَلٰی مَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِیٍّ رضی اللہ عنہما وَغَیْرِھِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً. وَھُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِیِّ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَھٰکَذَا اَدْرَکْتُ بِبَلَدِنَا بِمَکَّۃَ یُصَلُّوْنَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً

امام ابوعیسیٰ ترمذی رضی اللہ عنہ نے اپنی سنن میں فرمایا! اکثر اہلِ علم کا مذہب بیس رکعت تراویح ہے جو کہ حضرت علی، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر اصحاب سے مروی ہے اور یہی (کبار تابعین) سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہم کا قول ہے اور امام شافعی نے فرمایا! میں نے اپنے شہر مکہ میں (اہلِ علم کو) بیس رکعت تراویح پڑھتے پایا۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۱۶۹)

بیس رکعت تراویح سُنّتِ مؤکدہ ہیں مسجد میں صلوٰۃ التراویح ادا کرنا سُنّتِ کفایہ ہے تراویح جماعت کے ساتھ گھر میں پڑھی جائیں تو جماعت کا جواب مل جائے گا نابالغ کے پیچھے سُنت مؤکدہ ادا نہیں ہوتی۔

Marfat.com

جُمعۃ المُبارک اور سُنّت مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نمازِ جمعہ کو یہ خصوصیت اور فضیلت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں صرف نمازِ جمعہ کی اذان کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ جب جمعہ کی اذان دی جائے تو نماز کے لیے حاضر ہوں۔

ارشاد فرمایا !

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ

”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ ونماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید وفروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو

(سورۃ الجمعہ آیت ٦٢)

جمعہ کے فضائل

قارئین محترم! دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں جن کے باجماعت پڑھنے کا حکم ہے ان کے علاوہ سنتیں اور نوافل جماعت کے علاوہ پڑھے جاتے ہیں۔

پانچ فرض نمازوں کے علاوہ چند نمازیں اور ہیں جو صرف اجتماعی طور پر ہی ادا کی جاتی ہیں اور وہ اپنی مخصوص نوعیت کی وجہ سے اُمّتِ محمدیہ کا شعار ہیں، ان نمازوں میں سے ایک نماز جمعہ ہے جو جمعہ کے دن ظہر کے وقت ادا کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ عید الفطر کی نماز باجماعت شوال المکرم کی پہلی تاریخ کو ادا کی جاتی ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز دس ذی الحج کو سال میں ایک دفعہ ادا کی جاتی ہے۔

پہلی نمازِ جمعہ

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ مُنوّرہ میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف حکم نامہ لکھا۔

اور تمہیں دیکھنا چاہیے کہ یہودی زبور کی تلاوت بآواز بلند کس دن کرتے ہیں اسی دن تم اپنی عورتوں اور بچوں کو جمع کرو اور جمعہ کا دن دن ڈھلے سب مل کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۳۶۵۔ فضائل جمعہ ص ۸)

جُمعہ کا دن

قارئین محترم ! دوسرے مذاہب میں بھی اجتماعی عبادت کے لئے دن متعین تھے اہلِ اسلام کو ہفتہ وار عبادت کے لئے جمعۃ المبارک کا دن اللہ تبارک وتعالیٰ نے عطا فرمایا۔

مگر اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو ایک عظیم علم سے سرفراز فرمایا یعنی انہوں نے یہ بات سمجھ لیا کہ سب سے بہترین دن، جمعہ کا دن ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ نے اولاً صحابہ پر کھولی، ان کو جمعہ کی فضیلت الہام فرمائی، چنانچہ ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ میں صحابہ نے سب سے پہلے اجتہاد سے جمعہ قائم فرمایا،

> حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے تھے تو حضرت اسعد بن زرراہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کرتے تھے، ان کے صاحبزادے عبدالرحمن نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ حضرت اسعد ہی نے سب سے پہلے مسلمانوں کو جمع کر کے فلاں مقام میں جمعہ قائم کیا ہے؛ جبکہ مدینہ میں مسلمانوں کی تعداد کل چالیس تھی۔

(ابوداؤد شریف، باب الجمعۃ فی القری، حدیث نمبر: ۹۰۳)

جُمعہ کا آغاز

حضرت اسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ ایک بلند پایہ صحابی ہیں، مدینہ میں اسلام کی اشاعت

Marfat.com

میں ان کی مساعی جمیلہ کا بڑا حصہ ہے، ان کی وفات ہجرت کے بعد جلدی ہوگئی ہے اس لیے تاریخ اسلامی میں گمنام ہیں، انہوں نے ایک مرتبہ مسلمانوں کو مدینہ سے باہر ایک باغ میں جمع کیا، تاکہ پتہ چلے کہ مسلمانوں کی تعداد کتنی ہے؟ اور وہ کس حال میں ہیں؟ جب سب حضرات جمع ہوئے تو مسلمانوں کی تعداد توقع سے زیادہ تھی، سب ایک دوسرے سے مل کر خوش ہوئے،

حضرت اسعد رضی اللہ عنہ نے ایک بکرا ذبح کر کے سب کی دعوت کی، اتفاق سے یہ جمعہ کا دن تھا، کھانا کھا کر سب نے جماعت نے دوگانہ شکر ادا کیا اور مشورہ ہوا کہ آئندہ بھی ہفتہ میں ایک بار جمع ہونا چاہئے، تاکہ ایک دوسرے کے احوال کا پتہ چلے، پھر یہ بات زیر غور آئی کہ کس دن جمع ہونا چاہئے؟ سب نے جمعہ کے دن کی رائے دی اور وجہ یہ بیان کی ہم اہل کتاب سے پیچھے کیوں رہیں، دین کے کاموں میں ہمیں ان سے ایک دن آگے رہنا چاہئے، اس طرح جمعہ کے دن کا انتخاب عمل میں آیا۔

جُمعہ میں خَیر ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبریل میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں سفید آئینہ جیسی کوئی چیز تھی، اس میں ایک سیاہ نقطہ تھا، میں نے پوچھا جبرئیل! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ جمعہ ہے، میں نے پوچھا جمعہ کیا ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اس میں خیر ہے،

(مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر ۵۵۶۰)

سب سے برتر دِن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

ان سارے دنوں میں جن میں آفتاب نکلتا ہے (ہفتہ کے سات دنوں میں) سب سے بہتر اور برتر جُمعہ کا دن ہے، جُمعہ ہی کے دن آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے پیدا کیا اور جمعہ ہی کے دن وہ جنّت میں داخل کئے گئے اور جمعہ ہی کے دن وہ جنت سے باہر کر کے اس دُنیا میں بھیجے گئے (جہاں ان سے نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا) اور قیامت بھی خاص جمعہ ہی کے دن قائم

Marfat.com

ہوگی۔

(مسلم شریف باب یوم الجمعہ حدیث ۱۴۱۱)

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا !

جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اگر کسی مسلمان بندے کو حسن اتفاق سے خاص اس گھڑی میں خیر اور بھلائی کی کوئی چیز اللہ تعالی سے مانگنے کی توفیق مل جائے تو اللہ تعالی اس کو عطا ہی فرما دیتا ہے۔

(مسلم شریف حدیث ۱۴۰۷)

برادرانِ اسلام! جس طرح پورے سال میں رحمت وقبولیت کی ایک خاص رات (شب قدر) رکھی گئی ہے جس میں کسی بندے کو اگر توبہ واستغفار اور دعا نصیب ہو جائے تو اس کی بڑی خوش نصیبی ہے اور اللہ تعالی سے قبولیت کی خاص توقع ہے اسی طرح ہر ہفتے میں بھی جمعہ کے دن رحمت وقبولیت کی ایک خاص گھڑی ہوتی ہے اگر اس میں بندے کو اللہ تعالی سے دعا کرنا اور مانگنا نصیب ہو جائے تو اللہ تعالی کے کرم سے قبولیت کی امید ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام اور کعب بن احبار رضی اللہ عنہ دونوں سے نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن کی اس ساعت اجابت کا ذکر تورات میں بھی ہے اور معلوم ہے کہ یہ دونوں حضرات تورات اور کتب سابقہ کے بہت بڑے عالم تھے۔

(ابوداؤد شریف حدیث ۸۸۲)

معلوم ہوا کتب سابقہ میں بھی جمعۃ المبارک کی فضیلت کا اعلان موجود تھا یقیناً یہ دن اللہ تعالی کے نزدیک پسندیدہ دن ہے ہمیں چاہیے کہ اس کی مبارک ساعتوں میں زیادہ سے زیادہ ذکر و درود شریف کے ذریعہ اللہ کی خاص نعمتیں حاصل کریں۔

جمعہ کن کن پر فرض ہے

جمعہ کی نماز ہر مسلمان عاقل، بالغ، آزاد، مرد اور غیر معذور پر فرض ہے البتہ اس فرضیت

Marfat.com

سے چار قسم کے آدمی مستثنیٰ ہیں (۱) وہ غلام جو کسی کا مملوک ہو (۲) عورت (۳) ایسا بچہ جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو (۴) بیمار و معذور البتہ یہ لوگ بھی جمعہ کی نماز پڑھ لیں تو ظہر کی نماز ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی اور جمعہ صحیح ہو جائے گی۔

جن لوگوں پر جمعہ فرض ہے ان لوگوں کے لیے اس کی سعی کرنا یعنی اس کو ادا کرنے کی کوشش کرنا واجب ہے۔

(ابوداؤد شریف حدیث نمبر ۹۰۱)

جُمعہ پڑھنے سے گُناہ مُعاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

"جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا، پھر جمعہ پڑھنے آیا اور خاموشی سے خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ سے لے کر گزشتہ جمعہ تک اور تین دن زائد کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"

(صحیح مسلم کتاب الجمعہ ج ۲ ص ۵۸۷)

برادرانِ اسلام ! کس قدر مختصر عمل سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو معاف فرما رہا ہے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو جمعۃ المبارک کی ان عظیم گھڑیوں کو ضائع کرتے ہیں اور بخشش و مغفرت کے اس عظیم موقع کو گنوا کر اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں اس لئے کہ جمعۃ المبارک ادا کرنے سے راضی ہونے والا رب اُس کی ادائیگی سے رُکنے والے کے لئے غضب ناک ہوتا ہے۔

جُمعہ کی نماز کے لئے پہلے آنا چاہیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

"جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے آنے والے کو لکھتے رہتے ہیں۔ جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں اور جب امام (خطبہ کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آ کر

Marfat.com

خطبہ سنتے ہیں۔ جلدی آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اونٹ صدقہ کرتا ہے، اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو ایک گائے صدقہ کرتا ہے۔ اس کے بعد والا اس شخص کی مثل ہے جو مینڈھا صدقہ کرے پھر اس کی مثل ہے جو مرغی صدقہ کرے پھر اس کی مثل ہے جو انڈہ صدقہ کرے۔"

(صحیح مسلم کتاب الجمعہ ج ۲ ص ۵۸۷)

جمعۃ المبارک کے لئے پہلے آنا بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے اس لئے کوشش کر کے پہلے آنا چاہیے لیکن آج کل عام طور پر تاخیر سے آنا فیشن بن چکا ہے اور بہت سے لوگ جمعہ کی دوسری اذان کے بعد مسجد میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں نماز جمعہ کے لئے جلد آ کر اپنی رحمتیں سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جُمعہ کا خُطبہ سُننے کا ثواب

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"جس نے جُمعہ کے دن غسل کیا اور جلدی (مسجد) میں حاضر ہوا اور امام کے قریب ہو کر خاموشی کے ساتھ غور سے خطبہ سنا تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ہے۔"

(جامع ترمذی باب الجمعہ ج ۱ ص ۵۰۵)

قارئین محترم ! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جُمعۃ المبارک کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو جُمعہ کی حقیقت کیا ہے آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔

هو اليوم الذی جمع فيه ابو کم

یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے باپ کے تخلیقی (مادہ کو) جمع کیا گیا۔

(تفسیر مظہری ج ۹ ص ۲۷۸)

Marfat.com

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے !

وفیہ اکمل جمیع الخلائق

اور اسی دن میں تمام مخلوق مکمل ہوئی۔

نمازِ جُمعہ کی فرضیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلا جمعہ سنہ ۱/ ھجری میں ادا فرمایا ہے؛ چنانچہ ابن اسحاق کے بیان کے مطابق ہجرت کے موقع سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لاتے ہوئے پیر، منگل اور چہار شنبہ کو قبا میں قیام فرمایا، جمعرات کو مسجد قبا کی بنیاد رکھی اور جمعہ کو وہاں سے روانہ ہوئے اور بنو سالم کے محلہ میں جمعہ کی نماز ادا فرمائی جبکہ ابھی مسجد نبوی کی بنیاد بھی نہیں پڑھی تھی

(ابو داؤد، باب الجمعہ فی القری، حدیث نمبر ۹۰۳)

سب سے پہلے مصعب نے جُمعہ پڑھایا

اول من جمع مصعب حتی قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے پہلے مصعب نے جمعہ پڑھایا اور یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔

(تفسیر مظہری ج ۹ ص ۲۷۹ ۔ فضائل جمعہ ص ۹)

نمازِ جُمعہ کے بعد کھانا کھلایا

تفسیر روح المعانی میں ہے جب مسلمانوں کا جُمعہ کے دن اجتماع ہوا تو حضرت سعد بن زرراہ رضی اللہ عنہ نے نمازیوں کے لئے بکری ذبح کی جسے ان سب نے صبح وشام کھایا۔

(تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۵۲۴ ۔ فضائل جمعہ ص ۱۵)

اذانِ جُمعہ

حضور کے ظاہری زمانہ میں صرف ایک ہی اذان تھی۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں بھی ایک ہی اذان تھی۔

حضرت عمر فاروق کے زمانہ میں بھی ایک ہی اذان تھی۔

حضرت عثمان غنی کے دور میں لوگوں کی کثرت ہوگئی تو آپ نے ایک اور اذان بڑھا دی۔

اذان جمعہ سُن کر فاسعوا الٰی ذکر اللہ پس اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ جاؤ۔

ذکر اللہ سے مُراد خُطبہ جمعہ ہے۔

خطبہ میں ذکر رسول کیا جائے خطبہ میں آپ کے اہل بیت کا ذکر خلفائے راشدین کا ذکر۔ مومنین کو پند و نصائح کئے جائیں اللہ کے احکام بتائے جائیں اور خوفِ خُدا کی تلقین کی جائے۔

نماز جمعہ کے بعد زمین پر پھیل جانے کا حکم ہے۔ نماز کی وجہ سے جس کاروبار سے منع کیا گیا تھا اس کی اجازت ہو جاتی ہے۔

نماز کے بعد کسب حلال کی طلب و تلاش ایک فریضہ ہے۔ لیکن بعض جگہ پر لوگ مُطلقاً کاروبار بند رکھتے ہیں حالانکہ یہ چھٹی محض جماعت جماعت جمعہ تک ہونی چاہیے بعد ازاں کاروبار کرنا اللہ کا فضل حاصل کرنے کے مترادف ہے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعۃ المبارک کی بڑی فضیلت بیان کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

جُمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے۔

جُمعہ کا دن اللہ کے نزدیک عظمت والا ہے۔

جُمعہ کا دن عید الفطر اور عید الضحیٰ سے افضل ہے۔

جُمعہ کی پانچ خصوصیتیں ہیں۔

اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔

اللہ نے اس دن آپ کو آسمان سے زمین پر اُتارا۔

اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی۔

اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں اللہ سب کچھ عطا فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ حرام چیز کا سوال نہ کرے۔

Marfat.com

اسی دن قیامت بپا ہوگی اور آسمان زمین میں کوئی مقرب فرشتہ پہاڑ سمندر اور ہوائیں ایسی نہیں کہ وہ جمعہ کے دن سے ڈرتے نہ ہوں۔

(مشکوٰۃ شریف باب الجمعہ ص ۱۲۰)

پیارے بھائیو ! اس عظمت والے دن اللہ سے بخشش و مغفرت طلب کرتے رہنا چاہیے اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنا چاہیے اِس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خصوصی رحمت نازل فرماتا ہے اِس لئے ان مبارک ساعتوں میں اللہ تعالیٰ سے سب حلال چیزوں کا سوال کرنا چاہیے اللہ کے محبوب کی احادیث سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اس دن اللہ اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرماتا ہے۔

جُمعۃ المبارک کے اعمالِ سُنّت

غسل کرنا اور جہاں تک ہو سکے صفائی کا خوب خیال رکھنا،

اچھے کپڑے پہننا،

تیل اور خوشبو لگانا،

مسواک کرنا،

ناخن کاٹنا،

زیرِ ناف، مونچھ اور بغل کے بال صاف کرنا،

نماز جمعہ کے لیے جلدی جانا اور مسجد میں پہنچ کر بیٹھے ہوئے لوگوں کو پھلانگ کر نہ جانا،

نمازِ جمعہ اول وقت میں پڑھنا،

امام کے قریب بیٹھنا،

امام کے لیے جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری میں "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھنا،

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ الم سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۂ دھر پڑھنا،

والدین کے قبر کی زیارت کرنا،

نماز سے قبل اور بعد کی تمام سنن و نوافل ادا کرنا،

سورہ کہف پڑھنا،

Marfat.com

درود شریف کی کثرت کرنا،

جُمعہ کے خُطبہ کی سُنّتیں

خطیب کا پاکی کی حالت میں ہونا یعنی بے وضو یا جنبی نہ ہونا،

خطبہ منبر پر کھڑے ہو کر دینا،

خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر بیٹھنا،

لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دینا،

جب خطیب منبر پر بیٹھ جائے تو مؤذّن ان کے سامنے کھڑے ہو کر اذان دینا،

دو خطبوں کا ہونا اور پہلا خطبہ پانچ چیزوں خدا کی حمد اور اس کی تعریف ،کلمہ شہادت، درود شریف، لوگوں کو وعظ و نصیحت اور قرآنی آیت پر مشتمل ہو اور دوسرا خطبہ اللہ کی حمد و ثناء درود شریف سارے مومنین و مومنات کے لیے مغفرت کی دعا، نعمتوں کو جاری کرنے ،مصائب کو دور کرنے ،دشمنوں کے خلاف مدد کرنے ،امراض سے شفا کے طلب اور استغفار پر مشتمل ہونا،

دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا،

خطبہ اتنی بلند آواز سے دینا کہ لوگوں کو سنائی دے،

خطبہ کو زیادہ لمبا نہ کرنا۔

جُمعہ کے دن کثرتِ دُرود کا ثبوت

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ؛ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جُمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے تک اس کا دُرود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اور (یارسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی (اسی طرح پیش کیا جائے گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیھم السلام کے جسموں کا کھانا

(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۲۴)

الحمد للہ ہم نے درود شریف کے فضائل میں ایک جامع کتاب تالیف کی ہے جس کا نام ''عظمت درود شریف'' ہے اس کتاب میں جمعۃ المبارک کے دن درودِ پاک پڑھنے کے بارے میں بہت سے حوالہ جات جمع کر دیئے ہیں اہلِ ذوق اس خوبصورت کتاب کو پڑھیں اور احباب کو تحفہ میں پیش کریں۔

اللہ کے فضل و کرم اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین پاک کے تصدّق پوری دنیا درودِ پاک کی محافل کا انعقاد کرنے کی سعی کی جارہی ہے اور اس مقصد کے لئے پاکستان میں درود محل شریف کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں پوری دنیا سے دُرود پاک کا نذرانہ جمع کیا جاتا ہے اور خصوصی محفل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

برکاتِ جمعۃ المبارک

پیارے اسلامی بھائیو ! یہ دن اللہ کو بہت ہی محبوب ہے۔

جمعۃ المبارک کے دن برکت اور رحمت کے فرشتے اُترتے ہیں۔

جمعۃ المبارک کے دن گھروں میں فرشتے مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔

جمعۃ المبارک کے دن فرشتے مومنین کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

Marfat.com

جمعۃ المبارک میں پڑھے گئے درود شریف کو حضور خود سماعت فرماتے ہیں۔

جمعۃ المبارک کے دن عبادت کرنے والے کو بے حد و بے حساب ثواب ملتا ہے۔

جمعۃ المبارک کے دن عبادت کرنے سے قسمت کا ستارا چمک جاتا ہے۔

جمعۃ المبارک کے دن عبادت کرنے سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔

جمعۃ المبارک کے دن فوت ہونے والے کو فتنۂ قبر سے محفوظ فرما دیا جاتا ہے۔

جمعۃ المبارک کے دن فوت ہونے والے کی موت شہادت کی موت ہے۔

روشن دِن روشن رات

قارئین محترم ! جُمعۃ المبارک کی بڑی ہی عظمت و فضیلت ہے حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جمعہ کی رات روشن اور جمعہ کا دن روشن دن ہے

(مشکوۃ شریف ص ۱۲۱)

پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانِ عالی شان کی روشنی میں واضح ہوا کہ حضور نے اس کی رات کو روشن رات اور دن کو روشن دن قرار دیا ہے۔

جمعہ کا دِن اور رات ہیں روشن
اس کے سب اُوقات ہیں روشن

جُمعہ عید کا دِن ہے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ! یہ آیت مبارکہ !

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۚ

(سورہ مائدہ آیت ۳)

تلاوت کی تو اس وقت میرے پاس ایک یہودی موجود تھا تو اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوئی تو ہم اس دن عید مناتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ! کہ یہ آیت ہماری دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ہے ایک جمعہ کا دن تھا اور دوسرا عُرفہ یعنی ۹ ذوالحج کا۔

جمعے دا دان مقصود دناں چوں افضل رب فرمایا
اس دن رہندا مومن اُتے رب دے کرم دا سایا

جُمعہ کی نماز چھوڑنے والوں کے لئے وعید

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ہم نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ برسر منبر فرمارہے تھے جمعہ چھوڑنے والے لوگ یا تو اپنی اس حرکت سے باز آئیں یا یہ ہوگا کہ ان کے اس گناہ کی سزا میں اللہ تعالی ان کے دلوں پر مہر لگا دیگا پھر وہ غافلوں ہی میں سے ہو جائیں گے (اور اِصلاح کی توفیق سے محروم کردیئے جائیں گے)

(مسلم شریف حدیث نمبر ۱۴۳۲)

حضرت ابوالجعد ضمری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو آدمی بلا عُذر تین جُمعہ تساہل وغفلت سے چھوڑ دیگا تو اللہ تعالی اس کے دل پر مُہر لگا دے گا (پھر وہ نیک عمل کی توفیق سے محروم ہی رہے گا)۔

(ابوداؤ شریف حدیث نمبر ۸۸۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر کسی مجبوری کے جمعہ کی نماز چھوڑے گا اور وہ اللہ کے اس دفتر میں جس میں کوئی رد وبدل نہیں ہوسکتا منافق لکھا جائیگا اور بعض روایات میں تین دفعہ چھوڑنے کا ذکر ہے۔

(مسند امام شافعی ج ا ص ۲۸۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

لوگ جُمعہ کی نماز چھوڑنے سے باز آجائیں نہیں تو اللہ تعالی ان کے دلوں پر مہر لگا دیگا، پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائینگے

(صحیح مسلم ۸۶۵)

Marfat.com

جُمعہ کو ہلکی چیز سمجھ کر ترک کرنا

من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ

"جس شخص نے تین جمعے محض سستی کی وجہ سے، ان کو ہلکی چیز سمجھتے ہوئے چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دِل پر مہر لگا دیں گے۔"

(مشکوۃ ص ۱۲۱)

جُمعہ چھوڑنے سے باز آ جاؤ

لینتھین اقوام عن ودعھم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین

"لوگوں کو جمعوں کے چھوڑنے سے باز آ جانا چاہئے، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دِلوں پر مہر کر دیں گے، پھر وہ غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔

(رواہ مسلم، مشکوۃ ص: ۱۲۱)

تارکِ جُمعہ مُنافق لِکھ دیا جاتا ہے

"من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقا فی کتاب لا یمحٰی ولا یبدل

"جس شخص نے بغیر ضرورت اور عذر کے جمعہ چھوڑ دیا اس کو منافق لکھ دیا جاتا ہے، ایسی کتاب میں جو نہ مٹائی جاتی ہے، نہ تبدیل کی جاتی ہے۔"

(رواہ الشافعی، مشکوۃ ص: ۱۲۱)

جُمعہ چھوڑنا اِسلام پسِ پُشت پھینکنا ہے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے!

من ترک الجمعۃ ثلاث جمعات متوالیات فقد نبذ

الاسلام وراء ظهرہ

"جس شخص نے تین جمعے پے در پے چھوڑ دیئے، اس نے اسلام کو پسِ پشت پھینک دیا۔"

(مجمع الزوائد ج:۲ ص:۱۹۳)

برادرانِ اسلام! ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعۃ المبارک کا ترک کر دینا بدترین گناہِ کبیرہ ہے، اس سستی کی وجہ سے دِل پر مہر لگ جاتی ہے، اور اس میں خیر کو قبول کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی ایسے شخص کا شمار منافقوں میں ہوتا ہے جو کہ ظاہر میں تو مسلمان ہے مگر اُس کے قلب میں ایمان کی حلاوت نہیں ہے ایسے شخص کو اس گناہِ کبیرہ سے توبہ کرنی چاہئے اور نماز جمعہ کے لئے اہتمام سے آنا چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جُمعہ کے دن نماز کے لئے مسجدوں کا رُخ ضرور کرو۔

جُمعہ کے دن نمازِ جُمعہ کا خاص اہتمام کرو۔

جُمعہ کے دن اذانِ جمعہ کے ساتھ اپنے دیگر کاموں کو ترک کر دو۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی واضح احادیث کے باوجود اگر کوئی شخص جُمعۃ المبارک ترک کرتا ہے تو جہنم کا ڈر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جمعہ کے تارک کا نام منافقوں میں لکھا جائے گا اور اسے ایسی کتاب میں لکھا جاتا ہے جسے تبدیل نہیں کیا جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جب جمعہ میں نیند آنے لگے تو جگہ بدل لو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! نماز جُمعہ کے لئے امام کے قریب بیٹھو۔

(مشکوٰۃ شریف)

جُمعۃ المُبارک دیگر سُنّت اَعمال

پیارے اسلامی بھائیو! جمعۃ المبار میں غسل کر کے جانا سُنت ہے۔

جمعۃ المبارک میں سیاہ عمامہ باندھنا سُنت ہے۔

جمعۃ المبارک میں خوشبو لگانا سنت ہے۔

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا!

جو شخص اللہ اور قیامت کے روز پر ایمان رکھتا ہے اس پر نماز جمعہ کا ادا کرنا واجب ہے مگر مریض مسافر عورت بچہ اور غلام اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(دار قطنی ہدی للمتقین ص ۸۴)

خُوشبو لگانا اور غُسل کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جُمعہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو ایک آدمی آیا حضرت عمر نے فرمایا کیا تم نماز سے روک لئے جاتے ہو اس شخص نے جواباً عرض کیا کہ میں نے اذان کی آواز سنی اور وضو کیا حضرت عمر نے درمیان میں ہی پُوچھ لیا کہ صرف وضو کیا کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سُنا کہ۔

جب تم میں سے کوئی نماز جُمعہ کے لئے آئے تو چاہئے کہ غسل کرے۔

(سنن ابی داؤد عربی ص ۵۶ فضائل جمعہ ص ۱۵)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا!

غسل یوم الجمعہ واجب علی کل محتلم

جمعہ کے دن ہر بالغ مسلمان پر غسل واجب ہے۔

(سنن ابی داؤد ص ۵۶)

جُمعہ کے دِن غُسل کرنا اور خوشبو لگانا

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

جس نے جُمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہے۔

پھر نماز جمعہ کے لئے آئے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے پھر نماز ادا کرے جب امام

Marfat.com

خطبہ کے لئے نکل آئے اور خاموش رہے تو اس کے جمعہ سے پہلے گزرے ہوئے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے بلکہ مزید تین دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد ص ۵۶)

خوشبو میسر نہ ہو تو؟

پیارے اسلامی بھائیو! حضور خاتم النبین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جمعہ کے روز غسل کریں اور گھر میں خوشبو ہو تو لگائیں اگر خوشبو نہ ہو تو پانی اس کی خوشبو ہے۔

(ترمذی شریف ہدی للمتقین ص ۸۵)

جمعہ کے لئے لباس بنانا

ابنِ ماجہ میں روایت ہے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! کہ تم لوگوں میں سے اگر کوئی جمعہ کی نماز کے لئے کاروباری یا محنت مزدوری کا لباس کے علاوہ ایک دو جوڑے بنائے تو کوئی حرج نہیں۔

(ابن ماجہ شریف۔مشکوٰۃ شریف)

· ان احادیث وروایت سے معلوم ہوا کہ نمازِ جمعۃ المبارک کی کس قدر اہمیت ہے اس دن میں کیئے گئے اعمال عام دنوں میں کئے گئے اعمال کی نسبت حصولِ ثواب کا عظیم ذریعہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم جمعۃ المبارک کی پیاری ساعتوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں سمیٹنے کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں اور اس دن کو عید کے دن کی طرح منائیں اس لئے کہ اسے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عید کا دن قرار دیا ہے۔

جمعۃ المبارک کے دن کثرتِ درودِ پاک سے اپنے گناہوں کو مٹائیں اور اللہ کی رحمتیں سمیٹیں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

خُطبات جُمعہ وعیدین

خُطبہ جُمعہ اُولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ خَیْرُ الْوَرٰی اَ مَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْیَا خُضْرَۃٌ وَّحُلْوَۃٌ وَّ اَنِّیْ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْلَمُوْنَ فَاتَّقُوا اللہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

خُطبہ جُمعہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِنَّ اللہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ صَلَوَاتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ ، خُصُوْصًا عَلٰی اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ اَبِیْ بَکْرِ نِالصِّدِّیْقِ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ وَعُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ وَعَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَالْحَسَنَیْنِ وَعَلٰی سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ وَعَلٰی عَمَّیْہِ الْمُکَرَّمَیْنِ الْحَمْزَۃِ وَ الْعَبَّاسِ وَ عَلٰی کُلِّ مَنِ اخْتَارَہُ اللہُ بِصُحْبَۃِ نَبِیِّہٖ

بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ
رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

Marfat.com

روزہ اور سنّت مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رمضان المبارک برکتوں کا مہینہ ہے اس ماہ مبارک کے روزے ہر مسلمان پر فرض ہیں جو مسلمان اس ماہ مبارک کا احترام کرتے ہیں وہ خوش بخت بھی ہیں اور اللہ کے پسندیدہ بھی اور جو لوگ اس ماہ مبارک کا احترام نہیں کرتے وہ لاتعداد برکات سے محروم بھی رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے دور بھی۔

ہر قوم کے مخصوص شعار ہوتے ہیں اور ہر مذہب وقوم اپنے اپنے انداز میں عبادات کے ذریعے ایک دوسرے سے امتیاز رکھتے ہیں اہل اسلام روزہ، نماز، حج اور زکوۃ کے ذریعے دوسری اقوام سے ممتاز ہیں۔

روزہ اسلام کا رُکن ہے روزے ماہ شعبان ۲ھ میں فرض ہوئے روزے کی فرضیت قطعی ہے۔روزے کا منکر کافر ہے بلا عذر روزہ چھوڑنے والا گنہگار ہے۔

روزہ جسم کی زکوۃ ہے، روزہ بدنی عبادت ہے اور تزکیۂ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ

''ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔''

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۶۱)

روزہ کیا ہے

برادرانِ اسلام ! یہ معلوم ہونا چاہیے کہ روزہ کیا ہے روزہ عربی کے لفظ صوم کا اُردو ترجمہ ہے لفظ صوم کا لغوی معنی رُکنا ہے شریعت مطہرہ میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے رُک جانا روزہ ہے۔

Marfat.com

جہنّم سے دُوری

روزہ ایک مخفی اور خاموش عبادت ہے جو نمود و نمائش سے پاک ہے روزہ دار کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفً

جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال (کی مسافت سے) دور کر دیتا ہے۔

(بخاری شریف ج ۳ ص ۱۰۴۴)

روزہ دار کے لئے جنّت کا دروازہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ. فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن روزہ دار اس میں سے داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اس دروازہ سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا: کہاں ہیں روزہ دار؟ پس وہ کھڑے ہوں گے، ان کے علاوہ اس میں سے کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا، پھر کوئی اور اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔

(بخاری ج ۲ ص ۶۷۱)

Marfat.com

روزہ کی جزا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اللهُ عزوجل كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بنی آدم کا ہر عمل اسی کے لئے ہے سوائے روزہ کے۔ روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ اور روزہ ڈھال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ فحش کلامی کرے اور نہ جھگڑے اور اگر اسے (روزہ دار کو) کوئی گالی دے یا لڑے تو یہ وہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کو مشک سے زیادہ پیاری ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، جن سے اسے فرحت ہوتی ہے: ایک (فرحتِ افطار) جب وہ روزہ افطار کرتا ہے، اور دوسری (فرحتِ دیدار کہ) جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کے باعث خوش ہوگا۔''

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۰۷) (نسائی شریف ج ۴ ص ۲۲۱)

اس حدیث مبارکہ میں مسلمانوں کو بشارت دی گئی ہے کہ روزہ دار کو سب سے عظیم درجہ یہ ملے گا کہ اُسے اللہ کا قرب خاص حاصل ہوگا اللہ تعالیٰ نے روزہ کی جزا اپنی ذات قرار دی ہے اس حدیث میں روزہ دار کی تربیت بھی کی گئی ہے کہ روزہ دار کلام کرتے ہوئے بھی احتیاط کرے کہ روزہ

اُسے پابند کرتا ہے کہ فُحش کلامی نہ کرے ایک دوسرے سے لڑنے سے اجتناب کرے اور گالی کے جواب میں بھی دوسرے شخص کو اس بات سے آگاہ کرے کہ میں اللہ کے حکم کے تابع روزہ سے ہوں اور میں روزہ کے اجر کو لڑ کر ضائع نہیں کر سکتا۔

امتحان بڑا ہو تو درجہ بھی بڑا ملتا ہے روزہ دار اللہ کی رضا کے لئے بھوک پیاس اور خواہشاتِ نفسانیہ کو ترک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے جزائے عظیم عطا فرما دیتا ہے اس لئے روزہ رکھو تو اس بات کا بھی دھیان رہے کہ ہم نے روزہ کو پورے اہتمام سے پورا کرنا ہے۔

روزہ ڈھال ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ الصِّیَامُ جُنَّةٌ، وَحِصْنٌ حَصِیْنٌ مِنَ النَّارِ

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور دوزخ کی آگ سے بچاؤ کے لئے محفوظ قلعہ ہے۔“

(الترغیب والترهیب ج ۲ ص ۵۰)

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ نے ہماری بخشش و مغفرت کے لئے بہت سے آسان اعمال حضور کے وسیلہ سے ہمیں عطا کر دیئے بندہ گناہوں کی وجہ سے جہنم کی آگ کے قریب ہو جاتا ہے لیکن اچھے اعمال کی بدولت دوزخ سے بچ جاتا ہے روزہ بھی ایسے ہی اعمال میں سے ہے جن کی بدولت بندہ جہنم سے بچ سکتا ہے فرمان نبوی ہے۔

روزہ آگ سے بچاتا ہے

وفی روایة عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اِنَّمَا الصِّیَامُ جُنَّةٌ یَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ

”اور ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ

ڈھال ہے اس کے ساتھ بندہ خود کو دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔''

(مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۳۹۶)

روزہ دار کے لئے دو فرحتیں

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطاری کے وقت اور ایک اپنے رب کو ملتے وقت۔

حدیث شریف میں ہے کہ!

وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم يَقُولُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالی نے فرمایا ابن آدم نے ہر عمل اپنے لئے کیا سوائے روزوں کے وہ میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

(بخاری شریف)

حضور کے روزہ کی کیفیّت

قارئین محترم! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفلی روزے اکثر رکھتے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مہینہ میں تو اتنی کثرت سے روزے رکھتے تھے کہ ہم خیال کرتے کہ افطار کا ارادہ نہیں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۶۴)

Marfat.com

روزہ ترک کرنا

ماہِ رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں یہ بہت بڑی عبادت ہے اور رُکن ہے لہٰذا بلا عُذر شرعی روزہ چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے اور بہت بڑی محرومی ہے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! جس نے رمضان کا ایک روزہ بغیر رُخصت کے یا بغیر بیماری کے چھوڑ دیا اب اُس کے متبادل وہ ساری زندگی بھی روزے رکھے تو اس ایک روزے کا بدل نہ ہوں گے۔

(ترمذی شریف ج ۱۱ انتخاب حدیث ص ۵۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ !

جو شخص قصداً بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کے روزہ کو افطار کر دے، غیر رمضان کا روزہ چاہے تمام عمر کے روزے رکھے اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔

(رواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجہ والدارمی والبخاری)

روزہ رکھنے والے کے لئے حکم

قارئین محترم ! حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روزہ دار کو بُری باتیں کرنے۔

فحش کلامی کرنے گالی گلوچ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا جو شخص روزہ رکھ کر بُری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اِس پرواہ نہیں کہ اُس نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔

(بخاری شریف انوار الحدیث ص ۲۳۵)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادِ گرامی کی روشنی میں یہ معلوم ہوا کہ ایسے شخص کا روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہ ہو گا جو بُری باتوں سے نہیں رُکتا۔

برادرانِ اسلام ! روزہ ہمیں بُری باتوں سے روکتا ہے اگر ہم بُرے اعمال سے نہیں رکھتے

Marfat.com

جھوٹ فراڈ فریب، فحش گوئی اور دیگر برے اعمال تو روزہ کا کچھ فائدہ نہیں اس لئے ضروری ہے کہ روزہ رکھیں تو بُری سوسائٹی میں نہ بیٹھیں اور وہ روزہ کی حالت میں بُرے اعمال کریں ہمیں چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ ذکر وفکر میں مصروف رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو سکے۔

مسافروں کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! بیمار اور مسافر پر روزہ اگر چہ فرض نہیں اور وہ دوسرے دنوں میں یہ روزے رکھ سکتے ہیں لیکن آقائے دو عالم نبیٔ غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانتے تھے کہ آئندہ سفر کی سہولتیں بڑھ جائیں گی اِس لئے فرمان ہوا جس شخص کے پاس ایسی سواری ہو جو آرام سے منزل تک پہنچا دے تو اس کو چاہیے کہ روزے رکھے جہاں بھی رمضان آجائے اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں موجودہ ذرائع رسل ورسائل اور سواریاں اس قدر تیز اور آرام دہ ہیں کہ مسافر کی شرعی اصطلاح قائم ہی نہیں ہو سکتی ہاں جن علاقوں میں سفر مشکل اور کٹھن ہے ان کے لئے رُخصت ہے کہ وہ دوسرے دنوں میں روزے پورے کرلیں۔

شوال کے روزے

برادرانِ اسلام ! حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شوال کے چھ روزے رکھتے تھے آپ کا فرمان عالی شان ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ

جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔"

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۲۲) (ترمذی ج ۳ ص ۱۳۲)

شعبان میں روزوں کی کثرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! کہ میں نے شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں آپ کو روزے رکھتے نہیں دیکھا شعبان کے مہینہ میں زیادہ سے زیادہ رکھنے روزے رکھنے مُستحب ہیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ!

لَمْ اَرَكَ تَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ؟ قَالَ ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَ رَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ اِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُرْفَعَ عَمَلِىْ وَاَنَا صَائِمٌ

جس قدر آپ ماہِ شعبان میں (نفلی) روزے رکھتے ہیں اس قدر میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں (نفلی) روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان میں (آتا) ہے اور لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں حالانکہ اس مہینے میں (پورے سال کے) عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں اٹھائے جائیں۔"

(سنن نسائی ج ۴ ص ۲۰۱)

صومِ وصال روزہ

صوم وصال (یعنی پے در پے روزہ رکھنے) سے ممانعت۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع کیا تو ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تو وصال کر لیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم

Marfat.com

میں سے کون میرے برابر ہے؟ میں تو رات کو رہتا ہوں کہ مجھے میرا پروردگار کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ پھر بھی لوگ وصال سے باز نہ آئے، (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی کمال محبت اور اطاعت تھی اور انہوں نے اس نہی کو براہ شفقت سمجھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک روز وصال کیا، پھر دوسرے روز (بھی وصال کیا) پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ وصال کرتا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا زجر و توبیخ کی راہ سے تھا، جب وہ لوگ وصال سے باز نہ رہے)۔

جو لوگ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثلیت کے دعویدار ہیں وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان مقدس پر ضرور غور کریں آپ نے فرمایا کہ !

تم میں سے کون میری مثل ہے تم میری طرح پے در پے روزے نہیں رکھ سکتے کیونکہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے،

برادران اسلام! محبوب اپنے محبت کے ساتھ خاص وابستگی رکھے تو اُسے محب کیا کچھ نہیں دیتا حضور کا اپنے پیارے رب سے جو خاص تعلق ہے اس حدیث مبارکہ میں اس کا اظہار ملتا ہے کوئی بھی شخص آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح پے در پے روزے نہ رکھے اس سے منع فرمایا گیا ہے۔

مسنون روزے

وہ روزے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرض روزوں کے علاوہ رکھے اور امت کو ان کی ترغیب دی مسنون روزے کہلاتے ہیں۔

محرم الحرام کی نویں اور دسویں کے روزے یوم عاشورہ کے روزے سے متعلق بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عاشورہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُئِلَ عَنْ صِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ یُکَفِّرُ

Marfat.com

السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ

"حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عاشورہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۱۹)

عرفہ کا روزہ

عرفہ یعنی ذوالحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ یہ روزہ ان کے لئے مستحب ہے جو حالتِ حج میں نہ ہوں۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ

عرفہ کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال (کے گناہوں) کے لئے کفارہ ہے۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۱۹)

حاجی عرفہ کا روزہ نہ رکھے

یاد رہے کہ حج کرنے والوں کا عرفہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے اس لئے روزے کی وجہ سے کمزوری کی بناء پر کہیں ان کی دعا واستغفار میں سستی نہ آجائے۔ جیسا کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ نہ رکھا۔"

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۱۷)

ایامِ بیض کے تین روزے

ایام بیض کے تین روزے یعنی ہر اسلامی مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنا

Marfat.com

بھی مستحب ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ

"ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا یہ تمام عمر کے روزوں کے مترادف ہے۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۱۹)

پندرہ شعبان کا روزہ

پندرھویں شعبان کا روزہ یعنی ماہ شعبان کی پندرہ کو روزہ رکھنے کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین فرمائی۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللهِ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَاَغْفِرَ لَهُ؛ اَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهُ؛ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهُ؛ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا؛ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب پندرہ شعبان کی رات ہو تو اس رات کو قیام کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ غروبِ آفتاب کے وقت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کیا کوئی میری بخشش کا طالب ہے کہ میں اُسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اُسے رزق دوں؟ کیا کوئی بیمار ہے کہ میں اسے شفا دوں؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ ایسے ہے؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۴۴)

Marfat.com

حضور جو چیزیں نہ چھوڑتے تھے

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ! چار چیزیں ہیں جنہیں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ترک نہ فرماتے۔

۱۔ عاشورہ کا روزہ۔

۲۔ ذوالحج کے روزے (ایک سے نو ذوالحج

۳۔ ہر مہینہ کے تین روزے۔

۴۔ فجر کے فرض سے پہلے دو رکعت

گُناہ معاف ہوتے ہیں

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ! جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور رات کو تراویح کے لئے قیام کیا تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے جائیں گے۔

(تنبیہ الغافلین ج ۲ ص ۱۹)

لَیلَۃُ القَدرْ کی برکتیں حاصل کرو

برادرانِ اسلام ! رمضان المبارک میں ایک ایسی رات ہے جسے قرآنِ پاک میں لیلۃ القدر یعنی قدر والی رات کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس رات کو ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا ہے۔

اس مبارک رات میں حضرت جبریل امین ملائکہ کی جماعت میں اُترتے ہیں اور ہر قیام و قعود کرنے والے بندے پر جو اللہ کی عبادت اور ذکر میں مصروف ہو دُعا کرتے ہیں ہمیں چاہیے کہ اس مبارک رات کی برکات حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ عبادت اور ذکر الٰہی کریں۔

گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے شبِ قدر میں حالتِ ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں، اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(بخاری شریف ج ۲ ص ۶۷۲)

لیلۃ القدر اہلِ اسلام کو عطا ہوئی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم اِنَّ اللهِ عزوجل وَهَبَ لِاُمَّتِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَلَمْ يُعْطِهَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری امت ہی کو عطا کی ہے، اس سے پہلے کسی امت کو یہ عطا نہیں فرمائی۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

(مسند الفردوس ج ۱ ص ۱۷۳)

لیلۃ القدر طاق راتوں میں ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رات کی برکات کے حصول کی تعلیم فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا !

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله

وسلم قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ، مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، مِنْ رَمَضَانَ

"اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔"

(بخاری شریف ج ۲ ص ۱۰۷)

برادرانِ اسلام! اگر شب قدر مُتعیّن ہوتی تو بہت سے لوگ صرف اسی رات عبادت کا اہتمام کرتے اللہ تعالیٰ نے اس رات کو واضح نہیں فرمایا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو اس طرح مومنین تمام طاق راتوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طلبگار ہوتے ہیں اور سارا آخری عشرہ میں اللہ کی رحمتیں حاصل کرتے رہتے ہیں ستائیس رمضان المبارک کو لیلۃ القدر کا ہونا لازم نہیں اس لئے طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا گیا۔

اعتکاف سُنّت ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ !

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر ایک ترکی خیمہ میں رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، جس کے دروازے پر چٹائی لگی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے وہ چٹائی ہٹائی اور خیمہ کے ایک کونے میں کر دی، پھر خیمہ سے سر باہر نکالا اور لوگوں سے مخاطب ہوئے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں نے اس رات کی تلاش میں پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، پھر میرے پاس کوئی (فرشتہ) بھیجا گیا، تو مجھے کہا گیا کہ یہ آخری عشرہ میں ہے، تم میں سے جو شخص اعتکاف بیٹھنا چاہے تو وہ اعتکاف کرے۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے شبِ قدر طاق رات میں دکھائی گئی اور میں شبِ قدر کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا تھا۔ اکیسویں شب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات بھر قیام کیا، صبح کے وقت بارش ہوئی اور مسجد سے پانی ٹپکا اور میں نے پانی اور مٹی دیکھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہو کر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس پیشانی اور ناک مبارک کی چوٹی دونوں میں مٹی اور پانی کے آثار تھے اور یہ آخری عشرہ کی اکیسویں رات تھی۔"

آپ رمضان المبارک میں دن رات اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزارتے اور عام مہینوں کی نسبت اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ نوافل ادا فرماتے کیونکہ اس ماہ مبارک میں ہر عبادت کا اجر بہت زیادہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علی وآلہ وسلم کی مبارک سُنتوں پر

Marfat.com

عمل کرنے اور رمضان المبارک کی پوری پوری برکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہُ مِنْ بَعْدِہٖ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی ازواجِ مُطہّرات نے بھی اعتکاف کیا ہے۔''

(بخاری شریف ج ۲ ص ۷۱۳)

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَعْتَکِفُ فِی کُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَۃَ اَیَّامٍ، فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الَّذِی قُبِضَ فِیْہِ اعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ یَوْمًا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا اس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن اعتکاف کیا۔''

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۳۰)

عَنْ عَبْدِ اللہِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ اَرَانِی عَبْدُ اللہِ رضی اللہ عنہ الْمَکَانَ الَّذِی کَانَ یَعْتَکِفُ فِیْہِ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الْمَسْجِدِ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔''

(بخاری شریف ج ۲ ص ۷۱۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما اَنَّ عُمَرَ رضی الله عنه سَاَلَ النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: میں نے دورِ جاہلیت میں منت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی منت پوری کرو۔''

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۱۱۲)

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ يَمُرُّ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گذرتے تو بغیر ٹھہرے حسب معمول گزرتے جاتے اور اس کا حال پُوچھ لیتے۔''

(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۳۳۳)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ يُوضَعُ لَهٗ سَرِيْرُهٗ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے

Marfat.com

ستون توبہ کے پیچھے تخت یا بستر بچھا دیا جاتا۔"

(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۶۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ فِی الْمُعْتَکِفِ ھُوَ یَعْتَکِفُ الذُّنُوْبَ وَیُجْرٰی لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّھَا

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعتکاف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہ سے روک دیتا ہے۔ اس کے لئے ایسی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو تمام نیکیوں پر عمل کرنے والوں کے لئے لکھی جاتی ہیں۔"

(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۶۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ مَنِ اعْتَکَفَ یَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللہ عزوجل جَعَلَ اللہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ کُلُّ خَنْدَقٍ اَبْعَدُ مِمَّا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے، ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ لمبی ہے۔"

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۲۶۲)

عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ رضی اللہ عنہما عَنْ اَبِیْہِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنِ اعْتَکَفَ عَشْرًا فِیْ رَمَضَانَ کَانَ کَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْنِ

"حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ

السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جوشخص رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف کرتا ہے اس کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔"

(شعب الایمان ج ۳ ص ۴۲۵)

اعتکاف بیٹھنے کی شرائط کیا ہیں؟

اعتکاف بیٹھنے کی شرائط درج ذیل ہیں

مسلمان ہونا۔

اعتکاف کی نیت کرنا۔

حدث اکبر (یعنی جنابت) اور حیض ونفاس سے پاک ہونا۔

عاقل ہونا۔

مسجد میں اعتکاف کرنا۔

اعتکاف واجب (نذر) کے لئے روزہ بھی شرط ہے۔

جوشخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلے سے زیادہ لمبی ہے۔"

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری سُنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تلاوتِ قرآن اور سُنّتِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا !

اے لوگو میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب
اللہ دوسری میری سُنت اور دوسری روایت میں ہے کہ ایک کتاب اللہ اور
دوسری میری آل وعترت۔

قرآنِ پاک کتابِ ہدایت ہے اہلِ اسلام میں جب تک قرآنِ پاک کے ساتھ اپنا تعلق قائم رکھا تو عروج ووقار حاصل رہا آج اگر ہم دنیا میں مغلوب اور بے توقیر ہیں تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے قرآن پاک سے اپنا تعلق کمزور کر لیا ہے۔

برادرانِ اسلام! کتاب اللہ سے وابستگی کی بدولت معاشرہ میں ہر طرح کی آسودگی ہوتی ہے اور کتاب اللہ سے دوری کی وجہ سے معاشرہ ایمان، نیکی، تقوی، امانت، دیانت، صداقت اور شجاعت کے بجائے شرک، بدعات، ظلم، بے رحمی، قتل وغارت، لُوٹ کھسوٹ، اغوا، شراب، زنا، جوا، بے حیائی، بدامنی اور بدحالی کا شکار ہو جاتا ہے اگر ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اعلیٰ و ارفع اقدار کا چلن عام کرنا چاہتے ہیں، اپنی ذلت اور پستی کو عزت اور وقار میں بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن مجید کی طرف پلٹ آنا چاہیئے۔

بخشش کا سب سامان ہے قرآن پاک میں
ہر چیز کا بیان ہے قرآن پاک میں
قرآن پاک نور ہے رب کا کلام ہے
مقصودِ نورِ جان ہے قرآن پاک میں

قرآنِ پاک کلامِ الٰہی ہے !

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تلاوت کرنے اور اس کے پڑھنے اور پڑھانے کے بارے میں بہت سے ارشادات فرمائے۔

قرآن پاک کی عظمت کے بارے میں آپ کا فرمان ہے !

Marfat.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ! قرآنِ مجید کی تلاوت اللہ کی طرف سے عظیم نعمت ہے پس جس قدر طاقت رکھتے ہوا سے پڑھو۔

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی ایسی کتاب ہے جو روشن و تاباں ہے فقیہہ ابواللیث ثمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تنبیہہ الغافلین میں رقمطراز ہیں۔

قُرآنِ مجید نفع دینے والی کتاب ہے۔

قرآنِ مجید ہر کجی سے پاک کتاب ہے۔

قرآنِ مجید میں کوئی ریب نہیں۔

قرآنِ مجید کی اتباع نجات ہے۔

قرآنِ مجید کے عجائبات لامحدود ہیں۔

قرآنِ مجید کو پڑھنے والا محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔

قرآنِ مجید شفاء ہے۔

قرآنِ مجید کی تلاوت کثرت سے کرنا باعث نجات ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! قرآنِ پاک اللہ رب العزّت جلّ جلالہٗ کا کلام ہے اور تمام انسانیت کے لئے مکمل دستور العمل ہے قرآنِ پاک انسان کی ہر فلاح و بہبود کا ضامن ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ کے پاک کلام کے ساتھ اپنا ربط مضبوط کریں اور فلاح و ظفر کے حقدار ٹھہریں۔

قُرآنِ پاک میں میرے محمد کی نعت ہے
قُرآنِ پاک باعثِ غفر و نجات ہے
قُرآن پاک آخری اللہ کی ہے کتاب
مقصود اس کو پڑھنا ہی عرفانِ ذات ہے

تعلیمِ قُرآن کی اہمیّت

حدثنا حجاج بن منہال، حدثنا شعبة، قال اخبرنی علقمة بن مرثد، سمعت سعد بن عبیدة، عن ابی عبد الرحمن

Marfat.com

السلمی، عن عثمان، رضی الله عنه. عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خیر کم من تعلم القرآن وعلمه قال واقرا ابو عبد الرحمن فی امرة عثمان حتی کان الحجاج، قال وذاك الذی اقعدنی مقعدی هذا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثد نے خبر دی، انہوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، انہوں نے ابوعبدالرحمن سلمی سے اور انہوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآنِ مجید پڑھے اور پڑھائے۔ سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمن سلمی نے لوگوں کو عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ (قرآن مجید پڑھانے کے لئے) بٹھار کھا ہے۔

(صحیح بخاری فضائل القرآن)

سب سے بہتر کون

حدثنا ابو نعیم، حدثنا سفیان، عن علقمة بن مرثد، عن ابی عبد الرحمن السلمی، عن عثمان بن عفان، قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان افضلکم من تعلم القرآن وعلمه

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے علقمہ بن مرثد نے، ان سے ابوعبیدالرحمن سلمی نے، ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب میں بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔

(صحیح بخاری فضائل القرآن)

Marfat.com

پیارے اسلامی بھائیو ! حضور رسالتماب صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! عبادات میں سب سے افضل تلاوت قرآن پاک ہے سبحان اللہ۔

قُرآن پاک کو پڑھنا افضل ترین عبادت ہے۔

قُرآن پاک کی تعلیم سب سے بہترین عمل ہے۔

قُرآن پڑھنے والا اور پڑھانے والا سب سے بہترین ہے۔

قرآنِ پاک پڑھنا عبادت ہے دوستو
قُرآنِ پاک نُورِ بصیرت ہے دوستو
مقصودؔ اس کا پڑھنا بھی راہِ نجات ہے
قُرآنِ پاک بخشش و رحمت ہے دوستو

پیارے اسلامی بھائیو ! تمام الہامی کتب سے بڑھ کر عزّ وشرف والی کتاب قرآن پاک ہے۔

عظمت اور فضیلت والی کتاب قُرآن پاک ہے،

خیر وبرکت کا مخزن کتاب قرآن پاک ہے،

ہدایت اور حکمت سے لبریز قرآن پاک ہے،

شک وشبہ سے بالاتر کتاب قرآن پاک ہے،

حق وباطل میں فرق کرنے والی کتاب قرآن پاک ہے،

جہالت کے اندھیروں سے نکال کر توحید کے نور سے منور کرنے والی کتاب قرآن پاک ہے،

ایمان لانے والوں کو جنت کی بشارت دینے والی کتاب قرآن پاک ہے، اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید اور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا انکار کرنے والوں کو جہنم سے ڈرانے والی کتاب قرآن پاک ہے، بلکہ یہ کہنا سو فیصد درست ہوگا کہ بنی نوعِ انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت قرآن پاک ہے۔

مقصودؔ اس کا پڑھنا بھی راہ نجات ہے
قرآنِ پاک اللہ کی نعمت ہے دوستو

Marfat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے !

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾

تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا وہ نہ بہکے نہ بد بخت ہو

(سورۃ طٰہٰ آیت ۱۲۳ ترجمہ کنز الایمان)

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ

تو تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آئی

(سورہ الانعام، آیت نمبر ۱۵۷)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعہ دشمنان دین کو گمراہ بھی کرتا ہے اور اہلِ ایمان کو ہدایت اور نور عطا کرتا ہے اس لئے آج بعض گمراہ فرقے قرآن پاک کی من چاہی تفسیر کر کے گمراہ ہو گئے ہیں اور الحمد للہ اہلِ سنت و جماعت قرآن پاک سے ہدایت اور نُور لے کر اپنے قلوب کو منوّر کر رہے ہیں فرمانِ الٰہی ہے۔

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾

اور بیشک وہ ہدایت اور رحمت ہے مسلمانوں کے لئے

(سورہ النمل، آیت نمبر ۷۷)

پیارے اسلامی بھائیو ! یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ جو بھی ادنیٰ و اعلیٰ شخص ہدایت کی نیت سے اِسے پڑھتا ہے یا سُنتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہدایت کے راستے کھول دیتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو نورِ باطن عطا کرتا ہے اور بے شمار انعامات سے نوازتا ہے۔

قرأت کیسے کی جائے

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاوت میں ہر آیت کو جدا جدا کر کے علیحدہ علیحدہ اس طرح پڑھتے کہ الحمد للہ رب العٰلمین پر ٹھہرتے پھر الرحمن الرحیم پر وقف کرتے پھر ملک یوم الدین پڑھتے۔

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ حضور

Marfat.com

اقدس صلی اللہ علیہ (مد والے حروف کو) مد کے ساتھ کھینچ کر پڑھتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن گانے کی طرح نہ پڑھا

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے ہر نبی کو حسین صورت اور حسین آواز والا مبعوث فرمایا ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسین صورت اور جمیل آواز والے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف (گانے والوں کی طرح) آواز بنا کر نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کی آواز (صرف اس قدر بلند ہوتی تھی کہ) آپ اگر کوٹھڑی میں پڑھتے تو صحن والے سن لیتے تھے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! اچھی قرأت سے خوبصورت آواز سے قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا بہت ہی اچھا عمل ہے دوسروں کو تعلیم وترغیب دینے کے لئے اچھی قرأت سے پڑھنا افضل ہے اگر لوگ نماز میں مصروف ہوں اور سو رہے ہوں تو آہستہ پڑھنا افضل ہے اگر قرآن پاک پڑھا جائے تو خاموشی سے سُننا فرض ہے قرآن پاک کی تلاوت باعثِ قرب خداوندی ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم تلاوت قرآن کو اپنا معمول بنائیں تا کہ دین ودنیا کے خزانے سمیٹ سکیں۔ آمین۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کے فضائل اور فیوض وبرکات کے بارے میں جو احادیث مبارکہ ارشاد فرمائیں ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ اس نعمتِ عظمیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے اُمتِ محمدیہ کا ہر فرد اگر ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گزار دے تب بھی حق شکر ادا نہیں ہوتا۔

قرآن مجید سیکھنے کے لئے جو شخص گھر سے نکلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔"

(صحیح مسلم شریف)

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

حضرت عثمان (بن عفان) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن حکیم سیکھے اور سکھائے۔

(صحیح بخاری)

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

"اور ایک روایت میں ان ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم میں سے افضل شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"

(صحیح بخاری)

عَنْ سَعْدٍ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ وَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا أُقْرِءُ

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن مجید سیکھیں اور سکھائیں۔ عاصم کہتے ہیں: مصعب نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اس (اعلیٰ) مقام پر بٹھایا کہ میں (اسے) قرآن پڑھاؤں۔"

(ابن ماجہ)

تلاوت کرنے والے کے لئے اجر

اللہ کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تلاوتِ قرآن اور تعلیم قرآن کی جو اہمیت بیان کی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعمال اللہ کے نزدیک کس قدر پسندیدہ ہیں آج دنیاوی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے ہم اپنے بچوں کو قرآن سے دُور کر رہے ہیں ہمیں چاہیے دنیاوی تعلیم کے ساتھ قرآن کی تعلیم کا بھی بندوبست کریں تاکہ فلاح حاصل کر سکیں۔

Marfat.com

''قرآن مجید کا علم سیکھنے والے کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز حتی کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔''

(ابن ماجہ شریف)

قابلِ رشک لوگ

قُرآنِ مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے لوگ قابلِ رشک ہیں۔

(صحیح بخاری شریف)

تلاوت کرنے والا فرشتوں کا ساتھی

قُرآنِ مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والا قیامت کے روز مُقرّب فرشتوں کے ساتھ کھڑا ہوگا۔

(صحیح مسلم شریف)

قُرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں پر سکینت

قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والوں پر اللہ تعالیٰ سکینت نازل فرماتے ہیں، فرشتے ان کی مجلس کے گرد (احتراما) کھڑے رہتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر (فخر کے طور پر) فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم شریف)

قُرآن تھامنے والے گُمراہ نہ ہوں گے

''قرآن مجید کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا اہل ایمان کے ہاتھ میں پس جو اسے تھامے رکھیں گے (دنیا میں) گمراہ ہوں گے نہ (آخرت میں) ہلاک ہوں گے۔''

(معجم کبیر طبرانی)

Marfat.com

تعلیمِ قُرآن دِلانے والے والدین کا اعزاز

اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے والدین کو قیامت کے روز دو ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے مقابلے میں دنیا و مافیہا کی ساری دولت ہیچ ہو گی۔

(مسند امام احمد بن حنبل)

ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔

(سنن ترمذی شریف)

قُرآن مجید شفا ہے

اللہ تعالی نے قرآن مجید کو درج ذیل تین مقامات پر شفا ارشاد فرمایا ہے !

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲ ترجمہ کنز الایمان)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت۔

(سورۃ یونس آیت ۵۷)

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۭ

Marfat.com

تم فرماؤ وہ ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے

(سورۃ حم السجدہ آیت ۴۴)

قرآن مجید انسان کی تمام روحانی بیماریوں مثلاً شرک، کفر، نفاق، ریا، حسد، بغض، کینہ، عداوت وغیرہ کے لئے تو بدرجہ اُولیٰ شفا ہے اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہے آیات شفا لکھ کر پھیلانے سے اللہ تعالیٰ جسمانی عوارضات سے شفا عطا فرما دیتا ہے۔

تمام بیماریوں کا علاج

تمام بیماریوں میں سورہ فاتحہ کا دم بکثرت کرنا چاہئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے !

''سورہ فاتحہ پڑھ کر جو چیز اللہ تعالیٰ سے طلب کی جائے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتے ہیں۔''

(مسلم شریف)

نیز صبح و شام تین تین مرتبہ سُورہ الاخلاص اور مُعوّذتین پڑھ کر دَم کرنا چاہئے۔

(ابوداؤد شریف)

مرض الموت میں مریض کی عیادت کرنے والوں کو مُعوّذتین پڑھ کر مریض پر دم کرنا چاہئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الموت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا معوذتین پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دم کرتی رہیں۔

(صحیح بخاری)

نظرِ بد سے بچنے کا علاج

نظر بد سے بچنے کے لئے معوذتین پڑھ کر مریض کو دم کرنا چاہئے۔

سیدنا ابو سعید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بعض دعاؤں کے

ساتھ شیاطین جن وانس سے اللہ تعالی کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے، لیکن جب معوذتین اتریں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باقی دعائیں ترک فرمادیں اور معوذتین کو اپنا معمول بنالیا۔"

(ترمذی شریف)

برے خواب سے بچنے کا علاج

اگر بُرا خواب آئے تو جاگنے کے بعد تین بار یہ دُعا پڑھے تو مومن ہر شر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اَعُوذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ (یا) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

(مسلم شریف)

فتنوں سے حفاظت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "سورہ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرنے والا شخص فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔" یاد رہے کہ فتنہ دجال کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔"

(مسلم شریف)

رزق کی فراوانی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے "اگر انہوں نے توراۃ، انجیل اور اُن کے رب کی طرف سے جو بھی تعلیم ان پر نازل کی گئی، کو قائم کیا ہوتا تو ان پر اوپر سے بھی رزق برستا اور نیچے سے بھی ابل پڑتا۔"

(سورۃ المائدہ ٦٦)

Marfat.com

حاجات کا پُورا ہونا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو کچھ طلب کرے گا، اسے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔" (مسلم) نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ سے جو کچھ طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔"

(مسلم شریف)

خَیر و برکت کا حصُول

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "سورہ بقرہ پڑھا کرو، اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے۔"

(مسلم شریف)

غموں سے نجات

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھے گا وہ ہر طرح کے مصائب اور رنج و غم سے محفوظ رہے گا۔"

(ابوداؤد شریف)

برادرانِ اسلام! عالمِ دُنیا اور عالمِ برزخ کی طرح آخرت میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سب سے زیادہ مُحتاج ہوگا اور یہ رحمت بھی قرآن مجید کے ذریعہ ہی حاصل ہوگی۔ میدان حشر ہو یا، میزان، صراط ہو یا جنت ہر جگہ قرآن مجید اپنے حاملین کے لئے رحمت کا مژدہ بن کر آئے گا چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

قُرآن سفارش کرے گا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "قرآن مجید قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا۔" (طبرانی شریف)

Marfat.com

سورہ مُلک سفارش کرے گی

سفارش کرنے کے سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض سورتوں کا خاص طور پر ذکر بھی فرمایا ہے۔ مثلاً سورہ ملک کے بارے میں ارشاد مبارک ہے "سورہ ملک اپنے پڑھنے والوں کے لئے (مسلسل) سفارش کرتی رہے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا۔"

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

دوسورتیں سفارش کریں گی

سورہ البقرہ اور آل عمران کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا "یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالی سے جھگڑا کریں گی۔"

(مسلم شریف)

برادرانِ اسلام! جنت میں قاری کے درجہ کا تعیّن اس کے حفظ قرآن کے مطابق ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "قاری سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھ اور درجات چڑھتا جا تیرا درجہ وہاں تک ہے جہاں آخری آیت ختم ہوگی۔"

(ترمذی شریف)

حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عبادات میں سب سے **افضل تلاوت** قرآن پاک ہے سبحان اللہ۔

قرآن پاک کو پڑھنا افضل ترین عبادت ہے۔

قرآن پاک کو پڑھنا اور پڑھانا افضل ترین عمل ہے۔

قرآن پاک آخری اللہ کی ہے کتاب
مقصود اس کو پڑھنا ہی عرفانِ ذات ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ اپنے روزمرہ اہم اُمور میں تلاوتِ قرآن پاک کو بھی شامل رکھیں اور ہر روز آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کرکے قرآن پاک کے وسیلہ سے حاصل ہونے والی اللہ تعالی کی رحمتوں بخششوں اور عنایتوں کے حقدار ٹھہریں۔

Marfat.com

حج بیت اللہ اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیارے اسلامی بھائیو ! حج ارکانِ اسلامی میں سے ہے حج فرضِ عین ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾

اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

(سورۃ آل عمران آیت ۹)

اس آیت کی تفسیر میں مُفسّرِ قرآن حضرت مولانا سیّد نعیم الدین مراد آبادی تفسیر خزائن العرفان میں رقمطراز ہیں ! اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تفسیر زادو راحلہ سے فرمائی زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہئے کہ جا کر واپس آنے تک کے لئے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل وعیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہیے راہ کا امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے۔

برادرانِ اسلام ! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور

Marfat.com

نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور (بیت اللہ کا) حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔"

(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۲) (مسلم شریف ج ۱ ص ۴۵)

حج کے لُغوی اور اِصطلاحی معنیٰ

پیارے اسلامی بھائیو! حج کا لُغوی معنیٰ ہے قصد کرنا، ارادہ کرنا اور شریعت کی اصطلاح میں ایک مخصوص عبادت ہے۔

وہ مومنین جو آزاد ہوں بالغ ہوں اُن پر حج فرض ہے۔ بچوں، دیوانوں اور غلاموں پر حج فرض نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! قُرآنِ پاک میں واضح حکم ہے کہ جو بھی استطاعت رکھتا ہو اس پر حج بیت اللہ فرض ہے۔

حج کے اصل معنی ارادے کے ہیں، کسی چیز کا ارادہ کیا جائے تو کہا جاتا ہے "حججت الشئی" شریعت کی اصطلاح میں بیت اللہ شریف کی ازراہِ تعظیم مخصوص اعمال کے ساتھ زیارت کا ارادہ کرنے کا نام حج ہے۔

(عُمدۃ القاری ج ۱۴ ص ۱۷۱، ۱۷۲)

بردرانِ اسلام ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ حج کیا ہے؟

حج ایک معین اور مقررہ وقت پر اللہ رب العزت کے دربار میں دیوانوں کی طرح حاضر ہونا اور اس کے پیارے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اداؤں اور اُن کی سُنتوں پر عمل کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی اطاعت ومحبت کا ثبوت دینا ہے اور بندے کا اپنے معبود کے ساتھ خاص جذبات وکیفیات کے مطابق اظہار محبت حج کی اصل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان ہے کہ وہ ذوالجلال ہے، وہ احکم الحاکمین ہے، وہ مالک کائنات ہے اور ساری مخلوق اُس کی محتاج ہے اور تمام انسان اُس مالک حقیقی کے مملوک ومحکوم ہیں وہ معبودِ حقیقی ہے، وہ جمیل اور اُس کی صفات سے اُس کے جمال کا اظہار ہو رہا ہے اس لئے بندے کا اپنے معبود کے ساتھ وہ رشتہ ہونا چاہیے جو ایک محب کا اپنے محبوب کے ساتھ کیونکہ ہر لحاظ سے وہی محبوب

Marfat.com

حقیقی ہے۔

اس کی پہلی حاکمانہ اور شاہانہ شان کا تقاضا یہ ہے کہ بندے اس کے حضور میں ادب و نیاز کی تصویر بن کر حاضر ہوں،

ارکانِ اسلام میں پہلا عملی رکن نماز اسی کا خاص مرقع ہے اور اس میں یہی رنگ غالب ہے اور زکوٰۃ بھی اسی نسبت کے ایک دوسرے رخ کو ظاہر کرتی ہے اور اسی کی دوسری شان محبوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ بندوں کا تعلق اس کے ساتھ محبت و وارفتگی کا ہو، روزے میں بھی کسی قدر یہ رنگ ہے، کھانا، پینا چھوڑ دینا اور نفسانی خواہشات سے منہ موڑ لینا عشق و محبت کی منزلوں میں سے ہے۔

مگر حج اس کا پورا پورا مرقع ہے، سلے کپڑوں کے بجائے ایک کفن نما لباس پہن لینا، ننگے سر رہنا، حجامت نہ بنوانا، ناخن نہ ترشوانا، بالوں میں کنگھا نہ کرنا، تیل نہ لگانا، خوشبو کا استعمال نہ کرنا، میل کچیل سے جسم کی صفائی نہ کرنا، با آوازِ بلند لبیک لبیک پکارنا، دیوانہ وار بیت اللہ کے گرد چکر لگانا، اس کے ایک گوشہ میں لگے ہوئے حجر اسود کو چومنا اور فرطِ عقیدت و محبّت سے کعبہ کے در و دیوار سے لپٹنا اور آہ وزاری کرنا پھر صفا و مروہ میں حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا کی سُنت ادا کرتے ہوئے پھیرے لگانا۔

پھر مکہ شہر سے بھی نکل جانا اور منیٰ کبھی عرفات اور کبھی مزدلفہ کے صحراؤں میں جا پڑنا پھر جمرات پر بار بار کنکریاں مارنا، یہ تمام اعمال وہ ہیں جو محبّت میں سرشار ہونے والے دیوانوں سے سرزد ہوتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام گویا اس رسمِ عاشقی کے بانی ہیں، اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادائیں اتنی پسند آئیں کہ اپنے دربار کی خاص الخاص حاضری حج و عمرہ کے ارکان و مناسک ان کو قرار دیدیا، انہی سب کے مجموعہ کا نام گویا حج ہے اور اسلام کا آخری اور تکمیلی رکن ہے۔

حجّ کی اہمیّت

برادرانِ اسلام ! شریعت میں حج کی جو اہمیت ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ارکانِ حج کی ادائیگی صرف شہر مکہ ہی میں ہوتی ہے، مسلمان دنیا کے کسی حصہ میں بھی رہتا ہو اور وہ صاحبِ نصاب ہو تو اُس کو ایک مقررہ وقت پر مکہ معظمہ پہنچ کر ارکانِ حج ادا کرنا ضروری

Marfat.com

ہیں۔

دیگر تمام ارکانِ اسلام میں اُتنی مشکلات نہیں جتنی حج کے لئے مسلمان کو برداشت کرنا ہوتی ہیں اللہ رب العزت نے ان تمام مشکلات کے باوجود مسلمانوں پر حج بیت اللہ زندگی میں ایک بار کرنا فرض قرار دیا ہے

حج کب فرض ہوا

علمائے اسلام کی اس بارے میں مختلف آراء ہیں کہ حج کب فرض ہوا۔

حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق سن ۹ ہجری میں آیا اور اس کے اگلے سال سن ۱۰ ہجری میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصالِ باکمال سے صرف تین ماہ پہلے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بڑی تعداد کے ساتھ حج فرمایا۔

یہ حج حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے اور اسی حجۃ الوداع میں خاص عرفات کے میدان میں آپ پر یہ آیت نازل ہوئی

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا

(سورۃ مائدہ آیت ۳ ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت کی تفسیر میں مفسّرِ قرآن حضرت سیّد نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں !

یہ آیت حجۃ الوداع میں عَرفہ کے روز جو جمعہ کو تھا بعدِ عصر نازل ہوئی، معنی یہ ہیں کہ کُفّار تمہارے دین پر غالب آنے سے مایوس ہو گئے۔

اور امورِ تکلیفیہ میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کر دیئے، اسی لئے اس آیت کے نُزول کے بعد بیانِ حلال و حرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اگرچہ "وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ" نازل ہوئی مگر وہ آیت موعظت و نصیحت ہے۔ بعض مفسّرین کا قول ہے کہ دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے جس کا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع

Marfat.com

میں جب یہ آیت نازل ہوئی کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہو سکا۔ ایک قول یہ ہے کہ معنٰی یہ ہیں کہ میں نے تمہیں دشمن سے امن دیا۔ ایک قول یہ ہے کہ دین کا اِکمال یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا۔

شانِ نزول

بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روزِ نُزول کو عید مناتے فرمایا کون سی آیت؟ اس نے یہی آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقامِ نُزول کو بھی پہچانتا ہوں وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا، آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لئے وہ دن عید ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن ۲ دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابنِ عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ عیدِ میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اعظمِ نِعَمِ الٰہیہ کی یادگار و شکر گزاری ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان)

عظیم نعمت حجِ مَبرور ہے

حج اسلام کا تکمیلی رکن ہے اگر بندہ کو صحیح اور مخلصانہ حج نصیب ہو جائے جس کو دین و شریعت کی زبان میں "حج مبرور" کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بندے کو عطا ہو جائے تو اس کو حج مبرور جیسی نعمت عظمٰی حاصل ہو جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے حج کیا اور اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو کر واپس ہوگا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

(بخاری شریف حدیث ۱۴۲۴) (مسلم شریف حدیث ۲۴۰۴)

قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے !

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ

حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے تو جوان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا۔

(سورۃ بقرہ آیت ۱۹۷)

حج گناہ مٹا دیتا ہے

برادرانِ اسلام ! اس آیت میں حج کرنے والوں کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ خاص کر زمانۂ حج میں وہ شہوت کی باتوں اور اللہ کی نافرمانی والے سارے کاموں اور آپس کے جھگڑے سے بچیں جو مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکامات تسلیم کرتے ہوئے حج کرتا ہے اُس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے ایک اور حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں !

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا پس وہ نہ تو عورت کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو (تمام گناہوں سے پاک ہو کر) اس طرح واپس لوٹا جیسے اس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔

(سنن نسائی ج ۵ ص ۱۱۴) (مسلم شریف ج ۲ ص ۹۸۳؛

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اس ہدایت پر عمل کرنے والوں کو بشارت سنائی گئی ہے کہ جو شخص حج کرے اور ایام حج میں نہ شہوت کی باتیں کرے اور نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی کوئی ایسی حرکت کرے جو فسق کی حد میں آتی ہو تو حج کی برکت سے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور وہ گناہوں سے بالکل ایسا پاک وصاف ہو کر واپس ہوگا جیسا کہ وہ اپنی پیدائش کے دن بے گناہ تھا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ دولت نصیب فرمائے، آمین۔

حج مبرور کا بدلہ جنّت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه. قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا. وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کا درمیانی عرصہ گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور (مقبول) کا بدلہ جنت ہی ہے۔''

(مسلم شریف ج ۲ ص ۹۸۳) (ترمذی شریف ج ۳ ص ۲۷۲)

حاجی اللہ کا مہمان

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ. وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، وہ اس سے دعا کریں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر اس سے بخشش طلب کریں تو انہیں بخش دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۹)

Marfat.com

برادرانِ اسلام ! ان احادیث میں اللہ کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجاج کرام کے لئے جو بشارات عطا فرمائی ہیں اُن سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ بدنی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنی پسندیدہ ہے بندہ مہمان ہوتا ہے رب میزبان ہوتا ہے رب کا مہمان جو کچھ رب سے مانگتا ہے اُسے عطا کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ سب اہم ترین یہ کہ گناہوں کو بخش کر اُسے پاک صاف کر دیتا ہے۔

حجّ گُناہ اور فقر کا عِلاج ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! پے در پے حج اور عمرہ کیا کرو کیونکہ حج اور عمرہ دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔

(ترمذی شریف حدیث نمبر ۸۳۸ ۷)(سنن نسائی حدیث نمبر ۲۵۸۴)

حاجی سے دُعا کروانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر میں پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے مغفرت کی دعا کے لیے کہو؛ کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہے (اس لیے اس کی دعا قبول ہونے کی خاص توقع ہے)۔

(مسند احمد حدیث ۵۳۷۱)

حجّ کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کا جو بندہ حج یا عمرہ کی

Marfat.com

نیت سے یا راہِ خدا میں جہاد کے لیے نکلا؛ پھر راستہ ہی میں اس کو موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے واسطے وہی اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے جو حج و عمرہ کرنے والوں کے لیے اور جہاد کرنے والوں کے لیے مقرر ہے۔

(شعب الایمان حدیث ۳۹۴۵)

اللہ تعالیٰ کے اس کریمانہ دستور و قانون کا اعلان خود قرآن مجید میں بھی کیا گیا ہے:

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟

اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آ لیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورہ نسا آیت ۱۰۰ ترجمہ کنز الایمان)

مفسرِ قرآن سیّد نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں ! اس کے وعدے اور اس کے فضل و کرم سے کیونکہ بطریق استحقاق کوئی چیز اس پر واجب نہیں اس کی شان اس سے عالی ہے جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائے گا طلبِ علم، جہاد، حج، زیارت، طاعت، زہد و قناعت اور رزقِ حلال کی طلب کے لئے ترکِ وطن کرنا خدا اور رسول کی طرف ہجرت ہے اس راہ میں مرجانے والا اجر پائے گا۔

(تفسیر خزائن العرفان)

برادرانِ اسلام ! اگر کوئی بندہ اللہ کی رضا کا کوئی کام کرنے کے لیے گھر سے نکلے اور اس کے عمل میں آنے سے پہلے راستہ ہی میں اس کی زندگی ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس عمل کا پورا اجر اس بندہ کے لیے مقرر ہو جاتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت کا تقاضا ہے۔

حج ادا نہ کرنے پر وعید

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه واله وسلم مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ، فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ

Marfat.com

شَآءَ یَهُوْدِیًّا وَّاِنْ شَآءَ نَصْرَانِیًّا

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو فریضۂ حج کی ادائیگی میں کوئی ظاہری ضرورت یا کوئی ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری (یعنی سخت مرض) نہ روکے اور وہ پھر (بھی) حج نہ کرے اور (فریضہ حج کی ادائیگی کے بغیر ہی) مرجائے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر (اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی فکر نہیں ہے)۔"

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۱۷۶)

حجر اسود کو بوسہ دینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِی الْحَجَرِ وَاللّٰہِ لَیَبْعَثُہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَہٗ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِھِمَا وَلِسَانٌ یَنْطِقُ بِہٖ یَشْھَدُ عَلٰی مَنِ اسْتَلَمَہٗ بِحَقٍّ

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرِ اسود کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے دو آنکھیں عطا فرمائے گا جن سے یہ دیکھے گا اور ایک زبان عطا فرمائے گا جس سے یہ بولے گا اور ہر اس شخص کے متعلق گواہی دے گا جس نے حالتِ ایمان میں اسے بوسہ دیا۔"

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۲۹۴)

برادرانِ اسلام ! اللہ قادرِ مطلق ہے جسے چاہے جو چاہے عطا فرمادے لیکن بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا کا ہی انکار کردیتے ہیں اللہ تعالیٰ اگر پتھر کو یہ علم عطا فرمائے گا کہ وہ جو بوسہ دینے والوں کو جانے گا پہچانے گا اور اُن کی گواہی دے گا تو اپنے نبیوں اور ولیوں کو یہ طاقت کیوں نہیں دے سکتا جو اپنے محبین کو پہچان کر اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں۔

Marfat.com

حج نہ کرنا محرومیت ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے کہ جو بندہ ایسا ہو کہ میں نے اس کو صحت عطا کر رکھی ہو اور اس کی روزی میں وسعت دے رکھی ہو اور اس کے اوپر پانچ سال ایسے گزر جائیں کہ وہ میرے دربار میں حاضر نہ ہو وہ ضرور محروم ہے۔

(شعب الایمان حدیث ۳۹۷۵)

برادران اسلام! اس فرمان رسول کا تقاضا یہ ہے کہ ہر صاحب ثروت پر اگر اس میں حج کی طاقت ہو تو ہر پانچ سال میں ایک مرتبہ حج فرض ہوتا مگر دوسری احادیث میں حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واضح الفاظ میں یہ ثابت ہو گیا کہ حج عمر بھر میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے اس لیے اس حدیث کو فرض پر تو محمول نہیں کیا جاتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر حج کی طاقت ہو تو حج ضرور کرو۔

اگر مالی وسعت عطا ہوئی ہے تو حج کا فرض ضرور ادا کرو۔

اگر صحت و تندرستی عطا ہوئی ہے تو حج کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

بعض ناعاقبت اندیش لوگ جہالت کی وجہ سے حج جیسے عظیم رکن اسلام کے بارے میں لوگوں کو ورغلاتے ہیں اور صوفیاء کے بھیس میں ایمان کے ڈاکو لوگوں کو حج سے روک لیتے ہیں اور کہتے رہے ہیں بس جی حج یہی ہے کہ اپنے پیر و مرشد کو راضی کر لو کعبے میں کیا رکھا ہے مرشد کو دیکھ لو حج ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بچائے آمین۔

حج گناہوں کو دھو دیتا ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حج گناہوں کو ایسا دھو دیتا ہے جیسا کہ پانی میل کو۔

(کشف الغمہ ج ۱ ص ۲۱۴)

Marfat.com

قُربانی اور سُنّت مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُربانی کی تعریف

کتب فقہ میں قربانی کے لئے لفظ اضحیہ استعمال ہوا ہے۔ اس کی وضاحت کچھ اس طرح ہے۔ لغت میں اضحیہ ہمہ اس جانور کا نام ہے جسے قربانی کے دن ذبح کیا جاتا ہے۔ اس کی جمع اضاحی ہے۔ اصطلاح شرع میں اضحیہ سے مراد مخصوص وقت میں جانور کو ذبح کرنا ہے۔

قُربانی کا حکم

حضرت امام طحاوی نے ذکر فرمایا ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک قربانی دینا واجب ہے۔ اور صاحبین (امام یوسف اور امام محمد) کے نزدیک قربانی دینا سنت موکدہ ہے۔

(حاشیہ کنز الدقائق کتاب الاضحیہ)

حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم النحر یعنی ذوالحجہ کی دس تاریخ کو عیدالضحیٰ کے دن قربانی فرماتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اُمت میں سے اس قدر محبّت ہے کہ آپ اُمت کی طرف سے قربانی فرماتے وہ لوگ جو قربانی نہیں دے سکے انہیں مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان کی طرف سے تو خود آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام قربانی دیتے رہے۔

برادرانِ اسلام! بعض عبادات کا تعلق انسان کی ذات سے ہے اور بعض عبادات کا تعلق مال سے ہے جو عبادات بدن سے متعلق ہیں وہ بدنیہ کہلاتی ہیں اور جن کا تعلق مال سے ہے وہ مالیہ کہلاتی ہیں۔ علاوہ ازیں رب کائنات نے انسان کو مقام انسانیت کی رفعتوں اور بلندیوں پر فائز کرنے کے لئے اپنی ہی جناب سے دی ہوئی نعمتوں کو اپنے راستے پر خرچ کرنے کی بار بار ترغیب

Marfat.com

دی۔

جو مال اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے اس کے راستے میں خرچ ہو جائے وہ مال آخرت میں کام آئے گا اسی لئے سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو بار بار اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے آپ کی ساری زندگی اس بات کی شاہد ہے کہ جو بھی مال آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔

برادرانِ اسلام ! آج انسان کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال لیکن بندے کا مال وہی ہے جو اُس نے خرچ کر لیا کھالیا یا پہن لیا اور فی الحقیقت اصل مال اُس کے پاس وہ زادِ راہ ہے جو اُس نے اپنی آخرت کے لئے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔

چنانچہ رب کریم کے وہ محبوب بندے جو اس حقیقت سے آشنا ہوتے ہیں کہ سب کچھ رب کریم کا عطا کردہ ہے تو جب وہ اپنے ہی دیئے سے اپنے ہی راستے میں خرچ کرنے کا ارشاد فرماتا ہے تو اگر سارا مال بھی خرچ کر دینے سے اس کی خوشنودی اور رضا حاصل ہو جائے تو یقیناً یہ سعادت مندی ہے۔

علماء لکھتے ہیں! عبادات مالیہ میں سے ایک عظیم عبادت قربانی ہے جو صاحب استطاعت افراد پر ہر سال مخصوص ایّام اور اوقات میں واجب ہے۔

قربانی سُنّتِ ابراہیمی

علما لکھتے ہیں قُربانی رب کریم کے پیارے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس عظیم قربانی کی یاد ہے جب آپ نے مسلسل تین راتیں عالم خواب میں قربانی کا حکم پا کر اپنی جان سے عزیز لختِ جگر حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے پھول کی پتی سے نازک اور ریشم سے نرم گلے پر اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں چھری رکھ دی تھی اور اس قربانی کے سبب رضائے الٰہی کی حدوں کو چھو کر ملائکہ کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال دیا تھا اور یہ واضح کر دیا کہ ابراہیم کا دل اپنے رب کے سوا کسی کا مسکن نہیں وہ محبت الٰہی سے معمور ہے کسی اور کی محبت اس پر غالب نہیں اسکے تمام تر جذبات محبت خداوندی کے تابع ہیں رب کریم کو یہ ادا پسند آئی اور اپنے پیارے خلیل کی اس قربانی کو اپنی بارگاہ عالیہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر جبرائیل امین کو جنت سے دنبہ لے جانے کا حکم ارشاد فرمایا اور اسے حضرت

Marfat.com

اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ذبح کرایا پھر رب کریم نے اس سُنّت ابراہیم کو ہمیشہ کے لئے باقی رکھا۔

قربانی ہر دور کے لئے تھی

ہر دور میں قربانی کا یہ سلسلہ چلتا رہا حتیٰ کہ زمانہ جاہلیت میں بھی قربانی کا رواج رہا۔ مگر ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ جانور ذبح کرنے کے بعد خون کعبہ معظمہ کی دیواروں سے لگا دیتے اور گوشت بتوں کے سامنے اکٹھا کر دیتے تھے۔ بعد ازاں جب حضور نبی رحمت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاج سجائے مبعوث ہوئے تو خالق کائنات نے قربانی کا حکم باقی رکھتے ہوئے فرمایا۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲

تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو

اور ساتھ ہی زمانہ جاہلیت کی اس ناپسندیدہ رسم کو جڑ سے اکھیڑنے کیلئے ارشاد فرمایا !

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ

اللہ کو ہر گز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔

(سورۃ حج آیت ۳۷ ترجمہ کنزالایمان)

معلوم ہوا رب کریم کو ان جانوروں کے گوشت اور خون کی قطعا ضرورت نہیں۔ وہ تو صرف یہ دیکھتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کس قدر خوف الٰہی اور تقویٰ موجود ہے۔ اطاعت و فرمانبرداری کے کتنے جذبات موجزن ہیں۔

سُنّتِ ابراہیمی بھی سُنّتِ مُصطفےٰ بھی

سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حیات طیبہ میں مسلسل قربانی کرتے رہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بھی اس کی عظمت و اہمیت سے آگاہ فرمایا۔ لہٰذا اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے قربانی دینا سنت ابراہیمی بھی ہے اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی۔

Marfat.com

قُربانی کی اہمیّت

قربانی کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ مبارک عمل خود فرماتے رہے اور اہلِ اسلام کو اس کا حکم دیا یہ بابرکت عمل مسلمانوں کی فلاح کا بھی باعث ہے اور قربانی کی بدولت جذبہ ایثار بھی بیدار ہوتا ہے۔

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ!

> قربانی کے دن آدمی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں بے شک قیامت کے دن وہ جانور اپنے سینگوں بالوں اور کھروں کے ساتھ حاضر ہوگا خون زمین پر گرنے سے قبل وہ رب کریم کی بارگاہ میں مقام قبول پر پہنچ جاتا ہے پس تم خوش دلی کے ساتھ عمل کرو۔

(ترمذی شریف ج ۱ ص ۲۷۵)

قُربانی کن پر واجب ہے

قربانی کے وجوب کے لئے بنیادی طور پر چار شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

آزاد ہونا

مسلمان ہونا

مقیم ہونا

خوشحال ہونا

مذکورہ بالا شرائط کا قربانی کے مکمل وقت کو محیط ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ وقت کے کسی حصہ میں ان شرائط کا پایا جانا قربانی کے وجوب کے لئے کافی ہے۔ مثلاً ایک شخص قربانی کے پہلے دن کافر تھا۔ دوسرے دن مسلمان ہو گیا' مسافر تھا مقیم ہو گیا۔ فقیر تھا دوسرے دن کہیں سے دولت ملی خوشحال ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہو گئی۔ بشرطیکہ دیگر شرائط پائی جائیں۔

(عالمگیری)

Marfat.com

حَدَّثَنِي جُندَبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَلَّمَ ، فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ، اَوْ نُصَلِّيَ، فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ، فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عیدالاضحیٰ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر سلام بھی نہیں پھیرا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذبح شدہ قربانیوں کا گوشت دیکھا کہ نماز عید سے فارغ ہونے سے قبل ہی ذبح کر دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے اپنی نماز یا نماز سے قبل قربانی ذبح کر لی ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنی قربانی کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے ذبح نہیں کیا اس کو چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

(بخاری شریف)

وہ مقامات جہاں عید کی نماز ادا کی جاتی ہے، چاہے وہ شہر ہو یا دیہات، ان میں عید کی نماز ادا ہونے کے بعد ہی قربانی ہو سکتی ہے۔ عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں۔ اور جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی، وہاں طلوع آفتاب کے بعد قربانی کرنا درست نہیں (ہدایہ، عالمگیری)

اگر کسی نے عید کی نماز کے بعد مگر خطبہ سے پہلے قربانی کی تو اس صورت میں قربانی ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

قُربانی کا جانور کیسا ہو

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں۔

Marfat.com

ایسا کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو

ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو

ایسا بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو

اتنا کمزور جس کی ہڈیوں میں مغز باقی نہ رہے۔

(ترمذی شریف)

قُربانی تین دن ہے

قربانی صرف تین دن ہے' چوتھے دن کی قربانی ناجائز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اولیاء کرام اور آج تک لوگ صرف تین دن قربانی کرتے چلے آرہے ہیں اسی پر اجماع امت ہے چوتھے دن قربانی کرنا دین میں بدعت اور فتنہ ہے لہذا مسلمانوں کو اس فتنے سے بچنا چاہئے۔

برادرانِ اسلام ! اللہ کے دیئے ہوئے مال سے قربانی کرنا بہت اجر وثواب کا باعث ہے اس لئے جو لوگ صاحب نصاب ہیں اُن کو چاہیے کہ قربانی کریں اور قربانی کا گوشت بجائے فریز کرنے کے آخرت کے لئے جمع کریں اور زیادہ سے زیادہ حقداروں میں تقسیم کرکے اللہ کی رحمتوں کے حقدار بنیں۔

یہ عمل اللہ کو بھی محبوب ہے اور اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی محبوب ہے اس لئے قربانی کا اہتمام بطورِ خاص ہونا چاہیے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

پہلا خطبہ عیدین

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَعَ کُلِّ شَیْءٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا حَمِدَہُ الْاَنْبِیَاءُ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعِبَادِہِ الصَّالِحُوْنَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُ اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً ، فَیَااَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَکُمُ اللّٰہُ ، اِعْلَمُوْا اَنَّ یَوْمَکُمْ ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اَقُوْلُ قَوْلِیْ ھٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

دوسرا خطبہ عیدین

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ، یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ

صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ خُصُوْصًا عَلٰى اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ
النَّبِيِّيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ وَعُثْمَانَ ذِي
النُّوْرَيْنِ وَعَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَالْحَسَنَيْنِ وَعَلٰى سَيِّدَةِ النِّسَآءِ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ وَ
عَلٰى كُلِّ مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ بِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ
قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

(اوراد و جواہرات مدنیہ)

Marfat.com

فضیلتِ زکوٰۃ

زکوٰۃ کا لغوی معنی و مفہوم

لغوی اعتبار سے زکوٰۃ کا لفظ دو معنوں کا حامل ہے۔ اس کا ایک معنی پاکیزگی، طہارت اور پاک صاف ہونے یا پاک صاف کرنے کا ہے اور اس کا دوسرا معنیٰ نشوونما یعنی کسی چیز کے بڑھنے، پھلنے پھولنے اور فروغ کے ہیں زکوٰۃ کے پہلے معنی کی وضاحت میں جو پاکیزگی وطہارت پر دلالت کرتا ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے !

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝۹ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۰

بے شک مراد کو پہنچایا جس نے اسے ستھرا کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا

(سورۃ شمس آیت ۹۔۱۰)

اس آیہ کریمہ میں دنیوی واخروی کامیابی کیلئے طہارت وتزکیہ نفس کا جو تصور پیش کیا گیا ہے اسے مدنظر رکھنے سے زکوٰۃ کا اطلاق راہ خدا میں خرچ کیے جانے والے اس مال پر ہوتا ہے جو دولت کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک وصاف کر دیتا ہے۔

زکوٰۃ کا دُوسرا مفہوم

زکوٰۃ کا دوسرا مفہوم نشوونما پانے، بڑھنے اور پھلنے پھولنے کا ہے جیسے وہ کھیتی جو بہت بڑھ رہی ہو اور پھل پھول لا رہی ہو اس کے بارے میں کہا جاتا ہے۔

زَكَا الزَّرْعُ

”کھیتی نے نشوونما پائی۔“

اگر ہم اس مفہوم کو پیش نظر رکھیں تو زکوٰۃ کے لفظ کا اطلاق اس مال پر ہوتا ہے جسے خدا کی

Marfat.com

راہ میں خرچ کرنے سے اس میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ وہ خدا کا فضل اور برکت شامل ہونے کی وجہ سے بڑھتا رہتا ہے۔

برادرانِ اسلام! زکوٰۃ کا حکم قرآن پاک میں بیاسی بار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کا مکرر اس بات سے آگاہ کرنا اس چیز کی نشاندہی کرتا ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنا بہت ضروری ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کو کس قدر اہم قرار دیا ہے۔

وہ لوگ جو زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کریں وہ اسلام کے بنیادی رکن کا انکار کرتے ہیں اس لئے اُن سے مقاتلہ جائز ہے اسی لئے جب منکرین زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن سے جنگ کی

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کمال جرأت ایمانی سے اکثر صحابہ کے مشوروں کے اس بات کا ببانگ دہل اعلان کیا کہ جو کوئی نماز اور زکوٰۃ میں کسی قسم کی تفریق اور امتیاز روا رکھے گا میں اس کے خلاف جہاد کروں گا۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے باغیوں کے خلاف کھلم کھلا جہاد کیا اور ان کی تلوار اس وقت تک نیام میں نہ آئی جب تک منکرین زکوٰۃ کی برپا کی ہوئی شورش پوری طرح ختم نہ ہوگئی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم کئی جگہ پر بار بار ارشاد فرمایا ہے اس لئے نظامِ صلوٰۃ اور نظامِ زکوٰۃ کا قیام نہایت اہم ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری لکھتے ہیں ! اسلام کے رُوحانی نظام کے نافذ کرنے سے نیکیوں کو فروغ ملتا ہے جب کہ اس کے اقتصادی نظام کا نفاذ برائیوں کو جڑ سے کاٹنے کا موجب بنتا ہے اگر اسلام کا اقتصادی نظام مفقود ہو تو غیر متوازن معیشت کے مضر اثرات پورے معاشرے پر مرتب ہوں گے اور دولت چند ہاتھوں میں سمٹ جانے کی وجہ سے ارتکاز زر کا رجحان فروغ پذیر ہوگا جس سے معاشرے میں برائیاں جنم لینے لگیں گی

یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ مال کی مثال پانی کی سی ہے جو اگر کسی جگہ جمع ہو کر دیر تک کھڑا رہے اور اس کے نکاس کا کوئی اہتمام و بند وبست نہ ہو تو اس میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔

اس طرح وہ پانی جو صاف و شفاف ہونے کی صورت میں انسان کے لیے حیات بخش اور صحت افزا تھا متعفن ہونے کی وجہ سے بیماری کا گھر اور موت کا سامان بن جاتا ہے۔ پانی کو صاف و

شفاف اور تعفن سے پاک رکھنے کا صرف ایک طریقہ ہے کہ وہ ایک جگہ زیادہ دیر جمع نہ ہو اور اس کے نکاس کا خاطر خواہ بندوبست ہوتا رہے۔

اس اعتبار سے زکوٰۃ، مال و دولت اور سرمائے کے لئے گردش اور نکاس کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ وہ نظام ہے جو زر و مال کو ایک جگہ بغیر خرچ کیے جمع رہنے سے باز رکھتا ہے۔ اس طرح سال میں ایک بار ادا کی ہوئی زکوٰۃ، مال و دولت کو چند ہاتھوں میں مرتکز نہیں ہونے دیتی اور اس گردشِ زر سے سرمائے کا چشمہ صافی تکدر آشنا نہیں ہونے پاتا۔

زکوٰۃ اپنے مفہوم کے اعتبار سے وہ میل کچیل ہے جسے نکال دیا جائے تو دولت آلودگی سے پاک و صاف ہو جاتی ہے۔ یہ صرف ان مستحقین کا حق ہے جن کی تفصیل صراحت کے ساتھ کتب فقہ میں بیان کر دی گئی ہے۔ زکوٰۃ کا حق حقوق العباد کے زمرے میں آتا ہے۔ اگر اسے صحیح طریقہ اور جگہ پر استعمال کیا جائے تو اس کی یہ ادائیگی اتنی بڑی نیکی ہے جس سے بے شمار برکتیں پیدا ہوتی ہیں اور دینے والے کا مال بجائے گھٹنے کے بڑھتا رہتا ہے۔

حقوق العباد ہونے کے ناطے زکوٰۃ اگر ایک طرف بندوں کا حق ہے تو دوسری طرف یہ خالق کا بھی حق ہے۔ اس کی عدم ادائیگی سے جہاں ایک طرف بندوں کے حق کو ٹھکرایا جاتا ہے وہاں لامحالہ خالق کے حق کو ٹھکرائے جانے کا پہلو بھی نکلتا ہے۔

اسلام کی تکمیل کب ہوگی

عَنْ عَلْقَمَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ تَمَامَ اِسْلَامِكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ

”حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا: تمہارے اسلام کی تکمیل یہ ہے کہ تم اپنے مال کی (کامل) زکوٰۃ ادا کیا کرو۔“

(الترغیب والترھیب ج ۱ ص ۳۰۱)

Marfat.com

مال کا شر دور کرنے کا طریقہ

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَرَاَیْتَ اِنْ اَدّٰی الرَّجُلُ زَکَاۃَ مَالِہٖ؟ فَقَالَ مَنْ اَدّٰی زَکَاۃَ مَالِہٖ فَقَدْ ذَھَبَ عَنْہُ شَرُّہٗ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، اس مال کا شر اس سے جاتا رہا۔

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۵۴۷)

زکوٰۃ ادا کرنا فرض ادا کرنا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اِذَا اَدَّیْتَ الزَّکَاۃَ فَقَدْ قَضَیْتَ مَا عَلَیْكَ، وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یَکُنْ لَہٗ فِیْہِ اَجْرٌ وَکَانَ اَجْرُہٗ عَلَیْہِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو نے (اپنے مال کی) زکوٰۃ ادا کردی تو تو نے اپنا فرض ادا کردیا۔ اور جو شخص حرام مال جمع کرے پھر اسے صدقہ کردے اسے اس صدقہ کا کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ اس کا بوجھ اس پر ہوگا۔

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۵۴۷)

مال دولت زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرو

عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ

Marfat.com

علیه وآله وسلم حَصِّنُوْا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَدَاوُوْا اَمْرَاضَكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَاسْتَقْبِلُوْا اَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مال و دولت کو زکوٰۃ کے ذریعے بچاؤ اور اپنی بیماریوں کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو اور مصیبت کی لہروں کا سامنا دعا اور گریہ وزاری کے ذریعے کرو۔

(سنن ابوداؤد شریف ص ۱۳۳)

برادرانِ اسلام! اس حدیث مبارکہ میں اللہ کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کئی ضروری باتوں کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے اول یہ کہ زکوٰۃ دینے والا اپنے مال کو ہر قسم کی آفات وبلیات سے محفوظ کرلیتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اُس کے مال کی نگران بن جاتی ہے اور یہ دنیاوی مال بھی اُس کے لئے باعثِ سکون ہوجاتا ہے اور اس کے برعکس زکوٰۃ نہ دینے والے کے مال کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے دوسرے یہ کہ اللہ کے دیئے مال سے صدقہ کرنے سے بیماریاں ختم ہوجاتی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

زکوٰۃ کی کم از کم حد

زکوٰۃ کی کم از کم حد سال میں جمع شدہ مال پر اڑھائی فی صد کی شرح از روئے شریعت مقرر کی گئی ہے لیکن یہ وہ حد ہے جس سے اسلام کے ایک بنیادی رکن کی بجاآوری فرضیت کی حد تک ہوتی ہے اور اس سے پہلوتہی انسان کے ایمان واسلام کو معرضِ خطر میں ڈال دیتی ہے۔

نظام زکوٰۃ کی برکتیں

بردرانِ اسلام ! مال و اولاد رزق و آسائش سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے عطا کئے ہوئے مال سے کچھ حصہ ان غریبوں مسکینوں اور فقراء کو دینے کا مُطالبہ کیا ہے جن کے پاس مال نہیں۔

بردرانِ اسلام !اگر ہمارے معاشرے میں زکوٰۃ کا حقیقی نظام رائج ہوجائے تو سارا

Marfat.com

معاشرہ خوشحال ہوسکتا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی سے حُبِّ مال ختم ہوتی ہے۔

زکوٰۃ کی تقسیم سے غریبوں کا بھلا ہوجاتا ہے۔

زکوٰۃ کے مال سے غریبوں کے لئے رزق کا انتظام ہوجاتا ہے۔

زکوٰۃ کے مال سے فقراء کے لئے رہائش کا انتظام ہوسکتا ہے۔

قارئین کرام ! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے فرامین کی روشنی میں نظامِ زکوٰۃ کو جاری فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی برکات کی نشاندہی فرمادی۔

اب ہمارے لئے ضروری ہے کہ وہ سونا چاندی اور مال واسباب جو ضروریات سے زائد ہے اس پر زکوٰۃ دیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کے احکام کی تابعداری کریں۔

برادرانِ اسلام ! سرکار مدینہ سرورِ قلب وسینہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

جو مال برباد ہوتا ہے، وہ زکوٰۃ نہ دینے سے برباد ہوتا ہے اور فرمایا کہ زکوٰۃ دے کر اپنے مالوں کو قلعوں میں بند کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دعا اور تضرع سے استعانت کرو اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں گے۔ جب تک پوری چاروں کو نہ بجالائے وہ چار چیزیں یہ ہیں۔

☆ زکوٰۃ ☆ نماز ☆ روزہ ☆ حج

اور فرمایا جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں ہوگی

(بحوالہ: طبرانی اوسط، ابوداؤد، امام احمد، طبرانی کبیر)

زکوٰۃ فرض ہے اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق

اور ادا کرنے میں دیر کرنے والا گنہ گار ومردود الشہادۃ

(عالمگیری)

زکوٰۃ ہر عاقل وبالغ پر فرض ہے۔ نابالغ بچے پر زکوٰۃ فرض نہیں مثلاً کسی کے والد کا انتقال ہوگیا نابالغ بچے کے حصے میں والد کے ترکے سے کوئی چیز آئے اور اسے محفوظ کرلیا۔ نابالغ بچے کے اس مال پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

Marfat.com

صدقہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدقہ سے مراد خیرات ہے چاہے وہ خیرات فرض ہو۔ یا نفلی اور یہ بات قرآن وحدیث سے واضح ہے کہ صدقات دینے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ اضافہ ہوتا ہے اور صدقہ و خیرات کرنے والوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اجرِ عظیم عطا کیا جاتا ہے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین سے صدقات وخیرات کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے ہمیں چاہیے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات پر عمل کر کے دُنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل کریں۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقات وخیرات کے حوالہ سے فرامین ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتَدْفَعُ عَنْ مِيْتَةِ السُّوْءِ

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔“

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۵۲)

حلال مال سے صدقہ دو

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

جو کوئی ایک کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے صدقہ کرے، اور اللہ تعالیٰ حلال کمائی سے ہی صدقہ قبول کرتا ہے۔ (حلال کمائی سے کیا گیا

صدقہ) اللہ تعالی دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر اس کے مالک کے لئے اسے پالتا (بڑھاتا) رہتا ہے، جس طرح کوئی تم میں سے اپنا بچھڑا پالتا ہے یہاں تک کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے

(صحیح بخاری)

قیامت کے دن صدقہ کا سایہ ملے گا

مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے روز صدقہ ایماندار کے لئے سایہ ہوگا۔

(مسند احمد بن حنبل)

صدقہ آگ سے بچالے گا

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر بچو

(بخاری شریف)

صدقہ گناہوں کو ختم کرتا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ گناہ کو بُجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

(ترمذی شریف)

افضل ترین صدقہ پانی پلانا ہے

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سعد کی ماں فوت ہو گئی پس کون سا صدقہ افضل ہے؟

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پلانا انہوں نے ایک کنواں کھودا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کے (ثواب کے) لئے ہے

(رواہ ابوداؤد)

یہ حدیث مبارکہ ایصال ثواب کی دلیل ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابی سعد رضی اللہ عنہ کو اُن کی والدہ کی طرف سے پانی صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مُردوں کو زندوں کی طرف سے کیا گیا صدقہ وخیرات کا اجر عطا ہوتا ہے اسی لئے اہل سنت کا معمول ہے کہ اپنے فوت شدگان کے لئے صدقات وخیرات کا اہتمام کرتے ہیں۔

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے اللہ عزت بڑھاتا ہے اور عاجزی اختیار کرنے پر اللہ مرتبہ عطا فرماتا ہے"

(مسلم شریف)

برادرانِ اسلام ! صدقات وخیرات کرنے والا شخص معاشرے میں عزت وتوقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لئے کسی شخص کو اللہ تبارک وتعالیٰ مال ودولت عطا کرے تو وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کی روشنی میں اپنے مال میں اضافہ اور لوگوں میں عزت وتوقیر کے حصول کے لئے بطور خاص صدقات وخیرات کا اہتمام کرے۔

باغ سے جانور کھالے تو صدقہ ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول رکھے ہیں اور چھوٹے چھوٹے اعمال کا بھی بہت بڑا اجر عطا فرماتا ہے اگر کسی مسلمان کا کھیت یا باغ ہو اور اُس سے جانور کوئی چیز کھالیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمان کے اُس مال میں بھی اضافہ فرماتا ہے اور اُس کے لئے صدقہ کا اجر بھی عطا فرماتا ہے حدیث مبارکہ میں ہے !

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کوئی مسلمان نہیں جو درخت لگائے یا کھیتی سینچے، پھر اس سے انسان یا پرندے یا چار پائے کھائیں مگر وہ اس کے لئے صدقہ ہے

(بخاری و مسلم شریف)

اجر میں افضل صدقہ

برادرانِ اسلام صدقات و خیرات کرنا بہت اجر و ثواب کا باعث ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ جب بندہ صحت مند ہو اور اُس کو اللہ تبارک و تعالیٰ مال عطا فرمائے تو اپنی خواہشات کو ترک کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں خرچ کرے تندرستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینا افضل ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا صدقہ اجر میں افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ صدقہ جو تو تندرستی کی حالت میں کرے، تجھے غربت کا خوف بھی ہو اور دولت کی خواہش بھی اور (یاد رکھو) صدقہ کرنے میں دیر نہ کرنا کہیں جان حلق میں آ جائے اور پھر تو کہے کہ فلاں کے لئے اتنا صدقہ اور فلاں کے لئے اتنا صدقہ حالانکہ اس وقت تو تیرا مال غیروں کا ہو ہی چکا

(بخاری)

صدقہ دے کر واپس لینا جائز نہیں

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا سواری کے لئے اللہ کی راہ میں دیا۔ جس کو دیا تھا اس نے اسے ضائع کر دیا (پوری خدمت نہ کی) تو میں نے اس کو خریدنا چاہا اور خیال کیا کہ وہ سستا بیچ دے گا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے مت خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو، خواہ وہ تم کو ایک درہم

Marfat.com

میں دے، کیوں کہ صدقہ دے کر واپس لینے والا ایسا ہے، جیسا قے کر کے چاٹنے والا

(صحیح بخاری شریف)

عَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيْ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے، تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے، اور تمہارا بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے، اور تمہارا کسی اندھے کو راستہ دکھانا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے، اور تمہارا راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (وغیرہ تکلیف دہ چیز) کا ہٹانا بھی تمہارے حق میں صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کی بالٹی میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔"

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۳۹)

احسان جتلانے سے صدقہ ضائع ہو جاتا ہے

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالی تین آدمیوں سے نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا (1) دے کر احسان جتانے والا (2) تہ بند لٹکانے والا (3) اور جھوٹی قسم سے اپنا سودا

Marfat.com

بیچنے والا (رواہ نسائی)

اہل وعیال پر ثواب کی نیّت سے خرچ کرنا

ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اسی کے لئے صدقہ ہوگا۔

(مسلم شریف)

صدقہ کی طاقت

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ سے صدقہ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی نے زمیں کو پیدا فرمایا تو زمین ہلنے لگی تو اللہ تعالی نے پہاڑ کو اس میں گاڑ دیا جس سے زمین ٹھہر گئی فرشتے پہاڑوں کی مضبوطی سے متعجب ہوئے اور عرض کیا الہی! کیا تو نے پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت وشدید کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟

اللہ تعالی نے فرمایا! ہاں وہ لوہا ہے۔ انہوں نے عرض کی! الٰہی کیا تو نے لوہے سے بھی زیادہ کوئی مضبوط مخلوق بنائی ہے؟ اِرشاد فرمایا ہاں! وہ آگ ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا مولی! کیا آگ سے بھی زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟

ارشاد ہوا وہ پانی ہے فرشے عرض گزار ہوئے! اے رب! کیا کوئی مخلوق پانی سے بھی زیادہ طاقتور پیدا فرمائی ہے؟

ارشاد ہوا وہ ہوا ہے۔ پھر عرض کرنے لگے! اے پروردگار! کیا ہوا سے بھی زیادہ سخت کسی مخلوق کو پیدا فرمایا ہے؟ اللہ تعالی نے فرمایا! ہاں وہ انسان جب داہنے ہاتھ سے صدقہ کرے تو اسے بائیں ہاتھ سے چھپائے۔

Marfat.com

اس حدیث مبارکہ سے صدقہ کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں کہ صدقہ دنیا میں ہر چیز سے زیادہ طاقتور ہے۔

برادرانِ اسلام ! دنیا میں مسلمان کو اللہ کی راہ میں خرچ کئے گئے مال پر دس گنا ثواب عطا فرمایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ پر خرچ کرنے سے جو اجر عظیم آخرت میں دیا جائے گا اُسکا حساب تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

دن کا آغاز صدقہ سے کرو

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہُ الکریم کا فرمان ہے !

جس دن تم اپنے دن کا آغاز صدقے سے کرتے ہو، اس دن تمہاری کوئی دُعا رَد نہیں کی جائے گی اور اچھی بات بتانا بھی صدقہ ہے۔

صدقہ سے ہاتھ نہ روکو

برادرانِ اسلام ! اللہ کی راہ میں خرچ کرنا مال کو بڑھاتا ہے اگر کبھی احساس ہو کہ اُس کے کاروبار میں کمی ہو رہی ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ پر زیادہ سے زیادہ صدقہ دے تا کہ اُس کی مشکل جاتی رہے لیکن ہمارے ہاں رواج ہے کہ جب مال میں کمی ہو تو ہم صدقہ سے بھی ہاتھ روک لیتے ہیں حالانکہ صدقہ ہمیشہ مال بڑھاتا ہے۔

مولائے کائنات اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مال کی کمی ہونے پر بہترین نسخہ تجویز فرمایا ہے آپ کا فرمان ہے !

جب تمہیں اپنے مال میں کمی محسوس ہو تو اللہ تعالیٰ سے تجارت کر لیا کرو۔

صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے

صدقہ ستر قسم کی بلاؤں کو دُور کرتا ہے جن میں آسمانی بلائیں ، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں صدقہ بُرائی کے ستّر دروازے بند کرتا ہے صدقہ دینے کے لئے یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ صدقہ

Marfat.com

وصول کرنے والا مسلمان اور وہ واقعی صدقہ لینے کا حقدار ہو۔

آلِ رسول کے لئے صدقہ نہیں

برادرانِ اسلام ! اللہ رب العزت نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خصوصی اعزازت سے نواز رکھا ہے اور آپ ہی کی وجہ سے آپ کے اہل بیت کو بھی خصوصیت حاصل ہے تمام اہلِ اسلام صدقات وخیرات اور زکوٰۃ لے سکتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خانوادۂ نور کا کوئی فرد زکوٰۃ وصدقات نہیں لے سکتا اس لئے کہ زکوٰۃ وصدقات مال کا میل ہوتے ہیں اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سراپا نور ہیں آپ کی آل کا ہر فرد نور ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

برادرانِ اسلام !ہم ان آیات واحادیث سے صدقہ کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمیں صدقہ کرنے کا دنیا اور آخر دونوں جہانوں میں اجر عظیم دیا جائے گا۔

صدقات وخیرات سے مال میں کمی نہیں ہوگی بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت سے اسے کئی گنا بڑھا دے گا اس لئے دل کی تنگی کا علاج کرنے کے لئے صدقات وخیرات کرتے رہنا چاہیے کیونکہ اس سے دُنیا میں بھی بھلا ہوگا اور آخرت میں بھی آسانی ہوگی۔

Marfat.com

علم اور سُنّت مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیارے اسلامی بھائیو ! حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے علم حاصل کرنے کے مُتعلق ارشادات فرمائے ہیں حضرت اَنس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

قرآن وحدیث میں علم کو فلاح اور کامیابی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے اور اہل علم کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔

علم انسان کو پستی سے بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ ادنیٰ کو اعلیٰ بناتا ہے۔ غیر تہذیب یافتہ اقوام کو تہذیب کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں اہل علم افراد کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

عِلم کی اہمیّت

علم کی اہمیت کے حوالے سے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ذکر آیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کعبے کی تعمیر مکمل کی اور وہاں چند لوگ آباد ہو گئے تو دعا فرمائی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۲۹ ترجمہ کنزالایمان)

Marfat.com

برادرانِ اسلام ! سید نعیم الدین مُرادآبادی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر خزائن العرفان میں علم و حکمت کے حوالہ سے رقمطراز ہیں !اس کتاب سے قرآن پاک اور اس کی تعلیم سے اس کے حقائق و معانی کا سکھانا مراد ہے حکمت کے معنی میں بہت اقوال ہیں بعض کے نزدیک حکمت سے فقہ مراد ہے قتادہ کا قول ہے کہ حکمت سنت کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ حکمت علم احکام کو کہتے ہیں خلاصہ یہ کہ حکمت علم اسرار ہے ستھرا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ لوح نفوس وارواح کو کدورات سے پاک کر کے حجاب اٹھادیں اور آئینہ استعداد کی جلا فرما کر انہیں اس قابل کر دیں کہ ان میں حقائق کی جلوہ گری ہو سکے۔

(تفسیر خزائن العرفان)

سب سے پہلی وحی اور علم

برادرانِ اسلام !اسلام کی سب سے پہلی تعلیم اور قرآن پاک کی پہلی آیت جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر نازل فرمائی وہ علم ہی سے متعلق ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ① خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ② اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ③ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ④ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ⑤

پڑھو اپنے رب کے نام سے ۔جس نے پیدا کیا۔آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو۔اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

(سورۃ العلق آیت ۱ تا ۵ ترجمہ کنزالایمان)

علم دین کی ضرورت واہمیت کے باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی فرمان کافی ہے کہ" بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں متعدد مقامات پر علم حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا"علم کا طلب کرنا ہر مسلمان (مرد،عورت) پر فرض ہے۔"

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

طالبِ علم راہِ خدا میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم : مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ

"حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حصولِ علم کے لئے نکلا وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے جب تک کہ واپس نہیں لوٹ آتا۔"

(ترمذی ج ۵ ص ۲۹)

اہلِ علم کے عِلاوہ دُنیا کا حال

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُولُ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا دم بھرنے والے اور عالم اور طالب علموں کو چھوڑ کر بقایا دنیا اور جو کچھ اس (دنیا) میں ہے سب ملعون ہیں۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۳۷۷)

برادرانِ اسلام ! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ، جس میں علم کی فرضیت فقط مردوں تک ہی محدود نہیں رکھی گئی بلکہ عورتوں کے لیے بھی علم کا حصول ضروری قرار دیا گیا ہے، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح فرمان کے باوجود، ہمارے ہاں آج بھی بعض لوگ خواتین کو تعلیم دلانے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ ایک عورت کو تعلیم دلانا پورے خاندان کو تعلیم دلانے کے مترادف ہے۔

Marfat.com

کیوں کہ یہی خاتون جس نے ایک دن ماں بننا ہے اور اپنی اولاد کی پرورش کی ذمہ داری ادا کرنی ہے، اگر ماں تعلیم یافتہ ہوگی تو اپنے بچے کی بہتر تربیت کر پائے گی اس لئے کہ ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہوتی ہے۔ اگر اس درس گاہ سے بچے کو اچھی بنیاد میسر آگئی تو یہ آگے چل کر اُس کے لیے مفید ثابت ہوگی یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ بیٹیوں کو دُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنے سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ اُنہیں قرآن وحدیث کی تعلیم دلائی جائے تا کہ وہ آگے چل کر ایک خاندان کی تربیت کا اہتمام کر سکے۔

علم کی فضیلت

بالخصوص دین کا علم حاصل کرنے کے حوالے سے ایک حدیث مبارکہ جسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو مجلسوں سے ہوا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں ہو رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں مجلسیں خیر اور نیکی کی مجلسیں ہیں۔ (ایک مجلس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ) یہ لوگ اللہ سے دعا اور مناجات میں مشغول ہیں، اللہ چاہے تو عطا فرما دے اور چاہے تو عطا نہ فرمائے اور (دوسری مجلس کے بارے میں فرمایا کہ) یہ لوگ علمِ دین حاصل کرنے میں اور نہ جاننے والوں کو سکھانے میں مصروف ہیں، لہٰذا ان کا درجہ بالاتر ہے اور میں تو معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنہی میں بیٹھ گئے۔"

(مسند دارمی)

پیارے اسلامی بھائیو ! مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں علم سیکھنے اور سکھانے والوں کی فضیلت کا علم ہوتا ہے اور ایسی جماعت پر نہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص رحمتیں نازل ہوتی ہیں بلکہ فرشتے اور دیگر مخلوقات بھی اُن کے لیے دعا گو رہتے ہیں۔

اور اللہ کے محبوب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اُس جماعت کو پسند فرما رہے ہیں جو تعلیم و تعلم میں مصروف تھی ہمیں چاہیے کہ ایسی محافل میں ضرور شریک ہوں جن میں دین کی تعلیم دی جاتی

Marfat.com

ہے۔

علم دین اور صدقۂ جاریہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا ''بے شک ان چیزوں میں سے جو مومن کو موت کے بعد پہنچتی ہیں، یعنی اس کے عمل اور اس کی نیکیاں، ان میں ایک تو علم ہے، جسے اس نے حاصل کیا اور پھیلایا، اور وہ اولاد صالح، جسے چھوڑ گیا یا قرآن ورثے میں چھوڑ گیا یا مسافر خانہ تعمیر کر گیا یا نہر جاری کر گیا یا اپنے مال سے زندگی میں اور تندرستی میں ایسا صدقہ نکال گیا جو مرنے کے بعد اس کو پہنچتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ)

طالب علمی میں موت

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جس کو اس حال میں موت آ گئی کہ اسلام کے زندہ کرنے کے لیے علم حاصل کر رہا تھا تو اس کے اور نبیوں کے درمیان جنت میں ایک درجے کا فرق ہوگا۔''

(رواہ الدارمی)

علم حصولِ دُنیا کے لئے حاصل نہ کرو

عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّ یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللهِ، لَا یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْیَا، لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَعْنِی رِیْحَهَا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی

Marfat.com

حاصل کی جاتی ہے لیکن (اگر) وہ یہ علم حصولِ دنیا کے لئے سیکھتا ہے تو قیامت کے روز وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۲۲۳)

عالم عابد پر فضیلت رکھتا ہے

عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه. قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم رَجُلَانِ: اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ، كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَاكُمْ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَاءِ كَتَهُ. وَاَهْلَ السَّمٰوَاتِ، وَالْاَرَضِيْنَ، حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ. لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا: جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے ایک ادنی (صحابی) پر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، (تمام) زمین و آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں (بھی سمندروں، دریاؤں اور تالابوں میں) اس شخص کے لئے رحمت (کی دعا) مانگتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۵۰)

علم انبیاء کی وراثت ہے

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم، یَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا، رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ، كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ بِهِ، أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی طلبِ علم میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے۔ اور بیشک فرشتے طالبِ علم کی رضا کے حصول کے لئے اس کے پاؤں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور عالم کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ اور بے شک علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ بے شک انبیاء کرام کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتی بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے اسے پایا اسے (وراثتِ انبیاء سے) بہت بڑا حصہ مل گیا۔

(دارمی ج ۱ ص ۱۱۰)

عالم کی عابد پر فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: فَقِيهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ، ایک ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت اور بھاری ہے۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۴۸)

عُلماء ستاروں کی مانند ہیں

عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم اِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْاَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ يُهْتَدَىٰ بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَاِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ اَوْشَكَ اَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علمائے کرام زمین میں ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ اور اگر ستارے غروب ہو جائیں تو قریب ہے کہ (مسافروں کو راستہ دکھانے والے) رہنما بھٹک جائیں۔ (یعنی علماء کرام نہیں ہوں گے تو عوام گمراہ ہو جائیں گے)۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۵۷)

علوم دو طرح کے ہیں

عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں ہوتا ہے اور یہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے یہ (علم) بنی آدم پر اللہ تعالیٰ

کی حجت ہے۔

(سنن دارمی ج ۱ ص ۱۱۴)

اور ایک روایت میں ہے کہ علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں راسخ ہوتا ہے اور ایک علم زبان پر (جاری ہوتا) ہے پس یہ علم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہے (یعنی اگر صحیح عمل نہیں کریں گے تو یہ ان کے خلاف گواہ ہوگا)۔"

برادرانِ اسلام! علم حاصل کرنے والوں کو یہ بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ جس طرح علم حاصل کرنے اور اسے دوسروں تک پہچانے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اسی طرح اس کی ناقدری اور اسے دکھاوے کے طور پر پیش کرنے کی بھی سخت مذمت کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متعدد احادیث مبارکہ میں ایسے لوگوں کے لیے سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

چناں چہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

جس علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کی جاتی ہے، ایسے علم کو اگر کسی نے دنیاوی فائدے کے لیے حاصل کیا تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

(ابوداؤد شریف)

علم چھپانا منع ہے

برادرانِ اسلام! اہلِ علم حضرات کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں تک علم کی روشنی پہنچائیں اگر کسی کے پاس علم ہو اور وہ تکبر اور رعونت کی بناء پر علم چھپائے اور کسی کے پوچھنے پر مسئلہ بتانے سے سستی کا مظاہرہ کرے تو اُس کا یہ عمل اللہ اور اُس کے رسول کے نزدیک نہایت ناپسندیدہ ہے حدیث پاک میں ہے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی، جس کا اُسے علم ہے، پھر اس نے اس کو

چھپایا (یعنی سائل کو نہ بتایا) تو قیامت کے روز اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔"

(ابوداؤد شریف)

علم کے بغیر فتویٰ دینا منع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ !

جس کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا (اور اس نے اس پر عمل کر کے غلط کام کرلیا) تو اس کا گناہ اس پر ہوگا جس نے فتویٰ دیا اور جس نے کسی کام کے سلسلے میں اپنے بھائی کو ایسا مشورہ دیا جس کے متعلق وہ جانتا ہے کہ بہتری دوسرے مشورے میں ہے، تو اس نے اپنے بھائی کے ساتھ خیانت کی۔"

(ابوداؤد شریف)

برادرانِ اسلام ! اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان مبارک فرامین کی روشنی میں تعلیم و تعلم کی فضیلت کے وہ گلہائے معطر آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جن سے اہل محبت کے مشام جاں معطر ہوجاتے ہیں ہمیں چاہیے کہ علم کی فضیلت کو سمجھیں اور خود بھی علم حاصل کریں اور جب بات کی ہمیں خبر ہو وہ دوسروں تک پہنچائیں۔

ذِکر اور سنّتِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادرانِ اسلام ! حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے محبوب ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کا ذکر بلند کرنے کا اعلان فرمایا اسی طرح آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اللہ نے بھی اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا ہے قرآن حکیم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے !

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو

(سورۃ بقرہ آیت ۱۵۲)

حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے ذکر تین طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) لسانی

(۲) قلبی

(۳) بالجوارح

ذکر لسانی تسبیح، تقدیس، ثناء وغیرہ بیان کرنا ہے خطبہ توبہ استغفار دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔

ذکر قلبی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائل قدرت میں غور کرنا علماء کا استنباط مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہیں۔

ذکر بالجوارح یہ ہے کہ اعضاء طاعتِ الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا یہ ذکر بالجوارح میں داخل ہے نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ! تم اطاعت بجالا کر مجھے یاد کرو میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا کہ اے میرے بندو! میرا ذکر کرو، اگر تم میرا ذکر کرو گے تو میں اس کے بدلے میں تمہارا ذکر کروں گا اور یہ ذکر کبھی ختم نہیں ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث قدسی میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے !

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَ اَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِنْهُمْ، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعاً، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَ اِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً

میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ رہتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھے کسی مجمع کے اندر یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر مجمع کے اندر یاد کرتا ہوں اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں، اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دونوں بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں، اگر وہ چل کر میری طرف آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

(بخاری شریف ج ۶ حدیث ۲۶۹۴)(مسلم شریف ج ۴ حدیث ۲۰۶۱)

برادران اسلام ! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ذاکر جب اکیلا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ذکر تنہا کرتا ہے اور جب ذاکر لوگوں کے اجتماع میں اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ عرش پر ارواح ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام کی محفل میں اس کا ذکر کرتا ہے۔

حضرت امام ترمذی نے حدیث نقل فرمائی ہے ۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

ایک آدمی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ! اسلامی احکام مجھ پر غالب آ گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں، جسے میں انہماک سے کرتا رہوں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ

''تیری زبان ذکرِ الٰہی سے ہمیشہ تر رہنی چاہئے۔''

(جامع ترمذی شریف ج ۵ ص ۴۵۸)

ذاکر زندہ ہے غافل مُردہ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

مَثَلُ الَّذِی یَذْکُرُ رَبَّهُ وَالَّذِی لَا یَذْکُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ

اپنے ربّ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ (دلوں) کی سی ہے۔''

(مسلم شریف ج ا ص ۵۳۹)

ذاکرین سایۂ رحمت میں

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نے گواہی دی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہِ عزوجل اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ، وَذَکَرَهُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ

جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں فرشتے انہیں ڈھانپ

Marfat.com

لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۲۴۵)

ذاکر مجاہد سے افضل ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ !

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتُ. قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ؟ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِہٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ، وَیَخْتَضِبَ دَمًا لَکَانَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ اَفْضَلُ مِنْہُ دَرَجَۃً

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی (زیادہ افضل ہوں گے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہاں) اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اُس سے ایک درجہ افضل ہیں۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۴۵۸)

ذکر باعثِ نجات ہے

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا!

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ، وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ، وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوا عَدُوَّکُمْ، فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ؟ قَالُوْا بَلٰی. قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی، قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ: مَا شَیْءٌ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ

کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھا ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے۔ تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے۔ تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے درآنحالیکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں قتل کریں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: (ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر) کوئی چیز ایسی نہیں جو عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والی ہو۔"

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۶۷۳) (ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۲۴۵)

ذکر مال خرچ کرنے سے افضل ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ الصَّلٰوۃَ وَالصِّیَامَ وَالذِّکْرَ تُضَاعَفُ عَلَی النَّفَقَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِسَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ

بے شک نماز، روزہ اور ذکر الٰہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر بھی سات سو گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔"

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۲۴۹۸) (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۳۴)

Marfat.com

ایسے ذکر کرو لوگ دیوانہ کہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ

اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔"

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۵۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اُذْکُرُوا اللّٰہِ ذِکْرًا. یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ تُرَاؤُوْنَ

اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔"

(حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۸۱)

Marfat.com

ذِکر کی کثرت کرو

حضرت ابو جوزا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مُرَاؤُوْنَ

اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔"

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۵۶)

محافلِ ذکر میں فرشتوں کی کثرت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اِنَّ اللّٰہِ عزوجل مَلَائِکَۃً سَیَّارَۃً فُضُلًا یَلْتَمِسُوْنَ مَجَالِس

الذِّكْرِ، يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ الذِّكْرِ، فَإِذَا مَرُّوْا بِمَجْلِسٍ عَلَا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتّٰى يَبْلُغُوا الْعَرْشَ

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری یہی ہے کہ وہ صرف مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور مجالس ذکر میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس جب وہ کسی مجلسِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو (اس مجلس میں اتنی کثرت سے شرکت کرتے ہیں کہ) تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔"

(مسلم شریف کتاب الذکر)

محافلِ ذکر جنّت کی کیاریاں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ

جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو (ان میں سے) خوب کھایا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا (یارسول اللہ!) جنت کی کیاریاں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ذکرِ الٰہی کے حلقہ جات۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۵۳۲)

ذاکر کی دوزخ سے نجات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

يَقُوْلُ اللّٰهُ عزوجل اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ

اللہ عزوجل فرمائے گا دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کبھی کسی مقام پر مجھ سے ڈرا۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۷۱۲)

ذاکرین کی عظمت

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

لَيَبْعَثَنَّ اللهُ اَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُوءِ، يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوْا بِاَنْبِيَاءٍ وَلَا شُهَدَاءَ، قَالَ: فَجَثَى اَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ قَالَ هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰى وَبِلَادٍ شَتّٰى يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر (بیٹھے) ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ کر کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان فرمائیں تاکہ ہم انہیں جان لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہوکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۶۲) (درمنثور ج ۱۰ ص ۳۶۸)

محافلِ ذکر کا حاصل جنّت ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ!

مَا غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ، قَالَ: غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ

مجالسِ ذکر کی غنیمت (یعنی نفع) کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجالسِ ذکر کی غنیمت جنت ہے جنت ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۶۱) (درِ منثور ج ۱ ص ۳۶۶)

ذاکرین مُسکراتے جنّت میں داخل ہوں گے

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه، قَالَ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا تَزَالُ اَلْسِنَتُهُمْ رَطَبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَهُمْ یَضْحَكُوْنَ

جن لوگوں کی زبانیں ہمیشہ ذِکرِ الٰہی سے تر رہتی ہیں وہ مسکراتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۱۹)

اہلِ ذکر کے گھر روشن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

اِنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ لَیَرَوْنَ بُیُوْتَ اَهْلِ الذِّكْرِ تَضِیْءُ لَهُمْ كَمَا تَضِیْءُ الْكَوَاكِبُ لِاَهْلِ الْاَرْضِ

آسمان والے اہل ذِکر کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں۔"

(تفسیر درِ منثور ج ۱ ص ۳۶۷)

عذاب نہیں ہوگا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتّٰى يُصِيْبَ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهٖ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہوئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔

(الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۱۱۳)

برادرانِ اسلام ذکرِ الٰہی کے بے شمار فوائد کُتبِ احادیث میں مرقوم ہیں سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ رب العزت کا ذکر کرنے کا حکم بھی دیا ہے اور اُس کے ثمرات سے بھی آگاہ کیا ہے ہمیں چاہیے کہ اپنی زُبانوں کو اللہ کے ذکر کے سے تر رکھیں تاکہ آخرت کی کامیابی حاصل کرسکیں۔

Marfat.com

قیام اللیل اور سُنّتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادرانِ اسلام ! قیام اللیل یعنی رات کو قیام کرنا سنت مؤکدہ ہے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے اس کی نصوص تواتر سے ملتی ہیں آیاتِ قرآنیہ اور احادیث مبارکہ میں قیام اللیل کرنے پر ابھارا گیا اور اس کی ترغیب دی گئی ہے، اور عظیم اجر و ثواب بیان کیا گیا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام لیل فرماتے اور اس کثرت سے فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے خود محبوب سے فرمادیا کہ محبوب ساری ساری رات قیام نہ کریں بلکہ رات کا کچھ حصہ قیام کرلیا کریں جیسا کہ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے !

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ﴿۶﴾

اے جھرمٹ مارنے والے۔ رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔ آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو۔ یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔ بے شک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔

(سورۃ مزمل آیت ۱ تا ۶ ترجمہ کنزالایمان)

برادرانِ اسلام ! اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ میں متقین کی صفات بیان کیں ہیں اور ان میں قیام اللیل کو بھی ذکر فرمایا ہے، اور یہ بیان کیا ہے کہ ایسی صفات کے مالک لوگ وسیع جنّات کے مالک بنے اور انہیں اس کی نعمتیں حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی اللہ کے پیارے محبوب علیہ الصلوۃ السلام راتوں کو قیام فرماتے اور ساری ساری رات اللہ کی بارگاہ میں کھڑے رہتے آپ نے اپنے اُمتیوں کو بھی قیام اللیل کا حکم ارشاد فرمایا اس حوالہ سے چند احادیث مبارکہ پیش کی جارہی ہیں۔

Marfat.com

بُرائیاں مٹانے والا عمل

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ

رات کا قیام اپنے اوپر لازم کرلو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قرب خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔"

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۵۵۲)

برادرانِ اسلام! اس حدیث مبارکہ سے رات کے قیام کی فضیلت کا خاص اظہار ہو رہا ہے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرب خداوندی کے لئے رات کے قیام کو ضروری قرار دیا ہے کہ یہ عمل اللہ کا ایسا پسندیدہ عمل ہے جس کی بدولت بندے کو بخشش و مغفرت بھی حاصل ہوتی ہے اور قرب خاص بھی۔

قابلِ رشک کون؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں سے کرنا چاہئے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک عطا کیا ہوا اور وہ رات کو نماز میں اس کی تلاوت کرے، دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہو وہ

Marfat.com

اسے رات کی گھڑیوں اور دن کے مختلف حصوں میں (راہِ الٰہی میں) خرچ کرتا ہے۔

(بخاری شریف ج ۴ ص ۱۹۱۹) (ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۳۰)

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم رات کی مبارک ساعتوں کو لہو ولعب، ٹی وی، اور گپ شپ میں گذار دیتے ہیں اور یہ بہت ہی گھاٹے اور خسارے کی بات ہے ہمیں چاہیے کہ اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لئے اپنی رات کا کچھ حصہ اُسی کے لے وقف کریں نوافل ادا کریں اور ذکر وفکر سے قرب خاص حاصل کریں۔

جو مانگو ملتا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا!

اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَةً. لَا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰهِ خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ. وَذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ

رات کو ایک ایسی ساعت بھی آتی ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے دنیا وآخرت کی کوئی بھی چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عنایت فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات آتی ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۲۱)

شب بیداری کرنے والا ذاکرین میں سے ہے

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

مَنِ اسْتَیْقَظَ مِنَ اللَّیْلِ وَاَیْقَظَ اَهْلَهُ فَصَلَّیَا رَكْعَتَیْنِ جَمِیْعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِیْنَ اللّٰهِ كَثِیْرًا وَالذَّاكِرَاتِ

جو شخص خود رات کو بیدار ہو اور اپنی اہلیہ کو (بھی) بیدار کرے، دونوں دو

Marfat.com

رکعت نماز مل کر ادا کریں تو ان کا شمار اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور (کثرت سے) ذکر کرنے والی عورتوں میں ہوگا۔"

(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۷۰)

قُربِ خُدا حاصل کرنے کا وقت

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے !

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ

اللہ عزوجل اپنے بندے کے سب سے زیادہ نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تم اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہو تو ضرور ہو جاؤ۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۵۶۹)

بغیر حساب جنّت میں جانے والے

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُولُ أَيْنَ الَّذِينَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ، فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ

لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا، جن لوگوں کے پہلو (اپنے رب کی یاد میں) بستروں سے جدا رہتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے، ان کی تعداد بہت کم ہوگی اور وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہو جائیں گے

Marfat.com

پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب وکتاب کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۱۶۹)

برادرانِ اسلام! سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ساری ساری رات اللہ کی یاد میں بسر کرتے کبھی غاروں میں کبھی مسجد میں کبھی گھر میں ہر جگہ آپ اللہ کی یاد میں مصروف نظر آتے ہیں آپ یہ چاہتے ہیں کہ میرے اُمتی اعلیٰ درجات حاصل کریں اور قیام لیل کے ذریعہ اللہ کی قربت بھی حاصل کریں اور اللہ کی رضا بھی اور پھر آپ نے ہمیں اس بات سے بھی آگاہ فرما دیا کہ جو لوگ اللہ کی یاد میں رہیں گے اُن کو اللہ اجر عظیم عطا فرمائے گا بلکہ اُن سے حساب بھی نہ لیا جائے گا (سبحانہ اللہ)

شب زندہ دار اُمّت کے سردار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اَشْرَافُ اُمَّتِی حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّيْلِ

قرآن کے عالم وعامل اور شب زندہ دار (لوگ) میری امت کے اشراف (سردار) ہیں۔

(شعب الایمان ج ۲ ص ۵۵۶)

تہجّد گزار کے لئے خصوصی نعمتیں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ لَقَدْ اَعَدَّ اللهُ لِلَّذِيْنَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، وَلَا يَعْلَمُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ قَالَ وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا

يَعْمَلُوْنَ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تہجد گزاروں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، کسی انسان کے دل میں ان کا خیال (تک) نہیں آیا، نہ ہی انہیں کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن پاک میں اس (مفہوم) کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں: ''سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔

(مستدرک حاکم ج ۲ ص ۴۴۸)

قبولیت دُعا کی گھڑیاں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جب رات کا تہائی حصّہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اسے بخش دوں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۳۸۴)

Marfat.com

رات کو قیام کرو

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ !

وَكَانَ اَوَّلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهٖ صلی الله علیه وآله وسلم اَنْ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پہلا کلام جو میں نے سنا یہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرو) کھانا کھلایا کرو، خونی رشتوں کے ساتھ بھلائی کیا کرو اور راتوں کو (اٹھ کر) نماز پڑھا کرو، جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۶۵۲)

برادرانِ اسلام ! اللہ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث مبارکہ میں کئی نیک اعمال کی اہمیت وفضیلت اُجاگر فرمائی ہے آپ نے کثرت سلام کا حکم دیا کہ جاننے والوں اور نہ جاننے والوں سب کو سلام کرنا بہت بڑے ثواب کا ذریعہ ہے لوگوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا کہ اس سے بھی محبت بڑھتی ہے اور پھر خونی رشتہ داروں کے کام آنا اور اُن کے ساتھ بھلائی کرنا بھی بہت بڑے اجر وثواب کی بات ہے سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے خالق ومالک کی رضا کے حصول کے لئے بستر کو چھوڑ کر رات کو نماز ادا کرنا اور اپنے رب سے راز ونیاز کرنا یہ سلامتی سے جنّت میں داخل ہونے والا عمل ہوگا ہمیں چاہیے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین عالیہ کو یاد رکھیں اور اُن پر عمل کریں۔

Marfat.com

نعت سُننا سنّت ہے

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

کہ جب تک کوئی شخص اپنے والدین، اپنی اولاد، اپنے عزیز رشتہ داروں حتی کہ سب انسانوں سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ مومن نہیں ہو سکتا۔

ایمان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ والہانہ محبت، عقیدت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات وخصائص کو ماننے کے ساتھ مشروط ہے۔

محب ہمیشہ اپنے محبوب کے حسن و جمال اور اُس کے اوصاف و کمالات میں مشغول و مصروف رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان شعراء نے ہمیشہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و ثناء آپ کی تعریف وتوصیف اور آپ کے کمالات وفضائل کو اپنے اپنے انداز میں بیان کیا ہے خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کی تعریف وتوصیف میں آیات قرآنیہ نازل فرمائیں۔

کہیں فرمایا ! وما ارسلنك الا رحمة اللعالمین

کہیں فرمایا ! ورفعنا لك ذکرك

کہیں فرمایا ! ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ

کہیں فرمایا ! انا اعطینك الکوثر

کہیں فرمایا ! وللآخرة خیر الك من الاولی

کہیں فرمایا ! تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض

کہیں فرمایا ! واذا اخذ اللہ میثاق النبین

کہیں فرمایا ! قد جاء کم من اللہ نور

کہیں فرمایا ! انا ارسلنك کا شاھداً و مبشرا و نذیرا

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت گوئی بہت بڑا شرف ہے حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ، اسی طرح تابعین تبع تابعین، محدثین، اور دیگر مسلمانوں سے نعت گوئی کا

Marfat.com

ثبوت ملتا ہے۔

عالم اسلام کا کوئی خطہ، کوئی ملک اور کوئی زبان ایسی نہیں جس میں شعر کی زبان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف نہ کی گئی ہو۔

آپ کے دنیا میں تشریف لانے پر آپ کے دادا حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کہی۔

اسی طرح حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب چچا تھے اُنہوں نے سب سے پہلے باقاعدہ نعتیہ قصائد لکھے۔

آج دنیا کی ہر زبان میں نعت کہی جارہی ہے لیکن یہ سعادت مملکت خداداد پاکستان کو حاصل ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ نعت پاکستان میں کہی جارہی ہے اور سب سے زبانوں سے زیادہ نعت اردو زبان میں کہی گئی ہے میرے آقائے نعمت فنافی الرسول، نائبِ حسان حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے۔

بعد حِجاز کے بڑھ کر ساری دُنیا سے
میرے وطن میں نعت نبی کی ہوتی ہے

(حضرت صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ مومنِ کامل بھی ہیں اور نعت خوانِ اول بھی تمام کُتبِ احادیث اور سیرت میں آپ کے نعتیہ قصائد موجود ہیں میرے محسن و مربی فنافی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو طالب کے دیوان سے نعتیہ قصائد اپنی معتبر کتاب ایمان ابی طالب میں درج فرمائے ہیں یہ اقتباس بھی اُنہی کی کتاب سے دیا جارہا ہے۔

امام الانبیاء و مرسلین رحمۃ للعالمین خلاصۂ کائنات فخر موجودات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں ہدیہ نعت کی صورت میں زبردست خراجِ عقیدت پیش کرنے کے بعد سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اب ان کفار قریش کی نشان دہی فرماتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور دشمنی میں انتہائی حدود سے بھی تجاوز کر چکے تھے۔

آپ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

لعمری لقد اجری اسید ورھطه
الی بغضنا وجزاً بالة آکل

(ایمان ابی طالب)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت گوئی بہت بڑا شرف ہے لیکن اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعت خوانی سماعت فرمائی اور اپنے دربارِ عالیہ کے شعراء کو اعزازات و انعامات سے نوازا بلکہ اپنا منبر شریف اپنے ثنا خوان کو عطا کیا کہ ''اے حسان تو میرے منبر پر بیٹھ کر میری نعت کہہ''۔

برادرانِ اسلام ! حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت حسان کو منبر پر بٹھانا اور اُن سے نعت سننا محافلِ نعت کی سب سے بڑی دلیل ہے ہم سٹیج لگاتے ہیں تو یہ بھی سنت ہے اور سامنے بیٹھ کر نعت خوانوں سے نعت سنتے ہیں تو یہ بھی سنت ہے نعت گوئی اور نعت خوانی کے حوالہ سے چند احادیث پیشِ خدمت ہیں۔

نعت خوان کے لئے دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا !

يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُوَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم، يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى قَالَ حَسَّانُ

(اے حسان) جب تک تم اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ حسان نے کفارِ قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو

شفادی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا) حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

تم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو کی، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ عزوجل ہی کے پاس ہے۔

هَجَوْتَ مُحَمَّدً بَرًّا حَنِيْفًا
رَسُوْلَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

تم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو کی، جو نیک اور ادیانِ باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ عزوجل کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔

فَإِنَّ أَبِي وَ وَالِدَهٗ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔

(بخاری شریف ج ۳ ص ۱۲۹۹)

شعراءِ دُشمنِ رسول کی مذمت کریں

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ اَوْهَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه اهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ

مَعَكَ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔

بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا'' مشرکین کی ہجو (یعنی مذّمت) کرو یقینا جبرائیل علیہ السلام بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں۔

(بخاری شریف ج ۳ ص ۱۱۷۶) (مسلم شریف ج ۴ ص ۱۹۳۳)

برادرانِ اسلام ! اللہ تعالیٰ نے شعراء کی مذمت فرمائی ہے لیکن اس مذمت میں وہ شعراء ہرگز نہیں جو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور اُس کے محبوب کی تعریف وتوصیف کرتے ہیں بلکہ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا جبریل نعت خوان کا ہمنوا ہوتا ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کا انکار کرتے ہیں اُن کی مذمت کرتا ہے شرعاً لازم ہے الحمد للہ اللہ نے ہمیں اپنے حبیب کی مدح وثناء کی توفیق بھی عطا فرمائی اور آپ کے دشمنوں کو جواب دینے کی ہمت بھی عطا فرمائی ہے اور اس بات پر ہمیں فخر ہے۔

ایس گلّ تے مقصودؔ ہے فخر سانوں
نعت خوان رسول مختار دے ہاں
نعتِ نبی تے دشمن دی ہجوؔ کہہ کے
ئل سدا پیار دا تار دے ہاں

حسّان کی منبرِ رسول پر ثنا خوانی

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَصَبَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یُنْشِدُ عَلَیْهِ الشِّعْرَ

Marfat.com

وفی روایۃ یَھْجُوْ عَلَیْہِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُھْجُھُمْ اَوْ ھَاجِھِمْ وَجِبْرِیْلُ مَعَکَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر بنوا رکھا تھا۔ وہ اس پر (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں) نعت پڑھتے۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر کھڑے ہو کر (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفاع میں) مشرکین کی ہجو کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکین کی ہجو کرو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ (اس کام میں مددگار) ہیں۔''

(معانی الآثار للطحاوی ج ۴ ص ۲۹۸)

برادرانِ اسلام ! اللہ کے حبیب کی نعت گوئی بہت بڑا مقام ہے اس لئے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضور کی خصوصی دُعائیں بھی حاصل ہوئیں اور اعزازات بھی۔

حمد بھی کہو نعت بھی پڑھو

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا !

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ مَدَحْتُ بِمَدْحَۃٍ وَمَدَحْتُکَ بِاُخْرٰی فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھَاتِ وَابْدَأْ بِمَدْحَۃِ اللّٰہِ

کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت بیان کی ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لاؤ (مجھے بھی سناؤ) اور ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو۔

(الادب المفرد ج ۱ ص ۱۲۶)

Marfat.com

عبداللہ بن رواحہ کا جذبۂ محبت

عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم دَخَلَ مَکَّةَ فِی عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضی الله عنه بَیْنَ یَدَیْهِ یَمْشِی وَهُوَ یَقُوْلُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمرہ قضاء کے موقع پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

خَلُّوا بَنِي الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِهِ
اَلْیَوْمَ نَضْرِبْکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِهِ

ضَرْبًا یُزِیْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِیْلِهِ
وَیُذْهِلُ الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِهِ

کافروں کے بیٹو! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔ آج ان کے آنے پر ہم تمہاری گردنیں ماریں گے۔ ایسی ضرب جو کھوپڑیوں کو گردن سے جدا کردے اور دوست کو دوست سے الگ کردے۔

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ یَا ابْنَ رَوَاحَةَ، بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَفِی حَرَمِ اللهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صلی الله علیه وآله وسلم خَلِّ عَنْهُ یَا عُمَرُ، فَلَهِیَ اَسْرَعُ فِیْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبداللہ بن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں شعر کہتے ہو؟

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو! یہ اشعار ان (دشمنوں) کے حق میں تیروں سے تیز تر اثر کرتے ہیں۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۱۳۹)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعت سماعت فرمائی

عَنْ خُرَيْمِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رضی الله عنه قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنهما يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَمْدَحَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم هَاتِ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ فَاَنْشَاَ الْعَبَّاسُ رضی الله عنه يَقُوْلُ

حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمتِ اقدس میں موجود تھے تو حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح ونعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح وسالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو)

تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ
الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ

فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي
النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

اور آپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو (آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے افقِ عالم روشن ہو گیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ کی عطا کردہ

Marfat.com

روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۳۶۴)

تلوار اور زبان کے ساتھ جہاد

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم اِنَّ اللهَ عزوجل قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَاَنَّ مَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهِ نَضْحُ النَّبْلِ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے شعر کے بارے میں نازل کیا جو نازل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک مومن اپنی تلوار اور زبان دونوں کے ساتھ جہاد کرتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! گویا جو الفاظ تم ان (کفار ومشرکین) کی مذمت میں کہتے ہو وہ (ان کے لئے) بمنزلہ تیر برسانے کے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۶ ص ۳۸۷)

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں نے تلوار کے ساتھ بھی جہاد کیا اور قلم کے ساتھ بھی ہر دور میں جب بھی گستاخانِ رسول نے مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو للکارا تو اہل قلم نے ان کا بھرپور جواب دیا تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوجاتا ہے کہ ہر عہد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے نعت خوانوں کو عزت وتوقیر سے نوازا کیوں نہ ہو کہ محبوب کی تعریف محب کی رضا کا باعث ہوتی ہے۔

Marfat.com

مخلوق پر شفقت اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

برادرانِ اسلام ! حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مخلوقِ خدا پر رحمت وشفقت کا حکم فرمایا ہے آپ سارے جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔

آپ نے پوری کائنات کو رحمت سے نوازا۔

آپ انسانوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

آپ جنوں کے لئے بھی رحمت ہیں

آپ فرشتوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

آپ جانوروں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

آپ پرندوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

آپ درختوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

آپ غلاموں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

آپ تاجداروں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

آپ گداوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

آپ شاہوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

آپ یتیموں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

آپ بیواوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

آپ اپنوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

آپ بیگانوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

حضور سرورِ کائنات، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پوری زندگی رحمت سے عبارت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے درسِ رحمت عطا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنت مبارکہ ہے کہ مخلوقِ خدا پر رحمت کی جائے اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کا مطالعہ کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا ہر گوشہ رحمت ہی رحمت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم

Marfat.com

ہے کہ رحم کرو۔

جو لوگوں پر رحمت نہیں کرتا

برادرانِ اسلام ! آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالی شان ہے۔

لا یرحم اللہ من لا یرحم

جو رحم نہیں کرتا اللہ اُس پر رحم نہیں کرتا

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۴)

کامل مومن پیکرِ اخلاق ہوتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُھُمْ بِاَھْلِہٖ

مومنوں میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جو بہترین اخلاق کا مالک ہے۔
اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ انتہائی نرم ہے۔"

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۹)

بہترین اخلاق کا مالک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِھِمْ

مومنوں میں سے کامل ترین ایمان اس کا ہے جو ان میں سے بہترین اخلاق کا مالک ہے اور تم میں سے بہترین اشخاص وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ

حسن سلوک کرنے والے ہیں۔"

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۳۶۶)

حضور کو سب سے زیادہ محبوب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا

تم میں سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے نزدیک ترین بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہیں۔"

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۷۰)

اعلیٰ اخلاق والے کا مقام

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا!

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ دَرَجَۃَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ

یقیناً مومن حسنِ اخلاق کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔"

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۲۵۲)

میزان میں سب سے بھاری حُسنِ اخلاق

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

Marfat.com

حسنِ اخلاق سے بڑھ کر میزان میں بھاری چیز کوئی نہیں ہوگی۔"

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۶۲)

خُوش اخلاق پر آگ حرام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

حُرِّمَ عَلَى النَّارِ كُلُّ هَيِّنٍ سَهْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ النَّاسِ

بے شک وہ شخص آگ پر حرام کر دیا گیا ہے جو نرم خو، خوش اخلاق اور (نیک مجالس میں) لوگوں کے قریب ہے۔"

(شعب الایمان ج ۷ ص ۳۵۳)

معاملہ میں نرمی برتو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ

یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایک معاملہ میں نرمی برتنے کو پسند کرتا ہے۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۲۴۲)

اللہ نرم خُو کو پسند کرتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی سے سلوک کرنے والا ہے اور ہر ایک معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر اتنا عطا فرماتا ہے کہ اتنا سختی پر بھی عطا نہیں کرتا۔

(بخاری شریف ج ٦ ص ۲۵۳۹)

Marfat.com

خیر سے محروم شخص

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ

جو نرمی سے محروم ہوا وہ خیر سے محروم ہو گیا۔

(مسلم شریف ج ۴ ص ۲۰۰۳)

مُسلمان بھائی کے کام آنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔"

(بخاری شریف ج ۲ ص ۸۶۲)

تنگ دستی دُور کرنے کا نُسخہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا !

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ

جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل کرے گا جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کے لئے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لئے آسانی پیدا فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ (اس وقت تک) اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔"

(مسلم شریف ج ۴ ص ۲۰۷۴)

اللہ بندے کی مدد کرتا ہے

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

لَا يَزَالُ اللهُ فِي حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ

اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے۔"

حاجت روائی کرنے والا عذاب سے محفوظ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا !

إِنَّ اللّٰهِ خَلْقًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ يَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ أُولَئِكَ الْآمِنُونَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے جنہیں اس نے لوگوں کی حاجت روائی کے لئے پیدا فرمایا ہے لوگ اپنی حاجات (کے سلسلہ) میں دوڑے دوڑے ان کے پاس آتے ہیں یہ (وہ لوگ ہیں جو) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔"

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۲۶۲)

فرشتوں کے سائے میں

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم دونوں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ مَشٰى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ حَتّٰى يُتِمَّهَا لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ عزوجل بِخَمْسَةِ آلَافٍ وفی روایة : بِخَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ صَبَاحًا حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً حَتّٰى يُصْبِحَ وَلَا يَرْفَعُ قَدَمًا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ وَلَا يَضَعُ قَدَمًا إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

جو شخص اپنے (کسی مسلمان) بھائی کے کام کے سلسلہ میں چل پڑا یہاں تک کہ اسے پورا کر دے اللہ عزّوجل اس پر پانچ ہزار، اور ایک روایت میں ہے کہ پچھتّر ہزار فرشتوں کا سایہ فرما دیتا ہے وہ اس کے لئے اگر دن ہو تو رات ہونے تک اور رات ہو تو دن ہونے تک دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کے (اپنے مسلمان بھائی کی مشکل کو حل کرنے کے لئے) اٹھانے والے ہر قدم کے بدلے اللہ

Marfat.com

تعالٰی اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

(شعب الایمان ج ٦ ص ١١٩)

مومن پر ہتھیار اُٹھانے والا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

جس شخص نے ہم (یعنی مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

(بخاری شریف ج ٦ ص ٢٥٢٠)

ہر راعی سے سوال ہوگا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا!

أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الْإِمَامُ رَاعٍ، وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

سن لو تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ حکمران نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر بار کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا (یعنی گھر والوں) کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا (یعنی شوہر کے گھر) کے متعلق سوال کیا

Marfat.com

جائے گا۔ نوکر اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ (راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ) آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا اور تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔"

(بخاری شریف ج ا ص ۳۰۴)

برادرانِ اسلام! حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اخلاق حسنہ کے پیکر بن تشریف لائے آپ نے سنگدلوں کو اپنے حُسنِ اخلاق نرم گوئی اور محبت کے ساتھ اپنا گرویدہ فرمالیا اولیائے کرام بھی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کو اپنا کر اپنے اپنے عہد میں دین کی تبلیغ واشاعت کرتے آئے عہدِ حاضر میں اہل اسلام کو اپنے آقا و مولا کی سُنت پر عمل کرتے ہوئے امن کے پیامبر بننا چاہیے اور ایسے لوگوں کی مذمت کرنی چاہیے جو اخلاق سے عاری، امن کے دشمن اور دہشت گردی کی مذموم کاروائیوں میں ملوّث ہیں اسلام سلامتی اور امن، اُخوت و بھائی چارے کا خواہاں ہے۔

Marfat.com

صلہ رحمی اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادرانِ اسلام ! اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے محبوب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشتہ داروں سے نیک سلوک کا حکم ارشاد فرمایا ہے اس لئے ہمیں عزیز و اقارب کے ساتھ خصوصی محبت اور تعلقات کو قائم رکھنا چاہیے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(یہ نافرمان وہ لوگ ہیں) جو اللہ کے عہد کو اس سے پختہ کرنے کے بعد توڑتے ہیں، اور اس (تعلق) کو کاٹتے ہیں جس کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور زمین میں فساد بپا کرتے ہیں، یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں

(سورۃ البقرہ آیت ۲۷)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات جوڑنے کا حکم دیا ہے، اگر اس کے خلاف کریں گے تو یقیناً دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہونگے۔ اسی طرح بے شمار آیات میں اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے۔

صلہ رحمی کیا ہے؟

صلہ رحمی سے مراد یہ ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اتفاق واتحاد سے رہنا، دکھ، درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا، ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا۔ الغرض اپنے رشتہ کو اچھی طرح سے نبھانا اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا، ان پر احسان کرنا، ان پر صدقہ و خیرات کرنا، اگر مالی حوالے سے تنگدستی اور کمزور ہیں تو ان کی مدد کرنا اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے۔

Marfat.com

صلہ رحمی کن سے کی جائے

صلہ رحمی میں اپنے والدین، بہن بھائی، بیوی بچے، خالہ پھوپھی، چچا اور ان کی اولادیں وغیرہ یہ سارے رشتہ دار صلہ رحمی میں آتے ہیں۔

اپنے والدین کے دوست احباب جن کے ساتھ ان کے تعلقات ہوں، ان سب کے ساتھ صلہ رحمی کرنی چاہیے۔

جب ان رشتہ داروں کا خیال نہیں رکھا جائے گا، ان کے حقوق پورے نہیں کیے جائیں گے، ان کی مدد نہیں کی جائے گی تو یہی قطع رحمی کہلاتی ہے۔ یعنی اپنے رشتہ داروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کرنا۔

صلہ رحمی ہمیشہ جاری رکھیں

صلہ رحمی ہر دور میں کی جاسکتی ہے ضروری نہیں کہ انسان مالی مدد ہی کرے، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ جس چیز کی وہ استطاعت رکھتا ہو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

مثلاً ان کے دکھ درد میں شریک ہوکر ان کی حوصلہ افزائی کرے۔

ان کے ساتھ اچھی گفتگو کرے۔

ان کے گھر جاکر حال احوال دریافت کرے۔

ان کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرے۔

ان کے ساتھ غمی خوشی میں شریک ہو۔

یہ ساری باتیں صلہ رحمی میں آتی ہیں۔ قطع رحمی کی سزا تو دنیا میں بھی مل جاتی ہے، جب بھائی مشکل وقت میں اپنے بھائی کا ساتھ نہیں دیتا۔ ایک دوسرے کے دکھ درد کو نہ سمجھا جائے۔ جب خون سفید ہو جائے، تعلقات ختم کریں، جب ضرورت ہو تو اس کی ضرورت کو پورا نہ کیا جائے، حتی کہ ایک دوسرے کے ساتھ مرنا جینا ختم کر دیا جاتا ہے۔ یہ سزا ہی ہے۔ اور قیامت کے دن صلہ رحمی کے متعلق پوچھا جائے گا کہ ہم نے ان رشتوں کے تقدس کا کتنا خیال رکھا ہے،

اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی احادیث مبارکہ میں آپس میں صلہ رحمی کا

Marfat.com

حکم دیا ہے۔ صلہ رحمی کی اہمیت اور فضیلت کو بیان کیا ہے اور قطع رحمی پر وعید سنائی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہر حال میں صلہ رحمی کا خیال رکھیں، ایسا نہ ہو کہ جو رشتے دار غریب ہوں، غربت کی وجہ سے ان سے تعلقات ختم کر لیں، جیسا کہ آجکل رواج ہے کہ اگر بعض رشتہ دار غریب ہوں اور بعض امیر تو امیر لوگ ان غریب رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لیتے ہیں، اور ان کو اپنا رشتہ دار سمجھنا اور کہنا اپنی توہین سمجھتے ہیں۔

اپنے دوست احباب کے سامنے اپنا رشتہ دار قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں جیسے اولاد جب جوان ہوتی ہے تو اپنے والدین کو گھر سے نکال دیتی ہے،

ان کے حقوق کا خیال نہیں رکھتی، یہ ساری چیزیں گناہ کبیرہ ہیں اور اس کی سزا قیامت کے دن ملے گی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا والدین اولاد کے لیے جنت بھی ہیں اور جہنم بھی، جس نے ان کی خدمت کی اس نے جنت کو پالیا ورنہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

صلہ رحمی جنت جانے کا وسیلہ

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان عالیہ کے مطابق صلہ رحمی جنت میں جانے کا وسیلہ ہے۔

> حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ داری عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے یہ اعلان کرتی رہتی ہے جو مجھے ملائے گا اُس کو اللہ تعالیٰ ملائے گا اور جو مجھے کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اُس کو کاٹ دے گا۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۴۱۹)

قطع رحمی کرنے والے کا انجام

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے سے منع فرما رکھا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ آج کل قطع تعلقی عام بیماری کی صورت اختیار کر چکی ہے حالانکہ اس عمل کی بدولت اللہ بھی ناراض ہوتا ہے اور اُس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اور

Marfat.com

آخرت میں بھی قطع تعلقی کرنے والوں کا انجام جہنم ہوگا جیسا کہ احادیث میں بیان ہوا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! رشتہ داری کو کاٹ دینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا حکم ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو رشتہ داری قطع کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اچھا سلوک کرنا اُن کے رَنج و راحت میں شریک رہنا اُن کی اِمداد و اعانت کرنا رشتہ داریوں کو ملانا ہے رشتہ داروں سے بے رحمی کا سلوک کرنا اور اُن سے بے تعلق رہنا اُن سے الگ تھلگ ہو جانا رشتہ داریوں کا کاٹنا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمانِ اقدس کی روشنی میں ہمیں اپنی اِصلاح کرنی چاہیے اور رِشتہ داروں کے ساتھ حُسن سلوک کرنا چاہیے اگر کوئی رشتہ دار غریب ہو تو اس کی اِمداد کر کے اللہ تعالیٰ کی خُوشنودی حاصل کرنی چاہیے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اہلِ اسلام کو اپنے اہل وعیال اور عزیز و اقارب کے ساتھ حُسن سلوک کی تلقین فرمائی ہے آپ کے بے شمار فرامین سے اپنے اہل وعیال پر شفقت و محبت اور اُن کی ضروریات کے حوالہ سے آگاہی ملتی ہے جیسا کہ درج ذیل احادیث سے ثابت ہے۔

اہل وعیال پر خرچ کرنا

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰی اَهْلِهٖ یَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ

جب آدمی اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ (جو کچھ خرچ کرتا ہے) اس کے لیے صدقہ (کا ثواب) ہے۔"

(بخاری شریف ج ۱ ص ۳۰) (مسلم شریف ج ۲ ص ۶۹۵)

Marfat.com

اللہ غنی کر دیتا ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ : وَبَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعِفُّهُمْ اَوْ يَنْفَعُهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمْ

بہترین دینار وہ ہے جو کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے، بہترین دینار وہ ہے جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور بہترین دینار وہ ہے جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔ ابو قلابہ نے کہا: آپ نے گھر والوں پر خرچ سے شروع کیا تھا۔ پھر ابو قلابہ نے کہا اس شخص سے زیادہ اور کس کا اجر ہو گا جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کے سبب اُن بچوں کو نفع دیتا ہے اور غنی کرتا ہے۔"

(مسلم شریف ج ۲ ص ۶۹۱)

اپنے بچّوں پر خرچ کا اجر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى اَهْلِكَ

Marfat.com

ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہو۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۶۹۲)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ اَمَرَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وآله وسلم بِالصَّدَقَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللهِ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ. قَالَ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِیْ آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِیْ آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی زَوْجَتِكَ اَوْ زَوْجِكَ قَالَ عِنْدِیْ آخَرُ قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے اوپر خرچ کرلو۔ اس نے عرض کیا میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا اسے اپنی اولاد پر خرچ کرلو، عرض کیا میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا اسے اپنی بیوی پر خرچ کرلو۔ عرض کیا میرے پاس اور بھی ہے فرمایا جس کے لیے تم مناسب سمجھو (اس پر خرچ کرو)۔

(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۱۳۲)

برادرانِ اسلام ! ان احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ اپنے رشتہ داروں، قریبیوں، اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ محبت وموانست کرنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کا حقدار ٹھہرتا ہے۔

اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہمارے جتنے ناراض رشتہ دار ہیں اُن کو راضی کریں اور اُن کے ساتھ تعلقات ازسرِ نو اُستوار کریں۔

اگر کسی وجہ سے کوئی رشتہ دار آپ سے قطع تعلقی کرتا ہے تو اُس کا ذمہ دار وہ ہوگا آپ اللہ

Marfat.com

تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سُرخرو ہو جائیں گے۔

نیز یہ کہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حُسن سلوک کرنے والے کے لئے بھی اجرِ عظیم ہے اس لئے اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ شفقت و مروّت کا سلوک کیا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

حقوق العِباد

سُنّتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی

روشنی میں

حقوق والدین اور سنّت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ رب العزت نے اپنی عبادت کے ساتھ والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا اور اللہ کے پیارے نبی احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بے شمار فرامین سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کے نزدیک والدین کے ساتھ محبت مروّت بہت اہم معاملہ ہے ارشادِ ربانی ہے !

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۳ تا ۲۴ ترجمہ کنزالایمان)

برادرانِ اسلام ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے والدین میں فطری طور پر یہ جذبہ رکھ دیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں اور ہر قسم کی مُشکلات برداشت کرتے ہیں۔

اولاد ہر قسم کی محبت والفت والدین سے حاصل کرتی ہے جب والدین بوڑھے ہو جاتے ہیں تو وہ اس بات کی آرزو کرتے ہیں کہ اُن کے بچے بڑھاپے میں اُن کی نگہداشت کریں اور جس طرح اُنہوں نے ان بچوں کے لئے قربانیاں دی ہیں یہ بھی اُن کا خیال کریں اس کے برعکس اولاد تمام نوازشات کو بہت جلد بھول جاتی ہے اور اپنے گھروں کی تعمیر، بیویوں اور اولاد کے معاملات میں مشغول رہتی ہے اور اسی مشغولیت میں زندگی پوری ہو جاتی ہے۔

جس طرح اللہ رب العزت نے والدین کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا ہم پر فرض کیا ہے اسی طرح انکے ساتھ سختی سے بات کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔اور والدین کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے۔اس لئے اپنے والدین کو مت جھڑکنا کیونکہ انہوں نے تیرے لئے بہت تکلیفیں اٹھائی ہیں بلکہ اف تک نہ کہہ اگر تو ان کو جھڑکے گا تو ان کے دل کو تکلیف پہنچے گی جب انکے دل کو تکلیف پہنچی تو اللہ تعالیٰ اس آدمی پر ناراض ہو جاتا ہے اس لئے اللہ رب العزت نے حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ ادب احترام سے بات کر اور انکے حق میں رحمت کے لئے دعا کر کیونکہ تو انکے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔پس تو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کر کہ یا اللہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا پوسا اور میں انکا احسان نہیں چکا سکتا اسکے بدلے تو ان پر رحمت نازل فرما۔

والدین کو گالی مت دو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔آدمی اپنے والدین کو کیسے گالیاں دے سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کے باپ کو گالیاں دیتا ہے پس وہ جواباً اس کے ماں باپ کو گالیاں دیتا ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ والدین کے حوالے سے بیٹے کے دس فرائض ہیں:

والدین اگر کھانے کے محتاج ہوں تو انہیں کھانا کھلائے۔

اگر وہ کپڑے کے محتاج ہوں تو حسب استطاعت کپڑا پہنانا۔

جب وہ خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی خدمت کی جائے۔

جب وہ بلائیں تو فوراً جواب دیا جائے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا جائے۔

جب وہ حکم دیں تو فوراً اطاعت کی جائے۔ہاں اگر برائی کا حکم دیں تو ان کی اطاعت ضروری نہیں۔

جب ان کے ساتھ گفتگو کی جائے تو ہمیشہ نرم اور شیریں لہجے میں بات کی جائے۔

جب اپنے لئے دعا کی جائے تو والدین کا بھی خیال رکھا جائے اور ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

Marfat.com

اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا !

أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: والدین سے حسن سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔"

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۲۷)

حُسنِ سلوک کے حقدار والدین ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ!

مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ

لوگوں میں سے میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہاری

والدہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہارا والد ہے۔"

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۲۲۷) (مسلم شریف ج ۴ ص ۱۹۷۴)

بدنصیب کی نشانی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

رَغِمَ اَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ. قِيلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہیں ہوا۔"

(مسلم شریف ج ۴ ص ۱۹۷۸)

برادرانِ اسلام! وہ کتنا برا شخص ہے جو والدین کی بڑھاپے کی حالت میں خدمت کر کے جنت کا حقدار نہ بنے بلکہ وہ بوڑھے ماں باپ کی دل آزاری کر کے اللہ کے عذاب کو دعوت دے اور جنت کی بجائے جہنم میں جا پڑے۔

خدمت سے جنّت نافرمانی سے دوزخ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ!

مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ

والدین کا اپنی اولاد پر کتنا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ

Marfat.com

دونوں تیری جنت (بھی) ہیں اور دوزخ (بھی)۔ (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت حاصل کرلو یا نافرمانی کر کے دوزخ کے مستحق ہو جاؤ)۔"

(الترغیب والترہیب ج۳ ص۲۱۶)

والد کے دوستوں سے بھی نیکی کرو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ یَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِیْہِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوستوں سے نیکی کرے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے وفات پا جانے کے بعد اس کے دوستوں سے نیکی کرے۔

(مسلم شریف ج۴ ص۱۹۷۹)

ماں باپ کے قدموں میں جنّت

عَنْ جَاہِمَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَسْتَشِیْرُہٗ فِی الْجِھَادِ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلَکَ وَالِدَانِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِلْزَمْھُمَا فَاِنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ اَرْجُلِھِمَا

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جہاد کا مشورہ لینے کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں (زندہ ہیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہی کے ساتھ رہو کہ جنت ان کے پاؤں تلے ہے۔

(سنن نسائی ج۶ ص۱۱)

Marfat.com

نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جس بندے کے دونوں ماں باپ یا ان میں سے ایک فوت ہو چکا ہو۔اور وہ (آدمی) اپنے والدین کا نافرمان ہو۔وہ ان کے لئے دعا کرے اور ان کے حق میں استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو فرمانبردار لکھدے گا۔

(مشکوۃ شریف)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رؤف رحیم بن کر تشریف لائے آپ نے ہمیں حصولِ جنّت کے نہایت آسان ذرائع کی خبر دے رکھی ہے آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اُمت کا کوئی فرد جہنم میں نہ جائے اسی لئے آپ نے وہ اعمال بتا دیئے جن کی بدولت بندہ جنت کا حقدار بن جاتا ہے والدین کے ساتھ حُسن سلوک بھی ایک ایسا عمل ہے جس کی بدولت انسان جہنم کی آگ سے بچ سکتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتوں کے سائے میں آجاتا ہے۔

علماء فرماتے ہیں ! اس حدیث سے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر مہربانی کی کہ جو شخص والدین کی زندگی میں خدمت نہیں کرسکا تو اسکو چاہیے کہ والدین کی وفات کے بعد انکے حق میں دعا اور استغفار کرے تو اسکو اللہ پاک فرمانبردار بندوں کی لسٹ میں لکھ دے گا خدا کی قسم اگر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مہربانی نہ فرماتے تو ہم برباد ہو جاتے کیونکہ والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہو سکتا داخل ہونا تو بعد کی بات ہے جنت کی بُو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔

حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

کہ تین شخص ایسے ہیں جو جنّت میں داخل نہیں ہونگے اور نہ ہی (جنّت) کی بُو سونگھ سکیں گے۔حالانکہ اسکی خوشبو 100 سال کی مسافت سے سُونگھی جاسکتی ہے، والدین کا نافرمان ، بےغیرت (جو اپنے اہل میں زنا دیکھے اور غیرت نہ کرے) وہ عورت جو مردوں سے مشابہت رکھے۔

برادرانِ اسلام ! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تین قسم کے لوگ جنّت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے یہ بدقسمت افراد اللہ پاک کی نگاہ رحمت سے محروم رہیں گے جب تک اپنے والدین کی نافرمانی کرنے اور بے غیرتی سے توبہ نہیں کرتے۔

Marfat.com

اللہ کی لعنت کے مِصداق لوگ

برادرانِ اسلام! آجکل تو لوگ اپنی بیویوں کے اکسانے پر والدین سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں یہاں تک اپنے والدین کو زدوکوب کرنے کی حد تک پہنچ جاتے ہیں ایسے شخص لعنتی ہیں جو اپنی بیویوں کو والدین پر ترجیح دیتے ہیں آجکل تو بیویوں کو اسقدر ترجیح دی جاتی ہے کہ والدین چھوٹ جائیں تو خیر ہے بیوی ناراض نہ ہو بیوی کی خفگی برداشت نہیں کر سکتے ایسے انسان پر اللہ پاک ناراض ہو جاتا ہے اور اس پر لعنتیں پڑتی رہتی ہیں۔

کوئی عبادت قبُول نہیں

برادرانِ اسلام! جس کے والدین ناراض ہوں اُس کے سب اعمال اکارت جائیں گے اُس کی سب عبادتیں رائیگاں جائیں گی اگر کوئی شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرے اور اُسکی بندگی بجالائے لیکن والدین کی تابعداری نہ کرے اور اُن کے ساتھ حُسن سلوک نہ کرتے اور اُن کی خدمت سے گریزاں رہے تو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر اُس پر نہیں فرماتا اور جو شخص والدین کی خدمت کرے تو اس کی دنیا بھی بن جاتی ہے اور آخرت بھی۔

جو انسان والدین کا دل دکھاتا ہے اور ان کو تکلیف دیتا ہے وہ یہ نہ سمجھے کہ میں اپنی زندگی سکون سے گزاروں گا بلکہ والدین کا نافرمان دنیا میں بھی عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے اور طرح طرح کی مصیبتیں اسکو گھیر لیتی ہیں۔ اس بارے میں مشکوۃ شریف میں حدیث مبارکہ موجود ہے جس کا مفہوم یہ ہے!

(ہر قسم کے) گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے، معاف فرما دیتا ہے مگر والدین کے نافرمان کو نہیں بخشتا اور ایسے گناہ گار کو اللہ تعالیٰ بہت جلد مرنے سے پہلے ہی دنیا کی زندگی میں اسکی سزا دیتا ہے۔

اللہ رب العزت اپنی پاک کتاب قرآن مجید کے پارہ نمبر 21 سورۃ لقمان میں ارشاد فرماتا ہے۔

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۗ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾

Marfat.com

یہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے

(سورۃ لقمٰن آیت ۱۴ ترجمہ کنز الایمان)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شکر گزاری کے ساتھ ساتھ والدین کی اطاعت ورضا ضروری ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ احسان اور نیکی کروتا کہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جسے پسند ہو کہ اسکی عُمر زیادہ ہو اور رزق میں فراخی ہو اسے اپنے والدین کے ساتھ احسان، صلہ رحمی اور نیکی کرنی چاہیے۔

(مشکوٰۃ شریف)

مقبول حج کا ثواب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جب بیٹا اپنے والدین کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھ دیتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم !اگر کوئی ہر روز سو مرتبہ دیکھے تو اسے کیا 100 حج کا ثواب ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہاں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خزانے کثرت سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ اس بات سے پاک ہے کہ اسکی طرف کمی کی نسبت کی جائے۔

برادرانِ اسلام ! اللہ کے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان فرامین کی روشنی میں ظاہر ہوا کہ بندہ والدین کی خدمت کر کے جنّت کا حقدار بن جاتا ہے اور ان کی نافرمانی سے دوزخی ٹھہرتا ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ والدین کی خوشنودی حاصل کریں تا کہ اللہ رب العزت ہم سے راضی ہو جائے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین عالیہ پر بھی عمل ہو جائے اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں والدین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

حقوق زوجین اور سنّتِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

برادرانِ اسلام ! میاں بیوی کا باہمی رشتہ خلوص، محبت ایثار و قربانی سے مستحکم ہوتا ہے ایک دوسرے سے ظاہری و باطنی محبت گھر کو جنت بنا دیتی ہے اسلام میں جہاں شوہر کے حقوق کا ذکر ہے وہیں بیوی کے حقوق سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے۔

بیوی سے حسن سلوک کی نصیحت ازدواجی تعلق کی سب سے مضبوط بنیاد جذبہ محبت ہے۔ یہ جذبہ موجود ہو تو میاں بیوی گلستان ہستی میں اکٹھے محوِ خرام ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے مقصد اعلیٰ یعنی تربیت اولاد پر اچھے اثرات بھی مرتب کرتے ہیں۔

بہتر شخص کی علامت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

خیر کم خیر کم لاھلہ وانا خیر کم لاھلی

(لوگو! جان لو کہ) تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہو
(اور جان لو کہ) تم میں سے سب سے بہتر اپنے گھر والوں سے حسن سلوک کرنے والا میں خود ہوں

(ترمذی، ابواب المناقب باب فضل ازواج النبی، ابن ماجہ کتاب النکاح)

عورتوں کے حق میں بہتر ہونا

اہل و عیال کو خوش رکھنا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دینی خدمت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان من اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا والطفھم باھلہ.

"کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اخلاق میں اچھا ہو اور تم میں سے بہترین وہ

Marfat.com

لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہوں

(ترمذی، کتاب الایمان باب ۲)

عموماً شوہروں کی عادت ہوتی ہے اور وہ بات بے بات اپنی بیویوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں اُن کے اس رویّہ کی مذمت میں یہ حدیث مبارکہ ملاحظہ کریں۔

لقد طاف اللیلۃ باٰل محمد سبعون امرءۃ کل امرءۃ تشتکی زوجھا فلا تجدون اولئك خیارکم

"آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس ستر عورتوں نے چکر لگایا ہے۔ ہر عورت اپنے شوہر کی شکایت کر رہی تھی۔ (میں تم سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ) جن لوگوں کی شکایت آئی ہے وہ تم میں سے اچھے لوگ نہیں ہیں"

(سنن ابی داوٗد)

برادرانِ اسلام! اس روایت سے معلوم ہوا وہ شوہر جو اپنی بیویوں سے ایسا سلوک کرتے ہیں جس پر وہ شاکی ہوں اور اُن کا قلبی اطمینان جاتا رہے تو وہ لوگ اچھے لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ اس اصول کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی۔

آج ہمارے معاشرے میں بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کا وہ اہتمام نظر نہیں آتا جو اسلام نے طلب کیا ہے اس کی بنیادی وجہ قرآن وحدیث کے احکامات سے بے خبری ہے اہل علم حضرات بھی اختلافی حائل کو بیان کرتے رہتے لیکن اصلاح احوال سے غافل ہیں یہ بات اصلاح طلب ہے اور یہ اصلاح خاندان کے ادارے کو مضبوط اور خوشگوار بنانے کا باعث بنے گی۔ ازدواجی رشتوں کو استوار کرنے اور خانگی زندگی میں قوس قزح کا رنگ بھرنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے لیے مناسب اور موزوں سامان تفریح فراہم کرے۔

عن عائشۃ انھا کانت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی قال ھذہ بتلك السبقۃ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ

Marfat.com

دوڑ لگائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سبک جسم رکھتی تھیں جیت گئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد دوڑ ہوئی تو وہ پیچھے رہ گئیں۔ اس وقت وہ کچھ فربہ ہو چکی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بڑھ جانا اس بڑھ جانے کے بدلے میں ہے۔

(سنن ابی داود۔ کتاب الجہاد)

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے موقع پر گھر کی دیوار کی اوٹ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حبشیوں کی جنگی ورزش کا منظر دکھایا تھا۔

(بخاری۔ مسلم)

بیوی کے رویہ پر صبر کرنے کا اجر

برادرانِ اسلام! شوہر کے لیے لازم ہے کہ بیوی کے ساتھ نرمی اور اخلاق سے پیش آئے اسے تکلیف نہ پہنچائے بلکہ اگر کوئی آزار بھی پہنچے صبر کرے اس کی سخت کلامی اور ناشکر گزاری پر بھی صبر سے کام لے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ! جو اپنی بیوی کی بدخوئی پر صبر و تحمل سے کام لے گا اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو ملا تھا جب انہوں نے اپنی مصیبتوں، آفات اور بلاؤں کو انتہائی صبر سے برداشت کیا تھا۔ اور جو عورت اپنے خاوند کی بدمزاجی اور تنگ خوئی کو صبر سے برداشت کرے گی اسے فرعون کی بیوی آسیہ کے برابر ثواب ملے گا۔

آخری الفاظ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بوقت رحلت سنے گئے وہ یہ تھے۔

(آہستہ آہستہ فرما رہے تھے) تین چیزوں کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا !

نماز پر مستقل طور پر قائم رہو۔

غلاموں (اور لونڈیوں) کے ساتھ اچھا برتاو کرو اور

خدا کی قسم عورتوں کے معاملہ میں محتاط رہو کہ وہ تمہارے ہاتھوں میں اسیر ہیں۔ ان کے ساتھ اچھے طریق سے گزر بسر کرو۔

پس انتہائی تحمل سے کام لیا کرو۔ عورت میں ایک چیز ایسی موجود ہوتی ہے جسے ضعف کے سوا اور کسی چیز سے منسوب نہیں کر سکتے۔

عورت ٹیڑھی پسلی کی طرح ہے اس لئے صبر، برداشت اور بردباری ہی اس کا موزوں علاج ہے مرد کو چاہیے کہ ایک طبیب اور معلم کا کردار ادا کرے۔ استاد کی طرح عورت کو تمام امور سمجھاتا بھی رہے اور ایک طبیب کی طرح ہر علت کا علاج بھی موقع کی مناسبت سے کرتا رہے۔ ویسے مجموعی طور پر صبر و تحمل ہی کو غالب رہنے دے۔

حدیث شریف میں ہے کہ عورت کی مثال پہلو کی ہڈی کی سی ہے کہ اگر سیدھا کرنے کی کوشش کریں تو وہ ٹوٹ جاتی ہے۔

شوہر پر فرض ہے کہ خاندان میں محبت پیار قائم رکھے۔ بیوی کی حماقتوں اور معمولی لغزشوں پر غم و غصہ کا اظہار نہ کرے بلکہ صبر سے اُسے برداشت کرے اللہ تعالیٰ اس صبر پر اُسے اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے !

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ

مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے۔

(سورۃ النساء آیت ۳۴)

اللہ تعالیٰ نے اسے بڑے رتبے سے نوازا ہے اُسے عورت کا حاکم بنایا ہے شعور و فہم بردباری اور دماغی صلاحیتیں زیادہ عطا فرمائی ہیں اس لئے اسے عدم برداشت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

نکاح میں محبّت ہے

ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا: !

لم تر للمتحابین من النکاح

Marfat.com

محبت کرنے والوں کے لیے نکاح کی صورت میں محبت رکھی گئی ہے اس کی مثال نہیں

(ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جذبہ محبت ودیعت فرمایا ہے اور اس جذبہ کی آبیاری اور پائداری نکاح کے بعد ہی میسّر آسکتی ہے اللہ کے حکم سے اس رشتہ میں بندھنے کی وجہ سے یہ محبت پاک اور یہ وہ محبت ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔ یہ ایسی محبت ہے جو میاں بیوی کے درمیان روحانی اقدار کو بلند کرتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے !

میاں بیوی کے درمیان سچی محبت کے نتیجہ میں آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ بیوی کے چہرے کو نظر بھر کر دیکھنے سے آنکھوں کی روشنی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

عظیم رُتبہ ملتا ہے

اولیائے کرام نے کہا ہے کہ خاوند جب بیوی کے ناروا سلوک کا تحمل سے سامنا کرتا ہے تو وہ غازی یا مجاہد کا رتبہ پاتا ہے جو میدان جنگ سے فاتح بن کر آیا ہو درج ذیل احادیث بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

المجاهد من جاهد نفسه

سچا مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے

(ترمذی، فضائل الجہاد باب ۲)

ليس الشديد بالصرعة انما الشديد الذى يملك نفسه عند الغضب

(بہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح بخاری الاداب)

طاقتور وہ نہیں جو دو بدو لڑائی میں دوسرے کو زیر کر لیتا ہے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے

Marfat.com

برادرانِ اسلام! شریعت نے تفصیل کے ساتھ خاوند اور بیوی کے حقوق و فرائض کو بیان کیا ہے، اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ اللہ کے ہاں مسؤول اور جواب دہ ہے:

ارشاد باری تعالی ہے !

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ

اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸)

امام جصاص نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے اس آیت میں یہ بیان کیا ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں کے ایک دوسرے پر حق ہیں، اور خاوند کو بیوی پر ایسے حق بھی ہیں جو بیوی کے خاوند پر نہیں۔

ابن عربی فرماتے ہیں کہ !یہ اس کی نص ہے کہ مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے اور نکاح کے حقوق میں بھی اسے عورت پر فضیلت حاصل ہے۔

Marfat.com

خاوند کے حقوق

اللہ تعالی نے مرد کو عورت پر حاکم مقرر کیا ہے جو اس کا خیال رکھے گا اور اس کی راہنمائی اور اسے حکم کرے گا جس طرح کہ حکمران اپنی رعایا پر کرتے ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالی نے مرد کو کچھ جسمانی اور عقلی خصائص سے نوازا ہے، اور اس پر کچھ مالی امور بھی واجب کیے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے !

علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ (مرد عورتوں پر حاکم ہیں) یعنی وہ ان پر حاکم اور امیر ہیں، یعنی ان کی اللہ تعالی کے حکم کے مطابق اطاعت کی جائے گی، اور اس کی اطاعت اس کے اہل وعیال کے لیے احسان اور اس کے مال کی محافظ ہوگی۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۹۲)

بیوی خود کو شوہر کے سپرد کردے

خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ وہ بیوی سے نفع حاصل کرے، جب عورت شادی کرلے اور وہ جماع کی اہل بھی ہو تو عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو عقد نکاح کی بنا پر خاوند کے طلب کرنے پر خاوند کے سپرد کردے۔

اور جب بیوی جماع کرنے میں خاوند کی بات تسلیم نہ کرے تو یہ ممنوع ہے اور وہ کبیرہ کی مرتکب ہوئی ہے، لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہو تو ایسا کرسکتی ہے مثلاً حیض، یا فرضی روزہ، اور بیماری وغیرہ ہو۔

باعث لعنت عمل

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی انکار کردے تو خاوند اس

Marfat.com

پر رات ناراضگی کی حالت میں بسر کرے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں

(بخاری شریف حدیث ۳۰۶۵)(مسلم شریف حدیث نمبر ۱۴۳۶)

شوہر کی اِجازت نہ ہوتو

خاوند کا بیوی پر یہ بھی حق ہے کہ وہ اس کے گھر میں اسے داخل نہ ہونے دے جسے اس کا خاوند ناپسند کرتا ہے۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

کسی بھی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ خاوند کی موجودگی میں (نفلی) روزہ رکھے لیکن اس کی اجازت سے رکھ سکتی ہے، اور کسی کو بھی اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں لیکن اس کی اجازت ہوتو پھر داخل کرے

(صحیح بخاری شریف حدیث نمبر ۴۸۹۹)(مسلم شریف حدیث نمبر ۱۰۲۶)

عورتوں کے حقوق

سلیمان بن عمرو بن احوص بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد رضی اللہ تعالی عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی اور وعظ ونصیحت کرنے کے بعد فرمایا !

عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور میری نصیحت قبول کرو، وہ تو تمہارے پاس قیدی اور اسیر ہیں، تم ان سے کسی چیز کے مالک نہیں لیکن اگر وہ کوئی فحش کام اور نافرمانی وغیرہ کریں تو تم انہیں بستروں سے الگ کردو، اور انہیں مار کی سزا دو لیکن شدید اور سخت نہ مارو، اگر تو وہ تمہاری اطاعت کرلیں تو تم ان پر کوئی راہ تلاش نہ کرو، تمہارے تمہاری عورتوں پر حق ہیں اور تمہاری عورتوں کے بھی تم پر حق ہیں، جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اور نہ ہی اسے اجازت دے جسے تم ناپسند کرتے ہو، خبردار تم

Marfat.com

پر ان کے بھی حق ہیں کہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انہیں کھانا پینا اور رہائش بھی اچھے طریقے سے دو

(ترمذی شریف حدیث نمبر ۱۱۶۳) (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۵۱)

اللہ سے ڈرو حقوق ادا کرو

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !
تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرو، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالی کی امان سے حاصل کیا ہے، اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کے کلمہ سے حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم اُنہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اور احسن انداز سے نان ونفقہ اور رہائش دو)

(مسلم شریف حدیث نمبر ۱۲۱۸)

خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا

برادرانِ اسلام ! خاوند کا بیوی پر یہ حق ہے کہ وہ گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نہ نکلے اس سلسلہ میں بار بار تاکید کی گئی ہے اور قرآن وحدیث میں عورتوں کو بار بار متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اجاذت کے بغیر گھر سے قدم نہ نکالیں لیکن آج کل خواتین خریداری اور شاپنگ کے نام پر گھروں سے باہر گھومتی پھرتی ہیں جو شریعت کے خلاف ہے اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے مطابق بیوی پر خاوند کی اطاعت کرنا واجب ہے تو واجب کو ترک کر کے غیر واجب کام کرنا جائز نہیں۔

بیوی کی اصلاح کے لئے خاوند کیا کرے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے !

Marfat.com

اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمہیں ڈر اور خدشہ ہو انہیں

نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مار کی سزا دو۔

(سورۃ النساء آیت ۳۴)

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان کچھ اس طرح ہے !

اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے

بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔

(سورۃ التحریم آیت ۶)

برادرانِ اسلام ! آج معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو چکا ہے ہم آج بیویوں کو بلا وجہ تنگ کیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کا اُنہیں نہیں کہا جاتا اکثر دیکھا گیا ہے کہ بیوی تارکِ نماز ہو تو کوئی بات نہیں لیکن مرضی کا کھانا تیار نہ کرے تو اُس کے لئے سزا ہے حالانکہ اپنے بیوی بچوں سے محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ اُنہیں جہنم کی آگ سے بچائیں اور اُنہیں نیک اعمال کی تلقین کریں اور دین کے حوالہ سے اُنہیں زجر و توبیخ کریں تو جائز ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ! آپ انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیں، اور اللہ تعالیٰ کی معصیّت و نافرمانی کرنے سے روکیں، اور ان پر اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ کریں، انہیں ان کا حکم دیں، اور اس پر عمل کرنے کے لیے ان کا تعاون کریں، اور جب انہیں اللہ تعالیٰ کی کوئی معصیت و نافرمانی کرتے ہوئے دیکھیں تو انہیں اس سے روکیں اور اس پر انہیں ڈانٹیں۔

مسلمان کا حق ہے کہ وہ اپنے قریبی رشتہ داروں، گھر والوں اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو اللہ تعالیٰ کے فرائض کی تعلیم دے اور جس سے اللہ تعالیٰ منع کیا ہے وہ انہیں سکھائے۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۳۹۲)

بیوی کا اپنے خاوند کی خدمت کرنا

بیوی پر اپنے خاوند کی اچھے اور احسن انداز میں ایک دوسرے کی مثل خدمت کرنا واجب ہے، اور یہ خدمت مختلف حالات کے مطابق ہوتی ہے اگر بیوی ملازمت کرتی ہے تو وہ اپنے شوہر کی

Marfat.com

خدمت اُس انداز میں نہیں کر سکتی جس طرح ایک گھریلو عورت خدمت کر سکتی ہے اس لئے شوہر کو بھی چاہیے کہ وہ حالات کے مطابق سمجھوتا کرے اور بیوی کے ساتھ حُسن سلوک سے رہے تا کہ زندگی کی گاڑی چلتی رہے دونوں طرف سے شدت کا نتیجہ طلاق کی صورت میں نکلتا ہے اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حقوقِ اولاد اور سُنّتِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادرانِ اسلام ! اسلام میں حقوق وفرائض کی بہت اہمیت ہے اس لئے ہمارا اوّلین فرض ہے کہ ہم اپنے حقوق کے بارے میں بھی جانیں اور اپنے فرائض کو بھی جانیں اولاد میں بیٹے اور بیٹیاں دونوں شامل ہیں۔اولاد کے بہت سے حقوق ہیں جن کے بارے میں قرآن وحدیث میں واضح احکامات موجود ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔اولاد کے حقوق میں سب سے اہم ان کی اچھی اور بہترین تربیت کرنا ہے تاکہ وہ اسلامی معاشرے کے فعال رکن بن سکیں۔

اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا !

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

ترجمہ: مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں

(سورۃ التحریم، آیت ۶)

برادرانِ اسلام ! اللہ تعالی نے مومنوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے آپ کو بھی جہنم کی آگ سے بچاو اور اپنے اہل وعیال کو بھی جہنم کی آگ سے بچاو کیوں کہ مومنین سے جہاں ان کے اپنے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا وہیں ان کے اہل وعیال کے اعمال کا بھی سوال ہوگا اس لئے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہر مومن اپنے گھر کے افراد کا ذمہ دار ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

کلکم راع وکلکم مسوول عن رعیتہ،والرجل راع فی

Marfat.com

اهله ومسوول عن رعیته (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور ہر کوئی اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے اور آدمی اپنے گھر کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہو گی۔

اولاد کی تربیّت

برادرانِ اسلام ! والدین کے لیے ان کی اولاد امانت ہے اور قیامت کے دن وہ اولاد کے حوالہ سے جواب دہ ہوں گے اگر والدین نے اولاد کی تربیت اللہ تعالیٰ کے احکام اور حضور سرورِ کائنات کی مبارک سنتوں کے مطابق کی ہو گی تو ان کو آخرت میں اجر عظیم عطا کیا جائے گا جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی (جنت) میں ملا دیں گے اور ان کے عمل میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے عمل کے ساتھ وابستہ ہے۔

(سورۃ الطور، آیت ۲۱)

اولاد صدقہ جاریہ ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة إلا من صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له

(صحیح مسلم)

جب بندہ مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین عمل باقی رہتے

Marfat.com

ہیں۔ صدقہ جاریہ، ایسا علم کہ لوگ اس کے بعد اس سے فائدہ اٹھائیں یا صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔

برادرانِ اسلام ! یہ اولاد کی تربیت کا ثمر ہے۔ جب ان کی صالح تربیت کی جائے تو وہ والدین کے لیے ان کی زندگی میں بھی فائدہ مند ہوتی ہے اور ان کی وفات کے بعد بھی۔

بہت سے والدین اولاد کے حقوق پر توجہ نہیں دیتے وہ ان کی تربیت سے غافل رہتے ہیں اسی لئے بعد میں وہی اولاد ان کے لئے عذاب جان بن جاتی ہے۔ حالانکہ اولاد کی محافظت دنیا و آخرت دونوں لحاظ سے والدین کے لیے بہتر اور مفید تھی، نیز جیسے والد پر بچے کے خورد نوش اور پوشاک کی ذمہ داری ہے، ایسے ہی اپنے بچے کے دل کو علم و ایمان کی غذا مہیا کرنا اور تقوی کا لباس پہنانا بھی واجب ہے اور یہ بات پہلی بات سے کہیں بہتر ہے۔

اولاد پر خرچ کرنا باپ کی ذمہ داری ہے اور اس کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اولاد کی ضروریات پوری کرے۔

اولاد کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اولاد کو عطا کرنے میں تمام اولاد میں مساوات رکھے اور کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دے یعنی کسی کو کچھ دے دے اور دوسرے کو محروم رکھے کیونکہ ایسا کرنا ظلم ہے۔

اتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم (صحیح بخاری)

اللہ سے ڈرو، اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔

ایک اور روایت کے الفاظ یوں ہیں !

فلا تشھدنی اذا فانی لا اشھد علی جور (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تب مجھے گواہ مت بناؤ، میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔

دوزخ سے بچنے کا سامان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں !

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ابتلی

Marfat.com

من هذه البنات بشیء فاحسن الیهن کن له سقرا من النار

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جس شخص پر اللہ کی طرف سے بیٹیوں کی پرورش ڈالی گئی اور اُس نے اُس کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ سے بچنے کا سامان بن جائیں گی۔

(روشنی بحوالہ بخاری، مسلم ۲۱۵)

بیٹیوں کی پرورش کرنے والے کا مقام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَهُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَهُ

جس شخص نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں قیامت کے دن آئے گا تو وہ (شخص) اور میں اس طرح ہوں گے اور اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔"

(مسلم شریف ج ۴ ص ۲۰۲۷)

برادرانِ اسلام ! اس فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی کہ بیٹیاں باعثِ رحمت ہیں بیٹیوں کی اچھی تربیت کر کے ان کے نکاح کر دینے سے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں ایک اور بات کی طرف اشارہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈال دی جائے پیارے اسلامی بھائیو ! یہ بات نہایت ہی باریک ہے اور ہمیں اس طرف دھیان دینا چاہیے حضور نے فرمایا جس پر اللہ تعالیٰ یہ ذمہ داری ڈال دے۔

اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیاں عطا ہو جائیں تو اس پر گراں بار نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس ذمہ داری سے عہدہ براہ ہوتے ہوئے جنت کا سامان کر لینا چاہیے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے مطابق یہی بیٹیاں دوزخ سے بچنے کا سامان بن جائیں گی۔

والد جنتی ہے

برادرانِ اسلام ! اللہ رب العزت کے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اُمتیوں کو بشارت دی ہے کہ بیٹیوں کی وجہ سے غمزدہ نہ ہوجانا کیونکہ ان کی تربیت کا صلہ بہت عظیم ملنے والا ہے یہ دُنیا تو چند روزہ ہے ہمیں آخر یہ دُنیا چھوڑ دینی ہے اس لئے آخرت کا بہترین سامان یہ ہے کہ بیٹیوں کی اچھی تربیت کروانہیں اخلاق حسنہ کی تعلیم دوانہیں قرآن پاک کی تعلیم دو کیونکہ یہ مُنشائے خُدا ہے اور یہی سُنت مصطفےٰ ہے۔

تین بیٹیوں کی ذمہ داری اُٹھانے والے کے لئے جنّت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَاَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ

جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں اچھا ادب سکھایا، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہا تو اس کے لئے جنت ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین بہنیں یا تین بیٹیاں، یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں۔

(ابوداؤد ج ۴ ص ۳۳۸)

خُوبصورت نام اولاد کا حق

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَكُمْ

Marfat.com

تم قیامت کے روز اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے (اور اپنے بچوں کے) نام خوبصورت رکھا کرو۔"

(ابوداؤد ج ۴ ص ۲۸۷)

حضور بُرا نام تبدیل فرمادیتے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جب کسی شخص یا بچے کا برا نام دیکھتے تو اس کا وہ) برا نام تبدیل فرما دیا کرتے تھے۔"

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۱۳۵)

مطلقہ یا بیوہ بیٹی کی اِعانت

برورانِ اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسل نے ارشاد فرمایا!

قال الادتکم علی افضل الصدقة ابنتك مردودة اليك ليس لها كاسب غيرك

میں تم کو اصل صدقہ نہ بتادوں کہ کیا ہے؟ اور وہ اپنی اس لڑکی کے لئے صدقہ کرنا جو تمہاری طرف (بیوگی یا طلاق) کی وجہ سے لوٹ آئی اور تمہارے علاوہ اس کا کوئی کفیل نہیں۔

(ابن ماجہ شریف انوار الحدیث ص ۳۴۹)

برادران اسلام! اللہ تعالی کے احکامات اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک احادیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کی نگہداشت اور پرورش کرنا بڑے ہی اَجر وثواب کی بات ہے اور بالخصوص بیٹیوں کی پرورش اور تربیت کر کے ان کی شادی کرنے والے کے لئے جنت کی نوید ہے ہمارے معاشرہ میں بیٹیوں کو بوجھ سمجھا جاتا ہے جو کہ دین سے بے خبری کی علامت ہے اللہ تبارک وتعالی ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔

Marfat.com

بچّوں کے اچھّے نام رکھنا سُنّت ہے

جب بچہ پیدا ہو تو ساتویں دن اس کا نام رکھنا چاہیے سنن ابوداؤد اور جامع الترمذی کی بسند صحیح حدیث پاک ہے۔

"عن سمرة قال قال رسو ل الله صلى الله عليه وسلم الغلام مرتهن بعقيقة يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق راسه

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور سر مونڈا جائے۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۱۰۱)

برادرانِ اسلام! بچے کے حقوق میں اچھا نام رکھنا بھی شامل ہے نام شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اپنے بچوں کے اچھے نام رکھنے چاہئیں کہ بروز قیامت یہ نام پکاریں گے جائیں گے اور بچہ باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

انكم تدعون يوم القيامة باسماء كم واسماء اٰباء كم فاحسنوا اسماء كم

بے شک تم روز قیامت اپنے اور اپنے والدوں کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھو۔

(سنن دارمی ج ۲ ص ۳۸۰)

حدیث پاک میں کہا گیا عبداللہ، عبدالرحمن اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام ہیں۔ محمد یا احمد اصل نام رکھنے کی بہت فضیلت احادیث میں آئی ہے۔ حدیث پاک میں ہے

Marfat.com

"من ولد له مولود فسماه محمدا حبا لی وتبرکا باسمی کان هو و مولوده فی الجنة"

جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(کنز العمال ج ۱۶ ص ۵۵۵)

مُحمّد اور احمد نام والے جنّت میں

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن محمد و احمد نام رکھنے کی فضیلت پر احادیث نقل کرتے ہوئے الفردوس بمأثور الخطاب کے حوالے سے فرماتے ہیں!

حافظ ابو طاہر سلفی و حافظ ابن بکیر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص حضرت عزّت کے حضور کھڑے کئے جائیں گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ، عرض کریں گے الٰہی عزوجل! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا رب عزوجل فرمائے گا "ادخلا الجنة فانی الیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمه احمد و محمد" ترجمہ: جنت میں جاؤ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۶۸۷)

اصل نام محمد یا احمد رکھا جائے اور پکارنے کے لئے ساتھ دوسرا نام رکھ لیا جائے تا کہ اس مقدس نام کی لوگ بے ادبی نہ کریں مثلاً یوں نام رکھیں احمد رضا، اس میں احمد اصل نام رضا پکارنے کے لئے رکھ لیں۔ وہ نام جو انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام علیہم الرضوان، اولیاء کرام رحمہم اللہ کے ہوں ان کو رکھا جائے بے شمار برکتیں حاصل ہونگی۔

انبیاء کے ناموں پہ نام رکھنا

امام بخاری الادب المفرد میں حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم فرماتے ہیں

تسمّوا باسماء الانبیاء

انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھو۔

(الادب المفرد ج ۱ ص ۲۸۴)

عبدالرحمن کو رحمٰن کہنا درست نہیں

عبداللہ و عبدالرحمن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمن کہتے ہیں اور پورا نام نہیں لیتے جو حرام ہے اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر (Nic Name) کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔"

(بہار شریعت ج ۲ حصہ ۱۵ ص ۹۴)

بُرے نام بدل دو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برے نام تبدیل کر دیا کرتے تھے جامع ترمذی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے !

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ برے نام کو بدل دیتے۔

(جامع الترمذی ج ۵ ص ۱۳۵)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصرم کا نام بدل کر زرعہ رکھا، عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا۔ شرعی اعتبار سے ان ناموں کو تبدیل کرنا چاہئے جن میں خود کی تعریف ہو یا اس کے معنی اچھے نہ بنتے ہوں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے نام والے صحابہ کرام سے اپنے ذاتی کام کے لئے ارشاد فرماتے تھے اور برے نام والے سے اجتناب فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

عقیقہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیقہ ہر بچے کی طرف سے کرنا سنت ہے لڑکے کی طرف سے دو بکرے یا گائے میں دو حصے۔

لڑکی کی طرف سے ایک بکرا یا گائے میں ایک حصہ۔

اگر لڑکے لڑکی دونوں کی طرف سے ایک ایک بکرا، بھیڑ۔ دنبہ چھترا یا گائے کے سات حصوں میں فی کس ایک ایک حصہ بھی ڈال دیا جائے تو جائز ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے !

من ولد له ولد فاحب ان ینسك عنه فلینسك عن الغلام شاتین و عن الجاریه شاه

"جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور اس کی طرف سے ذبح کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔"

(ابو داؤد شریف ج ۳ ص ۱۰۷)

بریدہ کہتے ہیں، زمانہ جاہلیت میں ہم میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا، تو بکری ذبح کرکے اس کے خون کو بچے کے سر پر مل لیتے۔

جب اسلام آیا تو فرمایا !

کنا نذبح الشاه یوم السابع و نحلق راسه ونلطخه بزعفران.

"ہم ساتویں دن بکری ذبح کرتے بچے کے بال اتارتے اور سر پر زعفران ملتے۔"

(ابو داؤد شریف ج ۳ ص ۱۰۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

مع الغلام عقیقه فاهریقوا عنه دما و امیطوا عنه الاذی

"لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے۔اس کی طرف سے خون بہاؤاور تکلیف ہٹاؤ۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۴۹۶)

برادرانِ اسلام ! اولاد کا عقیقہ ادا کرنے کی مبارک سُنت بہت حد تک ترک کردی گئی ہے اس مبارک سُنت کو جاری کرنا بہت ضروری ہے اصل میں بعض علماء کرام لوگوں کو مسائل ضروریہ سے آگاہ نہیں کرتے جس کی وجہ سے کم پڑھا لکھا مُسلمان بہت سے بابرکت عمل کی برکتیں حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے عقیقہ جہاں اہلِ خانہ کی طرف سے بچے کی ولادت پر اظہارِ مسرت ہے وہیں احباب کی دعوت بھی ہوجاتی ہے اور دعوت کا ثواب بھی حاصل ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری سُنتوں پر عمل کرکے حصول ثواب بھی کریں اور حصول برکت بھی اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

یتیموں کے حقوق اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یتیموں کے حقوق پر اسلام میں بہت زور دیا ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ قرآن حکیم میں مختلف مواقع پر یتیم کا ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یتیموں کے ساتھ حسن سلوک، اُن کے اموال کی حفاظت اور اُن کی نگہداشت کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یتیم کے ساتھ زیادتی کرنے والے اور یتیموں کے حقوق و مال غصب کرنے والے پر سخت عذاب کا اعلان فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے !

بے شک جو لوگ ظالمانہ انداز سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ واصلِ جہنم ہوں گے "

(سورۃ نساء آیت ۱۰)

قرآن مجید نے تقریباً ۲۳ مقامات پر یتیم سے محبت اور اس ے مال کی حفاظت اور اس کی تربیت و ترقی کی سفارش کی ہے۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۖ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾

اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(سورہ البقرہ آیت ۲۲۰ ترجمہ کنزالایمان)

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾

Marfat.com

تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو

(سورۃ الضحیٰ آیت ۹ ترجمہ کنزالایمان)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا ؕ وَ سَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ﴿۱۰﴾

وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں (ف ۲۴) اور کوئی دام جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے

(سورۃ نساء آیت ۱۰ ترجمہ کنزالایمان)

برادران اسلام ! اللہ تعالیٰ نے واضح اور سخت انداز میں یتیم کے مال کے بارے میں فرمایا ہے کہ کسی طرح سے بھی تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم یتیم کا مال کھاو بلکہ اگر یتیم تمہارے پاس امانت کے طور پر مال رکھے تب بھی تم اسے نہایت ہی امانت داری سے اس وقت واپس کر دو جب وہ بالغ ہو جائے جو لوگ یتیم کے مال و حقوق کو ہضم اور غصب کر جاتے ہیں وہ لوگ جہنم کے سخت سے سخت عذاب کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

یتیم کی کفالت کرنے والا

عَنۡ سَہۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَا وَ کَافِلُ الۡیَتِیۡمِ فِی الۡجَنَّۃِ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَالۡوُسۡطٰی، وَفَرَّجَ بَیۡنَہُمَا شَیۡئًا

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور اپنی شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔''

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۰۳۲)

Marfat.com

بیوہ و مسکین کے لئے کوشاں مجاہد ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ السَّاعِی عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاهِدِ فِی سَبِیْلِ اللهِ وَاَحْسَبُهُ. قَالَ وَکَالْقَائِمِ الَّذِی لَا یَفْتُرُ، وَکَالصَّائِمِ الَّذِی لَا یُفْطِرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا خدا کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۰۴۷)

Marfat.com

یتیم اور عورت کو ان کا حق دو

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم اللهم انی احرج حق الضعیفین الیتیم والمراة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ! میں لوگوں کو دو ضعیفوں کے حق سے بہت ڈراتا ہوں (کہ ان میں کوتاہی مت کرنا) ایک یتیم اور دوسری عورت۔

(نسائی شریف ج ۵ ص ۳۶۳) (ابن ماجہ حدیث ۳۶۷۸)

برادران اسلام! یتیم وہ بچہ ہے کہ اس دنیا میں آنکھ کھولنے سے قبل یا اس کے شعور سے پہلے اس کا والد اس دنیا سے رخصت ہو گیا، عموی طور پر ایسا بچہ لاوارث اور حقیقی سرپرست سے محروم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ایسے بچے کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کو ترجیحاً بیان فرمایا

ہے ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو پیش نظر رکھیں اور یتیموں کے حقوق کی پاسداری کریں اور اگر کوئی شخص اپنی بدبختی کی بنا پر یتیموں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرے تو اس کو روکیں اور یتیم کے ساتھ کھڑے ہوں تا کہ اس کے حقوق اسے مل جائیں۔

یتیم کا محسن حضور کے ساتھ ہوگا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے !

اور جو شخص کسی یتیم بچی یا بچے کے ساتھ احسان سے پیش آئے گا، میں اور وہ جنت میں اسطرح ہونگے یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنی شہادت اور درمیان والی انگلی کو ملایا۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۲۵۰)

دل کی سختی کا آسان نسخہ

ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دل کی سختی کی شکایت کرنے لگا تو آپ نے فرمایا یتیم کے سر پر شفقت و محبت کا ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا۔

(مسند احمد، بروایت، ابو ہریرہ)

چونکہ یتیم کا حقیقی ولی و وارث اس دنیا سے جا چکا ہے اسے کما کر کھلانے والا کوئی نہیں ہے، اسلئے ہر مسلمان کا حق ہے کہ اسکی مالی مدد کرے۔

مراد یہ ہے کہ اگر اسکے باپ کی متروکہ جائداد ہے یا اسکے پاس کوئی اور مال ہے تو اسکے بالغ ہونے اور سن رشد کو پہنچ جانے تک اسکی ویسے ہی حفاظت کی جائے، جیسا کہ اپنی جائداد کی حفاظت کی جاتی ہے، یتیم کا نگران اگر مالدار ہے تو اسمیں سے کچھ نہ کمائے اور اگر فقیر ہے تو حسب ضرورت استعمال کرسکتا ہے۔

یتیم کے ساتھ حسن سلوکی اور محبت کا حق اس وقت تک ادا نہیں ہوسکتا جب تک اسکی صحیح

تعلیم وتربیت کا اہتمام نہ کیا جائے۔

عبدالرحمان بن ابزی رضی اللہ عنہ نامی ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ حضرت داود علیہ السلام کی یہ وصیت رہی ہیکہ یتیم کے ساتھ شفقت ورحمت والے باپ جیسا معاملہ رکھو۔

(الادب المفرد للبخاری)

یتیموں کے حقوق کے لیے قرآن کریم میں واضح حکم دیا گیا کہ یتیموں کی بہتر طریقے سے نگداہشت، ان کی خوراک اور تعلیم کا بندوبست کرنے والا بہت بڑے اجر وثواب کا مستحق قرار پائے گا۔

مسکینوں پر احسان کرنا

مسکین یعنی وہ شخص جو زمین گیر اور لاچار ہو گیا ہو اور تہی دستی اور غربت کا شکار ہو گیا ہو جس کے لئے درآمد کا کوئی طریقہ باقی نہ رہ گیا ہو۔

قرآن مجید نے مساکین پر توجہ کو واجب قرار دیا ہے اور ان کی مشکلات کو دور کرنے کو عبادت خدا شمار کیا ہے کیونکہ خداند عالم مساکین پر خاص توجہ اور ان کے چین وسکون کا راستہ ہموار کئے جانے کو پسند فرماتا ہے۔

مساکین کی نسبت لاپرواہی کرنا بہت برا ہے اور قرآن مجید کے فرمان کے مطابق روز قیامت ایسا شخص عذاب الہی میں گرفتار ہوگا۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾

اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اور فضول نہ اڑا۔

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ

اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں

Marfat.com

اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں

(سورۃ بقرہ آیت ۱۷۷ ترجمہ کنزالایمان)

برادرانِ اسلام ! اللہ رب العزت اور آقائے دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کی روشنی میں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یتیموں سے حُسن سلوک نجاتِ اُخروی کا باعث ہے اور یتیموں سے بدسلوکی کی سزا جہنم ہے اور یتیموں کے اموال کو ظلماً کھانے والے اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں۔

Marfat.com

پڑوسی کے حقوق اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلام کا امتیاز یہ ہے کہ اس نے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی طرف بھی توجہ دلائی ہے، اسلام نے یہ بتایا ہے کہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی بہت ضروری ہیں اور کئی وجوہ سے حقوق العباد کو حقوق اللہ سے بھی آگے رکھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن اللہ پاک اپنا حق معاف کردیں گے لیکن اس نفسانفسی کے عالم میں کوئی کسی کو معاف کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوگا۔

حقوق العباد میں سے ایک اہم حق پڑوسی کا بھی ہے جس کی جانب اسلام نے بڑی توجہ دلائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ !

جبرئیل نے مجھ کو پڑوسی کے حقوق کی اتنی تاکید کی کہ مجھے خدشہ ہوگیا کہ پڑوسیوں کو بھی وراثت میں حقدار قرار دے دیا جائے

برادرانِ اسلام! یہ ارشاد رسول ہی اپنے آپ میں یہ بیان کردے رہا ہے کہ پڑوسیوں کے حقوق کی کتنی شدت سے تاکید بیان کی گئی ہے۔

دوسری طرف اگر ہم اپنی زندگی کو دیکھیں اور تھوڑا غور کریں کہ کیا کبھی ہم نے اپنے پڑوسی کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کی ہے۔

کیا اسلام میں پڑوسی کے جو حقوق بیان کئے گئے ہیں اور بطور ایک پڑوسی قرآن وحدیث میں ہم پر جو ذمہ داری عائد کی گئی ہے اسے ہم نے پورا کیا ہے اگر انصاف سے جواب کی تلاش کی جائے تو جواب یہی ہوگا نہیں؟ اور یہی وجہ ہے کہ آج ہماری زندگی سے چین وسکون اٹھ گیا ہے ہر شخص کو اپنی فکر ہے پڑوسی پڑوسی کے حالات سے بے خبر ہے اور کوئی ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے کیلئے تیار نہیں۔

اگر اسلامی تعلیمات کو اپنایا جائے اور بالخصوص پڑوسی کے جو حقوق قرآن وحدیث میں بیان ہوئے ہیں ان کی جانب توجہ دی جائے تو شاید ہمارے معاشرے اور سماج سے جو چین وسکون

اٹھ گیا ہے وہ دوبارہ واپس آجائے اور ہماری معاشرت بہت خوبصورت ہو جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ نساء میں فرمایا۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَۨا ۝

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا۔

(سورۃ نساء آیت ۳۶)

برادرانِ اسلام! اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالی نے والدین کے ساتھ ساتھ رشتہ داروں، یتیموں اور مساکین کے ساتھ ساتھ پڑوسیوں کے ساتھ نیکی کرنے یعنی حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

لَا يَسْتَقِيْمُ اِيْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهٗ، وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهٗ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهٗ، وَلَا يَدْخُلُ (الْجَنَّةَ رَجُلٌ) لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ

کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے، اور کوئی بھی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی اذیت سے محفوظ نہ ہو جائے۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۹۸)

ہمسائے کوستانا منع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

جو اللہ عزوجل پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے ہمسائے کو نہ ستائے، اور جو اللہ عزوجل اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو اللہ عزوجل اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۲۴۰)

جو پڑوسی کوستائے مومن نہیں

عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (اور مسلم نے یہ اضافہ کیا) یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے پڑوسی کے لئے۔

(بخاری شریف ج ا ص ۱۴)

جس کا پڑوسی محفوظ نہیں

حضرت ابو شُریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

خدا کی قسم! وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کون (مومن نہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہیں۔"

(بخاری ج ۵ ص ۲۲۴۰)

پڑوسی کے ساتھ اِحسان کرو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ابو شریح العدوی الکعبی الخزاعی نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

سمعت اذنای وابصرت عینای حین تکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم جارہ

جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ پڑوسی کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے۔

(سنن دارمی کتاب الاطعمہ) (بخاری شریف حدیث نمبر ۷۷۶)

مومن وہ ہے جو پڑوسی کو تکلیف نہ دے

حضرت ابو ہریرہ رسول اللہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا!
جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے

Marfat.com

پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔

(ابوداؤد کتاب حق الجوار)

پڑوسی کو تکلیف پہنچانے والا ملعون ہے

شریک ابو عمر سے اور وہ ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ !
ایک شخص رسول اللہ کے پاس اپنے پڑوسی کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سامان لے کر راستے پر آجاؤ راوی کہتے ہیں لوگ راستے سے گزرتے اور اس پر (پورا واقعہ سن کر پڑوسی کو تکلیف پہنچانے والے) لعنت کرتے (شدہ شدہ یہ خبر اس تک پہنچی) وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا اے اللہ کے رسول میں نے ایسا کیا کیا کہ لوگ مجھ پر لعنت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے لعنت کرنے سے پہلے اللہ نے تجھ پر لعنت کی ہے اس شخص نے پڑوسی کو تکلیف نہ دینے کا وعدہ کیا جب وہ شخص آیا جو اپنے پڑوسی کے ظلم کا شکار تھا تو آپ نے فرمایا اپنا سامان (راستے سے) اٹھا لو اب تم مامون و محفوظ ہو۔

(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۶۶)

بُرا پڑوس قیامت کی نشانیوں میں سے ہے

حضرت ابوہریرہ مرفوعاً (یعنی ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے) روایت کرتے ہیں کہ قیامت کی علامتوں میں سے برا پڑوس اور قطع رحمی (رشتہ داروں کے حقوق کا ادا نہ کرنا) بھی ہے۔

(الادب المفرد ص ۴۱)

قیامت پر ایمان نہ رکھنے والا

حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے پتوں میں

سے ایک پتہ پر لکھوایا (اصل لفظ کتب ہے) اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ وہ شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان نہیں رکھتا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۶۵)

پڑوسی کے اہلخانہ پر بُری نظر رکھنا

حضرت سلمی اپنے والد حضرت ابو بریدہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! جس نے کسی مسلمان سے اس کی بیوی اور پڑوسی کے بارے میں دھوکہ کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(کنز العمال ص ۷۸۳۰)

پڑوسی کو کھانے میں سے کچھ بھیج دینا

حضرت ابوذر سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم شوربہ بناؤ تو اس میں پانی زیادہ کر دو، پھر اپنے پڑوسیوں کے اہلخانہ کو دیکھو اور ان کو اس میں سے کچھ پہنچادو۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۶۱)

شوربہ زیادہ کرلے

حضرت جابر سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی گوشت پکائے تو تو اس میں شوربہ زیادہ کر دے اور کچھ پڑوسیوں کے یہاں بھی بھجوا دے۔

(الادب المفرد، باب ما یکثر ماء المرق فیقسم فی الجیران ص ۴۰)

دُوسری حدیث

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوعا روایت کرتی ہیں کہ جب تم میں سے کوئی گوشت پکائے تو اس میں شوربہ زیادہ کرے اور کچھ پڑوسی کو بھی دے۔

(المجمع ار)

Marfat.com

بہترین پڑوسی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کیلئے بہتر ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کیلئے سب سے بہتر ہے۔

(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۶۸)

پڑوس میں حق دار کون

طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔اے اللہ کے رسول میرے دو پڑوسی ہیں تو میں (ہدیہ تحفہ وغیرہ) میں کس سے شروعات کروں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو۔

(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۶۷)

قریبی پڑوسی مُقدّم ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرے دو پڑوسی ہیں تو میں کس سے شروع کروں (یعنی کوئی ہدیہ تحفہ یا کوئی اور چیز لینے دینے کے معاملہ میں کس پڑوسی کو مقدم رکھا جائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے شروعات کرو جو ہدیہ میں تم سے زیادہ قریب ہو۔

(مسند احمد ج ۶ ص ۳۱۰)

پڑوسی کے حقوق، جامِع حدیث

عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟ اگر وہ تم سے مدد مانگے

Marfat.com

تو اس کی مدد کرو، اگر تم سے قرض مانگے تو اس کو قرض دو اور اگر وہ بیمار پڑے تو اس کی عیادت کرو اور اپنی عمارت کو زیادہ اونچی نہ بناؤ کہ اس کو ہوا کے پہنچنے میں رکاوٹ ہو مگر پڑوسی کی اجازت سے۔ اور اگر تم میوہ خریدو تو کچھ اس کو بھی ہدیہ کرو، اگر ایسا نہ کرسکو تو پوشیدہ طور پر گھر لے جاؤ اور تمہارا بیٹا میوہ لے کر باہر نہ جائے کہ کہیں اس کے بیٹے کو رنج ہو۔ اور اپنے ہانڈی کی بو سے اس کو تکلیف نہ دو مگر یہ کہ کچھ اس کو بھی پہنچا دو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر پڑوسی کے ساتھ خیر خواہی کے بارے میں بیان کرتے رہے یہاں کہ میں نے گمان کرلیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑوسی کو وراثت میں حقدار قرار دے دیں گے۔

اگر پڑوسی بھوکا رہے

حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

وہ مومن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر کر سوئے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۵۸)

پہلے پڑوسی دیکھو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! پڑوسی گھر سے پہلے ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کہیں بھی گھر خریدنے بنانے سے قبل پڑوس کو دیکھنا چاہئے اگر پڑوسی صالح اور نیک ہوں تو پھر وہاں قیام کا فیصلہ کرے ورنہ اس مقام کو چھوڑ دے۔

برادرانِ اسلام ! اسلام میں پڑوسی کو جو حقوق دیئے گئے ہیں آج کے دور میں ان کا خیال نہیں رکھا جاتا ہمیں چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین عالیہ کی روشنی میں پڑوسی کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

آدابِ زندگی

اور

احکامِ رسول

Marfat.com

صُلح کروانے کی فضیلت

اسلام اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے اور ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا بھائی قرار دیتا ہے اور اگر کبھی مسلمانوں کے درمیان پھوٹ پڑ جائے یا ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے لڑ پڑے تو دونوں میں صلح کروانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں واضح ارشاد موجود ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾

مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔

(سورۃ الحجرات آیت ۱۰)

برادرانِ اسلام ! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مُسلمانوں میں صلح کروانے والے کے لئے بہترین اَجر وثواب کی بشارت دی ہے جیسا کہ فرمانِ رسول ہے !

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

الا اخبرکم بافضل من درجة الصیام والصلاة والصدقة ؟ قالوا بلی، قال اصلاح ذات البین، وفساد ذات البین الحالقة

کیا میں تمہیں روزے، نماز اور صدقے سے بڑھ کر افضل درجات کے اعمال نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس کے میل جول اور روابط کو بہتر بنانا۔ (اور اس کے برعکس) آپس کے میل جول اور روابط میں پھوٹ ڈالنا (دین کو) مونڈ دینے والی خصلت ہے۔

(ابوداؤد حدیث ۴۹۱۹)

Marfat.com

اچھا مسلمان وہ ہے جو اپنی معاشرتی زندگی میں لوگوں کے ساتھ بھلائی سے اور اگر مسلمان آپس میں لڑ پڑیں تو وہ اپنے شرعی فرائض کی پاسداری کرتے ہوئے دونوں میں صلح کروادے اگر وہ یہ کام اللہ کی رضا کے لئے کرے گا تو اُسے بہت بڑے درجات عطا کائے جائیں گے اور اس طرح معاشرہ بھی امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

صُلح کروانا حضور کی سُنّت ہے

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قبا کے لوگ لڑ پڑے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر پتھر پھینکنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو فرمایا ہمارے ساتھ چلو کہ صلح کرادیں۔

(بخاری شریف حدیث ۲۵۸۱)

صُلح کروانے کے لئے جھُوٹ بولنا

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو جھوٹی بات صلح کرانے کے لیے کہہ دے بشرطیکہ نیّت اچھی ہو۔

(بخاری شریف ۲۵۸۰)

برادرانِ اسلام ! دو آدمیوں میں رنج ہو اور دُوسرا مسلمان اُن میں صلح کروانے کے لئے کہے کہ وہ تو آپ کے خیر خواہ ہیں یا آپ کی تعریف کرتے ہیں یہ جائز ہے۔

حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایسے جھُوٹ کی رُخصت ہے جس میں بہت فائدے کی امید ہو۔

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت ہے ایک تو لڑائی میں، دوسرے مسلمانوں میں آپس میں میل جول کرانے میں، تیسرے اپنی بیوی سے، بعضوں نے اور مقاموں کو بھی جہاں کوئی مصلحت ہو، انہی پر قیاس کیا ہے۔

Marfat.com

تین دن سے زیادہ ناراضگی منع ہے

مسلمانوں کا تین دن سے زیادہ آپس میں بول چال بند رکھنا حرام ہے !

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

ہر سوموار اور جُمعرات کو (بارگاہ الٰہی میں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی اور کینہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ صلح کر لیں۔

(مسلم شریف)

برادرانِ اسلام! اللہ تبارک وتعالیٰ کو وہ قدم سب سے زیادہ پسند ہے جو دو مسلمانوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے اُٹھے اس لئے ہمیں چاہیے کہ جب دو مسلمان بھائی آپس میں لڑ پڑیں یا ناراض ہو جائیں تو اُن میں صلح کروادیں اس طرح اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم ہو سکتی ہے بعض لوگ مسلمانوں کو لڑا کر راضی ہوتے ہیں اُن سے بچنا ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

چُغل خوری سے بچو

برادرانِ اسلام! شریعت اسلامیہ میں غیبت اور چغلی سے منع فرمایا گیا ہے۔
چغل خوری کے معنی ہیں کہ کسی کی راز کی بات دوسرے سے کہہ کر دو مسلمانوں میں نااتفاقی پیدا کی جائے ایسی بات جو دوسرے تک پہنچانا شرانگیز ہو اور وہ بات دوسے تک پہنچا کر فتنہ پیدا کرنا اور ایک دوسرے سے محبت کا رشتہ تڑوانا چُغل خوری کہلاتا ہے۔
اِمام ذہبی کہتے ہیں کہ چُغل خوری کبائر میں سے ہے، اس کے حرام ہونے پر مُسلمانوں کا اجماع ہے اور کتاب وسُنّت کے شرعی دلائل اس کی حرمت کے متقاضی ہیں۔
جرجانی رحمۃ اللہ کہتے ہیں: چغل خور وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ پہلے باتیں کرتا رہتا ہے پھر جا کر انہی کی چُغلی شروع کر دیتا ہے، اور ان کے راز فاش کرتا ہے جن کو وہ شخص ناپسند کرتا ہے،
برادران اسلام ! بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اِدھر کی باتیں اُدھر اور اُدھر کی باتیں اِدھر بڑھا چڑھا کر بیان کرتے رہتے ہیں جس سے اکثر اوقات غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور بات قطع تعلقی تک جا پہنچتی ہے اسلام میں اس عمل سے منع فرمایا گیا ہے۔
چُغل خوری کے معاشرے پر بڑے بُرے اور خطرناک اثرات مرتب ہوتے ہیں بعض اُوقات ایسی صورتحال ہو جاتی ہے خُوش وخرم گھرانہ نفرت وعداوت کی آگ میں جھلس کر رہ جاتا ہے۔ جان نچھاور کرنے والے بھائی ایک دُوسرے کے خُون کے پیاسے ہو جاتے ہیں، ساس اور بہو جن کا رشتہ ماں، بیٹی کا بھی ہوتا ہے۔ ایک دوسری کو ایک آنکھ نہیں بھاتیں۔ بلکہ اس چغل خوری کی وجہ سے ایک دوسری پر الزامات کا ایسا تکلیف دہ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کہ نتیجتاً بیٹے کی ماں باپ سے علیحدگی یا بیوی کی طلاق پر معاملہ ٹھنڈا ہوتا ہے، جبکہ یہ سارے کا سارا کیا دھرا اس بدفطرت، بدخصلت اور بدطینت چغل خور کا ہوتا ہے۔

چغل خوری کا حکم

برادرانِ اسلام! چغل خوری کبیرہ گناہ اور فحش و نافرمانی ہے اور چغل خور کو قیامت کے

دن اللہ کے ہاں بھی سخت صورتحال کا سامنا ہوگا۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

ویل لکل ھمزۃ لمزۃ

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا اور غیبت کرنے والا ہو۔

چُغل خور جنّت میں داخل نہ ہوگا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

لا یدخل الجنۃ نمام

(بخاری و مسلم)

برادران اسلام ! جو شخص چُغلی کے ذریعے لوگوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے وہ گُناہ کبیرہ کا بھی مرتکب ہوتا ہے اور حرام کام کا بھی ایسا شخص کبھی جنت میں نہیں جائے گا۔ ہاں وہ شخص جو اس کو حرام ہی جانتا ہے لیکن اس سے چغل خوری کا گناہ سرزد ہوجاتا ہے تو اللہ نے اگر اس کا یہ گناہ معاف نہ فرمایا تو وہ جہنم میں جائے گا اور اپنے فعل شنیع کا ذائقہ چکھے گا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں سب سے بدترین بندہ لعن وطعن کرنے والا چغل خور ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! بعض لوگ بہت جلد غُصّہ میں آجاتے ہیں اور دوسرے کو لعن طعن کرنے لگتے ہیں یہ بھی بہت بری خصلت ہے جس کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا بھی شکار ہوتا ہے اور لوگوں میں بھی قدر کھو دیتا ہے ایسے ہی چغلی کرنے والے کی معاشرہ میں کوئی عزت نہیں ہوتی بلکہ ہر بندہ ایسے شخص سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور اُس کے ساتھ بیٹھنے اور بات کرنے کا روادار نہیں ہوتا۔

چُغل خور کے لئے آگ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس

Marfat.com

سے گزرے، تو فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو عذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا۔ پھر فرمایا کیوں نہیں وہ بڑی بات ہی ہے۔ ان میں سے ایک فکان یمشی بالنمیمۃ وہ چغلی کھایا کرتا تھا۔ اور دوسرا لا یستتر من بولہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ بخاری و مسلم

جنّت سے محروم شخص

اور یہ سب سے بڑی محرومی جس کا چغل خور کو سامنا کرنا پڑے گا وہ جنت میں داخل ہونے سے محرومی ہوگی اس لئے کہ فرمان رسول ہے چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (مسلم)

برادران اسلام ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے لئے جنت کی بشارت دی ہے جو اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کرے اس لئے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرتے رہنا چاہیے تا کہ غیبت، چغلی اور مسلمان کی دل آزاری جیسے گناہوں سے بچ سکے۔

اور اگر اس فعل شنیع کا مرتکب ہوتا رہا تو بندہ آگ سے نہیں بچ سکے گا جیسا کہ احادیث میں یوں بیان ہوا۔

دوغلہ کی زُبان آگ کی ہوگی

عَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ

"حضرت عمار (بن یاسر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا میں دو منہ رکھے (یعنی جس میں دوغلا پن ہو) تو قیامت کے روز اس کے منہ میں دو آگ کی زبانیں ہوں گی۔"

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۲۶۸)

برادرانِ اسلام ! بعض لوگ ایسے ہی گناہ بے لذّت کے شکار ہو جاتے ہیں ایک کی بات دوسرے سے کر کے مُنہ کا ذائقہ بدلتے رہتے ہیں لیکن اُن کے لئے یہ عملِ بد بہت نقصان دہ ہوگا اور قیامت کے دن ایسے شخص کو آگ کی دو زبانیں دی جائیں گی کہ دنیا میں چغلی کھانے کا مزہ چکھو۔

Marfat.com

دو منہ رکھنے والا شخص

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه واٰله وسلم یَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَیْنِ، الَّذِی یَأْتِی هٰؤُلَاءِ بِوَجْه وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو منہ رکھنے والا شخص انتہائی برے لوگوں میں سے ہے جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ۔"

(بخاری شریف ج ۶ ص ۲۶۲۶)

برادران اسلام ! ایسا شخص بھی چغل خوروں کی فہرست میں آئے گا جو جہاں جائے ویسی بات کہے یعنی ادھر ادھر کی باتیں کر کے لوگوں میں فساد کرانے والا دوغلا شخص ہوتا ہے بندہ اسے اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے لیکن وہ اندر ہی اندر اس کی جڑیں کاٹ رہا ہوتا ہے ایسا شخص جہنم کا ایندھن بنے گا۔ حضرت یحییٰ بن اکثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چغل خور جادوگر سے زیادہ شریر اور فسادی ہوتا ہے یہ بد بخت چغل خور ایک دن میں وہ فتنے پیدا کر دیتا ہے جو جادوگر ایک مہینہ میں بھی برپا نہیں کر سکتا۔

(نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۲۳)

برادرانِ اسلام! چغل خوری بری عادات میں سے ہے بسا اوقات بندہ سمجھتا ہے کہ وہ جو بات کر رہا ہے وہ چغلی کے زمرے میں نہیں آتی لیکن وہ چغلی ہوتی ہے اس لئے اس بارے میں نہایت محتاط رہنا چاہیے تا کہ جہنم کی آگ سے بچ سکیں۔

Marfat.com

تکبّر منع ہے

اللہ تعالیٰ اور ہمارے آقا و مولا سیّد الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبر سے منع فرمایا ہے !

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے !

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾

قَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾

اور زمین میں اتراتا نہ چل بیشک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا یہ جو کچھ گزرا ان میں کی بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے

(بنی اسرآئیل:38-37)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے !

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾

اور کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسارہ کج نہ کر اور زمین میں اتراتا نہ چل بیشک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اتراتا فخر کرتا

(سورہ لقمان آیت ۱۸)

مُتکبّر کے لئے سخت سزا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے !

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ! ''عزت میری اِزار (تہہ بند) ہے اور تکبّر میری (اوڑھنے کی) چادر ہے جس شخص نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھینا میں اسے سخت سزا دوں گا''۔

(رواہ مسلم)

عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ، وَلَا یَبْغِ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ

''حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تواضع (و انکساری) اختیار کرو اور کوئی شخص (اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہوئے) کسی دُوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔''

(مسلم شریف ج ۴ ص ۲۱۹۸)

Marfat.com

مُتکبّر جنت میں داخل نہ ہوگا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے !

جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔ ایک آدمی نے کہا کہ ہر آدمی چاہتا ہے اس کے کپڑے اور جوتے خوبصورت ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے تکبر تو حق کو قبول کرنے سے انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔

(رواہ مسلم)

ایک روایت میں ہے ! جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا وہ آگ میں داخل نہ ہوگا۔ اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔

برادرانِ اسلام ! تکبر سے بچنا ضروری ہے معمولی سے معمولی تکبّر بھی جہنم میں لے جائے گا اس لئے تواضع اور انکساری اختیار کرنا ازحد ضروری ہے اپنے ہر قول فعل اور عمل سے بندے کو عاجزی اختیار کرنی چاہیے مال دولت کی بہتات لمبی لمبی گاڑیاں سامان آرائش کا حصول بہت بڑی آزمائش ہے اگر بندہ رب کے شکر کی بجائے دنیا کے مال پر تکبر کرے گا تو جہنم کی آگ کے لئے تیار رہے جیسا کہ فرمان ہے۔

مُتکبّر کا انجام

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے!

تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی شکل میں جمع کیا جائے گا۔ ہر طرف سے ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ انہیں جہنم کی بولس نامی جیل کی طرف ہانکا جائے گا۔ ان پر بہت بڑی آگ بلند ہو رہی ہوگی۔ انہیں جہنمیوں کے زخموں سے بہتی ہوئی پیپ پلائی جائے گی

(رواہ الترمذی)

دنیا میں تکبر کرنے والوں کو آخرت میں اس قدر حقیر اور ذلیل کیا جائے گا جس کا تصور بھی روح کو لرزا دیتا ہے بندے کو تکبر سے بچنا چاہیے تاکہ آخرت کے برے انجام سے بچ سکے۔

مُتکبّرانہ چال سے بچو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے !

"ایک آدمی ایک خوبصورت خوش کُن لباس میں جا رہا تھا۔ اس نے اپنے سر میں کنگھی کی ہوئی تھی۔ اس کی چال مُتکبّرانہ تھی۔ اسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا وہ قیامت کے دن تک زمین میں ڈوبتا جائے گا۔

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ کو تکبر انتہائی ناپسند ہے کسی بندے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ تکبر کرے اور اپنی بڑائی کا دعوے دار ہو کیونکہ کبریائی تو اللہ کا حق ہے بندے کو بندہ ہی رہنا چاہیے خدائی دعوے کرنے والوں کو بُرے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہو اللہ ہمیں عجز و انکسار کی دولت سے نوازے۔

Marfat.com

غُصّہ سے بچنا ضروری ہے

"غُصّہ کو عربی میں غضب کہتے ہیں اور یہ انسان کی اس کیفیت کو کہتے ہیں کہ جو کسی ناپسندیدہ بات یا منظر کو دیکھ کر اس کے چہرے یا عمل سے برہمی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں جائز غصہ، بے جا اور ناجائز غصہ۔

جائز غصہ سے مُراد وہ امور کہ جن پر غصہ کیا جاسکتا ہے جیسے کہ منکرات کو دیکھ کر انسان کے اندر اس سے نفرت کی وجہ سے آگ بھڑک اٹھتی ہے اور وہ اپنے دل میں کڑھن محسوس کرتا ہے اور منکرات کو ختم کرنے کے درپے ہو جاتا ہے اسے ہم غیرت ایمانی سے تعبیر کرسکتے ہیں اور اس طرح کا غصہ اور غضب عین تقاضہ شریعت ہے۔"

اسی طرح غصہ کی دوسری قسم ذاتیات سے متعلقہ ہے کہ ذاتی نقصان کی وجہ سے کسی کو کسی پر غصہ آجاتا ہے۔ اس بارے میں اگر تو وہ غصہ غلطی سے زیادہ نہیں تو درست ہے ورنہ دوسرے پر زیادتی تصور کرتے ہوئے یہ غصہ حرام ہوگا۔

برادرانِ اسلام! غصہ یوں تو انسانی فطرت میں شامل ہے لیکن اگر بات بے بات غصہ آتا ہو تو یہ ایک اخلاقی مرض کی صورت اختیار کر جاتا ہے اگر اس مرض کا فوری اور صحیح علاج نہ کیا جائے تو اس کے اثرات انسان کے ذہن و دماغ اور معاملات پر بہت زیادہ ہوسکتے ہیں جن کی بدولت انسان میں نااتفاقی، حسد و کینہ، بغض و نفرت، گالی و گلوچ حتیٰ کہ مار پیٹ، قتل و خونریزی، طلاق جیسی بُرائیاں درآتی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان اپنے غصہ پر قابو پانے کے لئے قرآن و حدیث سے رہنمائی حاصل کرے۔

حضور سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلّمِ کائنات بھی ہیں اور حکمت و دانائی سکھانے والے بھی آپ نے غصہ کے کئی علاج ہمیں عطا فرمائے ہیں آپ کا فرمان ہے:

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بر کرنے والے کو اللہ آخرت میں
دو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گالیت ہے غُصّہ پر قابو رکھنے اور صبر کرنے
ایک غصے میں آگیا، اس کا چہرہ سرخ ۔ جنت میں سے جس کا چاہو انتخاب کرو۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: میں ایک کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کی یہ کیفیت دور ہو جائے، وہ کلمہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں) چنانچہ جن لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ان میں سے ایک شخص اس غصہ ہونے والے شخص کے پاس گیا اور کہنے لگا کیا تم جانتے ہو کہ ابھی ابھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا اس نے جواب دیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ ہیں میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے اگر یہ پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے، وہ کلمہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اس شخص نے کہا کہ کیا تو مجھے پاگل سمجھ رہا ہے۔

(صحیح بخاری حدیث ۳۲۸۲) (مسلم شریف حدیث ۲۶۱۰)

برادرانِ اسلام! اگر ہم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین اقدس پر عمل کریں تو ہر شعبہ زندگی میں کامیابی بھی حاصل کر سکتے ہیں اور ترقی بھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین پر عمل کر کے اپنی دُنیا بھی بہتر بنا سکتے ہیں اور آخرت بھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین پر عمل کر کے اپنے روز مرہ کے معاملات کو بھی دُرست رکھ سکتے ہیں اور کامیاب انسان بھی بن سکتے ہیں غصہ کے حوالہ سے بھی آپ کے واضح ارشادات موجود ہیں جو اس برائی سے بچنے کے لئے ہمارے لئے نسخہ کیمیا ہیں۔

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت

یعنی ایک مومن یہ سوچے کہ اللہ اور اس کے رسول نے غصہ آنے پر صبر سے کام لینے اور لوگوں کی غلطی کو معاف کر دینے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا

برادرانِ اسلام الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾

کرے اور اپنی بڑائی کا دعوے دار ایں گی اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال خدائی دعوے کرنے والوں کو بڑے انجام کی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست نوزے۔

(سورۃ حم سجدہ آیت ۳۴)

Marfat.com

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرِ قرآن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان نے فرمایا ہے اس سے مراد غُصّہ کے وقت صبر کرنا اور برائی کو معاف کرنا ہے۔

(صحیح بخاری)

برادرانِ اسلام! غصہ آئے تو انسان صبر کرے اور غصہ دلانے والے کو کچھ نہ کہے تو یقینی بات ہے کہ دوسرا شخص بندے کے اس رویہ کو کبھی بھلا نہیں سکتا۔

غصہ کو پی جانے کا ایک بہترین علاج یہ ہے کہ غصہ کے دینی و دُنیوی نتائج پر غور کرے کہ بسا اوقات ایک شخص غصہ میں ایسی بات کر جاتا ہے یا ایسی حرکت کا مرتکب ہوتا ہے جس سے اس کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ اُن اسباب اور چیزوں سے پرہیز کرے جو غُصّہ بڑھاتے ہیں۔

دوسرا یہ کہ اُن فضائل، اجر و ثواب کو اپنے پیش نظر رکھے جو غصہ پی جانے اور غصہ پر کنٹرول کرنے کے عوض حاصل ہوتے ہیں۔

تیسرے یہ کہ بردباری یعنی غصہ کی حالت میں انتقام کی طاقت کے باوجود صبر سے کام لے۔

برادرانِ اسلام غُصّہ پر کنٹرول کرنا اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنا ہوتا ہے اور یہ عمل اللہ اور اُس کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو قیس کے ایک شخص سے فرمایا!

تمہارے اندر دو ایسی عادتیں ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند کرتے ہیں، بردباری اور سنجیدگی۔

(صحیح مسلم)

غُصّہ پر کنٹرول کرنا

برادرانِ اسلام! غصّہ پر کنٹرول کرنا ضروری ہے صبر کرنے والے کو اللہ آخرت میں انعامات سے نوازے گا جیسا کہ احادیث میں اس کی بشارت ہے غُصّہ پر قابو رکھنے اور صبر کرنے والے کو انعام کے طور پر یہ اختیار دیا جائے گا کہ حورانِ جنت میں سے جس کا چاہو انتخاب کرو۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جو شخص انتقام کی قدرت کے باوجود غصّہ پی جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر فرمائے گا کہ آج تم جنت کی جس حور کا انتخاب کرنا چاہو جا کر انتخاب کرلو۔

(ابوداود والترمذی، بروایت انس بن معاذ)

غضبِ الٰہی سے بچنے کا طریقہ

برادرانِ اسلام ! غصہ پر کنٹرول کرنا بھی اللہ کے غضب سے بچاؤ کا ذریعہ ہے !

ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرتا ہے کہ وہ کونسا عمل ہے جو مجھے اللہ کے غضب سے محفوظ رکھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کرو (اللہ تعالیٰ تم پر بھی غصہ نہ ہوگا)

(مسند احمد بن حنبل)

جنّت میں جانے کا ذریعہ

برادرانِ اسلام ! غصہ پر کنٹرول کرنا جنت بھی میں داخلہ کا ذریعہ ہے جیسا کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو جنت میں جانے کے لئے یہ آسان عمل تجویز فرمایا روایت ہے کہ !

ایک صحابی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ اس پر عمل کرلوں تو مجھے جنت مل جائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غصہ نہ کرو تمہیں جنت میں داخلہ مل جائے گا۔

(الطبرانی الاوسط بروایت ابوداود)

حصولِ اُجر کا ذریعہ

غصّہ پر کنٹرول کرنا بہت بڑے اجر کے حصول کا ذریعہ ہے،

Marfat.com

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کا گھونٹ پی جانے سے زیادہ اجر والا کوئی اور گھونٹ پینا نہیں ہے۔

(ابن ماجہ)

غُصّہ کا علاج کیسے کریں

غصہ کرنے والا جس حالت پر ہے اسے بدل دے ،

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔

(سنن ابوداود)

اور اگر مناسب سمجھے تو وہ اُس جگہ ہی کو چھوڑ دے اور دور ہٹ جائے۔

دُوسری روایت

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے !

سکھاؤ (یعنی لوگوں کو تعلیم دو)، بشارت (خوشخبری) سناؤ اور سختی نہ کرو (یہ بات آپ نے تین بار بیان فرمائی) پھر دوبارہ فرمایا اگر کسی کو غصہ آئے تو وہ خاموش ہو جائے

(مسند احمد بروایت ابن عباس)

غُصّے کی عادت ختم کرنے کیلئے وِرد

جس کو غصہ آتا ہو اسے چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد اکیس بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے کھانا کھاتے وقت تین تین بار پڑھ کر کھانے اور پانی پر بھی دم کرلے۔

چلتے پھرتے کبھی کبھی یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم کہہ لیا کریں۔

چلتے پھرتے یا ارحم الراحمین پڑھتا رہے۔

روزانہ سات بار سورۃ آل عمران کی ۱۳۴ ویں آیت کا یہ حصہ پڑھتا رہے۔

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

Marfat.com

الْمُحْسِنِيْنَ

برادرانِ اسلام ! حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث مبارکہ میں غصہ کے کئی علاج بیان فرمائے گئے ہیں جنہیں ہم مختصراً درج کر رہے ہیں جب غصہ آجائے تو ان میں سے کوئی بھی ایک علاج کرلیں۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ۔

چپ ہو جائیں۔

وضو کرلیں۔

ناک میں پانی چڑھالیں۔

کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں۔

لیٹ جائیں۔

زمین سے چپٹ جائیں۔

(اگر باوضو ہیں تو) سجدہ کریں اور منہ خاک پر رکھیں تاکہ احساس ہو کہ میں خاک سے بنا ہوں لہٰذا بندے پر غصہ کرنا مجھے زیب نہیں دیتا۔

جس پر غصہ آرہا ہے اس کے سامنے سے ہٹ جائیں سوچیں کہ اگر میں غصہ کروں گا تو دوسرا بھی غصہ کرے گا اور بدلہ لے گا اور مجھے دشمن کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔

برادران اسلام ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامینِ اقدس کی روشنی میں بات واضح ہوتی ہے کہ عفو و درگزر بہت ہی اعلیٰ عمل ہے بلکہ ایمان کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اللہ کی رضا کے حصول کے لئے کسی کو معاف کرنا بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہوگا اس لئے معمولی باتوں پر غصہ کرنا اور قطع تعلق کر لینا اچھی بات نہیں کوئی چیز اپنے مزاج کے مطابق نہ ہو تو غصہ کر لینا اخلاقیات سے گرا ہوا عمل ہے۔

برادران اسلام ! بندے کو حق بات کے لئے غُصّہ میں آنا جائز ہی نہیں ضروری بھی ہے اگر کوئی اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب کی عزّت و حرمت پر حملہ کرے تو غُصّہ میں نہ آنا بے غیرتی ہی نہیں ایمان کے بھی خلاف ہے۔

مصافحہ اور معانقہ سنّتِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُخوتِ اسلامیہ کے جذبہ کو اُبھارنے کے لئے آپس میں شیر وشکر کرنے کے لئے احکامات ارشاد فرمائے ہیں اور مومنین کے دوسرے مومنین پر حقوق وفرائض بیان کر دیئے ہیں اسلامی معاشرے کو اُخوت و بھائی چارے کا نمونہ بنانے کے لئے ہر فرد کو ایک دوسرے کے حقوق کا حکم شریعت میں موجود ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو اپنی زندگی کا جز بنالے تاکہ فلاح وکامیابی حاصل کر سکے۔

مصافحہ بدعت نہیں سُنّت ہے

برادرانِ اسلام ! مصافحہ اور معانقہ کرنا سُنتِ رسول ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ کرام آپس میں شیر وشکر تھے اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے تھے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

کچھ لوگ اسلام کے نام پر اسلامی تعلیمات کو ہی بدعت اور شرک کا نام دے کر مسلمانوں کو اصل اسلام سے دور لے جانے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں جبکہ یہ ان کی شیطانی سوچ ہے۔ شاید وہ چند لوگوں کو تو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی سُنّتوں کو اُمّت کے سوادِ اعظم کے ذریعے قیامت تک زندہ رکھے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کی روشنی میں گلے ملنا یا ہاتھ ملانا عظیم سنت ہے احادیث ملاحظہ فرمائیں

حضور صحابہ کو گلے لگاتے مصافحہ فرماتے

حضرت ایوب بن بشیر، عنزہ قبیلہ کے ایک شخص نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جب وہ ملک شام سے رخصت ہونے لگے کہ میں آپ

Marfat.com

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں میں سے ایک حدیث پوچھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ اگر کوئی راز نہ ہوا تو میں تمہیں بتا دوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ راز نہیں ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاقات کے وقت آپ حضرات سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں جب بھی ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے مصافحہ فرمایا اور ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلوایا لیکن میں گھر میں نہیں تھا۔ جب میں آیا تو مجھے بتایا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یاد فرمایا ہے۔ پس میں حاضر بارگاہ ہوا اور آپ اپنے تخت پر جلوہ افروز تھے۔

فالتزمنی، فکانت تلك اجود واجود

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے گلے لگالیا یہ منظر نہایت عمدہ تھا نہایت عمدہ تھا۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۳۹۵)

حضرت جعفر سے معانقہ فرمانا

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

تلقی جعفر بن ابو طالب فالتزمه وقبل ما بین عینیه

حضرت جعفر بن ابو طالب سے ملے تو ان سے معانقہ فرمایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیاں بوسہ دیا۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۳۹۷)

برادران اسلام ! مصافحہ اور معانقہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے جو اس کو بدعت کہے وہ لوگوں کو سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور کر رہا ہے بعض لوگ عیدین کے موقع پر مصافحہ اور معانقہ کو خلاف سنت قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ درست نہیں۔

مصافحہ صحابہ میں مروّج تھا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ !

قُلْتُ لِاَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَکَانَتِ الْمُصَافَحَۃُ فِی اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟ قَالَ نَعَمْ

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ! کیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں مصافحہ مروّج تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔"

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۳۱۱)

مُسلمان کی بخشش مصافحہ سے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَفْتَرِقَا

جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو علیحدہ ہونے سے پہلے ہی ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۷۴)

برادرانِ اسلام ! جب ایک مُسلمان دوسرے مُسلمان سے مصافحہ اور معانقہ کرتا ہے تو قدرتی طور پر اس کے دل میں مُسلمان بھائی کی محبت اجاگر ہو جاتی ہے۔
اگر کوئی مُسلمان اپنے والدین، مشائخ اور اساتذہ کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیتا ہے تو اس سے اس کی محبت اور تعظیم دونوں کا اظہار ہو جاتا ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ جب دو مُسلمان اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ ان دونوں کو بخش دیتا ہے۔
جو لوگ مصافحہ اور معانقہ کی مبارک سنتوں کو ترک کر دیتے ہیں وہ آخرت میں بہت بڑے اُجر سے محروم رہیں گے اللہ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

کھانا کھلانا سنّتِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

برادرانِ اسلام ! اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، حصول برکت اور ایک دوسرے سے محبت میں اضافہ کے لئے مسلمانوں کا ایک دوسرے کو کھانا کھلانا سنت ہے اس بابرکت سنت پر عمل کر کے معاشرہ میں بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے، نفرت کی دیواریں زمین بوس ہو جاتی ہیں اور محبت کے گلستان کھل اُٹھتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیاری سنّت پر عمل کر کے ہم دین و دنیا کی بھلائی حاصل کر سکتے ہیں۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي مَلَائِكَتَهُ بِالَّذِيْنَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِيْدِهٖ

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ان لوگوں کے بارے میں فخر فرماتا ہے جو اسکے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۸)

پرہیزگار ہی کی دعوت کرو

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرا کھانا نہ کھائے گا مگر پرہیزگار۔

(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۲۸) (مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۳۸)

Marfat.com

ریا کاری کیلئے کھانا کھلانا

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن طعام المتبارین ان یوکل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کھانوں سے منع فرمایا جو ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کیلئے کھلائے جاتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۵۲۷)(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۲۹)

برادرانِ اسلام ! آج کل رَواج دعوتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کا کوئی ثواب نہیں ملے گا اب ایک شخص دعوت کرتا ہے تو دوسرا اس سے بڑھ کر دعوت کا اہتمام کرتا ہے جس میں ریا کاری اور دکھاوا ہوتا ہے، دل کی محبت خلوص اور جذبہ دینی میں سے اس دعوت میں کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن اگر کوئی شخص اللہ کی رضا کے لئے دعوت کرے تو یہ بہت اچھا عمل ہے

حضرت علی کا محبوب عمل

عن الحسن بن علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَاَنْ اُطْعِمَ اخًا لِیْ فِی اللہِ لُقْمَۃً اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰی مِسْکِیْنٍ بِدِرْھَمٍ ، وَلَاَنْ اُعْطِیَ اَخًا لِیْ فِی اللہِ دِرْھَمًا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰی مِسْکِیْنٍ بِمِاءَۃِ دِرْھَمٍ

حضرت اماحسن بن علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! بیشک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو روپیہ دوں اور اپنی دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ

Marfat.com

مسکین پر سو روپے خیرات کروں۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۸)

عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه الکریم قال لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبة فاعتقها

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا! میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۸)

فرشتے کھانا کھلانے والے پر رحمت بھیجتے ہیں

عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اَلْمَلَآئِكَةُ تُصَلِّی عَلٰی اَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهٗ مَوْضُوْعَةً

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب تک تم میں کسی کا دستر خوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۷۲)

پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں

عن أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُكَ فَاسْقِ الْمَآءَ عَلَى الْمَآءِ، تَتَنَاثَرُ كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہوجائیں تو پانی پر پانی ڈال (یعنی پیاسوں کو پانی پلا) تیرے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے جس طرح تیز اہوا سے پیڑ کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ج ۲ ص ۲۲) (کنزالاعمال ج ۴ ص ۲۵۹)

کھانا کھلانا بھی اللہ اور اُس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسند ہے اسی طرح مسلمانوں کے لئے پانی کا بندوبست کرنا بھی ثواب کے حصول کا باعث ہے مسلمان بھائی کو پانی پلانا گناہوں کی تلافی کا سبب سے بن جاتا ہے اگر بندے سے کمی کوتاہی ہوجائے تو اُسے چاہیے کہ مسلمانوں کے لئے پانی کا اہتمام کرے اللہ تعالیٰ اس عمل کے اجر میں اُس کے گناہ معاف فرمادے گا۔

جمع ہو کر کھانے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اسلئے حکم ہے کہ جمع ہو کر کھانا کھاؤ اس میں خاص برکتیں حاصل ہوں گی اور تھوڑا کھانا بھی زیادہ لوگوں کو کفایت کرجائے گا۔

عن وحشی بن حرب رضی اللہ تعالی عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم اِجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ وَ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ

حضرت وحشی بن حربؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمع ہو کر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، تمہارے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۳۶) (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۰۳)

عن أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: کُلُوْا جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا، فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ مَعَ الْجَمَاعَۃِ

Marfat.com

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ملکر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

(سنن ماجہ ج ۲ ص ۲۳۶) (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۱۳۳) (تفسیر ابن کثیر ج ۶ ص ۹۴)

اجتماع میں برکت ہے

عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلْبَرَکَۃُ فِی ثَلٰثَۃٍ. فِی الْجَمَاعَۃِ وَ الثَّرِیْدِ وَالسُّحُوْرِ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! برکت تین چیزوں میں ہے۔ مُسلمانوں کے اجتماع میں، طعام ثرید میں، اور طعام سحری میں۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۳۷) (فتح الباری ج ۹ ص ۵۵۱)

اللہ کا ہاتھ جماعت پر

عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَۃَ . یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک آدمی کی خُوراک دُو کو کفایت کرتی ہے، اور دو کی چار کو، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۳۴) (داری ج ۲ ص ۱۰۰)

Marfat.com

زیادہ لوگوں کا کھانا

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلَی اللہِ مَا کَثُرَتْ فِیْہِ الْاَیْدِیْ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! بیشک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۱۴۰)

برادرانِ اسلام! جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا آپ دیکھیں محافل میلاد میں ہزاروں لوگ لنگر کھاتے ہیں اللہ تعالیٰ اجتماعی طور پر کھانے میں اس قدر برکت ڈال دیتا ہے کہ تھوڑا کھانا بھی بہت زیادہ لوگ کھا لیتے ہیں جبکہ دکھاوے کا کھانا جب دعوتوں اور شادیوں میں دیا جاتا ہے تو کھانا کم پڑ جاتا ہے معلوم ہوا اللہ کے نام پر کھانا خاص برکتوں کا حامل ہوتا ہے۔

کھانے پینے کے آداب کا بیان

برادرانِ اسلام! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیکر طہارت ونفاست ہیں آپ نے اپنی اُمت کو بھی آداب سکھاتے ہیں آپ معلم علم وحکمت ہیں اس لئے آپ نے کھانے پینے کی جو سُنتیں ہمیں عطا فرمائی ہیں اُن پر عمل کر کے طہارت یا پاکیزگی اور رحمت وتندرستی حاصل کی جاسکتی ہے ڈاکٹر اور سائنسدان اسلام کے نظام طہارت کو صحت وتندرست معاشرہ کا ضامن قرار دیتے ہیں اب ہم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سنتیں اور آداب طعام بیان کرتے ہیں۔

حلال کھانا کھاؤ

برادرانِ اسلام ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا ہے !

كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۔

حلال پاکیزہ کھاؤ اور نیک عمل کرو

(سورۃ مومنون آیت ۵۱)

مُسلمانوں پر حلال کھانا ایسے ہی فرض ہے جیسا کہ نماز روزہ اور دیگر فرائض اللہ تبارک وتعالیٰ نے تاکیداً حلال رزق کھانے کا حکم فرمایا ہے سورۃ بقرہ میں ارشاد فرمایا ”اے ایمان والو ہمارے دیئے ہوئے رزق سے حلال کھاؤ“ اور سورہ مائدہ میں فرمایا اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے جو تمہارے لئے حلال کیا ہے اُسے حرام نہ کرو اور حد سے نہ گذرو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اُس میں سے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان لاتے ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد پاک ہے کہ جو شخص روزانہ متواتر حلال روزی جس میں حرام کی آمیزش نہ ہو کھاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس دل کو پُر نور کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اُس کے دل میں جاری فرما دیتا ہے۔

(کیمیائے سعادت ص ۲۱۴)

Marfat.com

کھانے کے آداب

کھانا پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے کیونکہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ کھانے کو اگر ہم اسلامی آداب اور سنت کے مطابق کھائیں گے تو ہمیں بے شمار برکتوں کے علاوہ ثواب بھی ہاتھ آئے گا کھانے کے آداب درج ذیل ہیں۔

سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا دستور تھا کہ جب تک بھوک نہ لگے نہ کھاتے، اور تھوڑی بھوک رہنے پر کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے کہ انسان کو چند لقمے جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھ سکیں کافی ہیں۔

کھانے سے مقصود راہ آخرت کیلئے قوت ہے اس کی صورت یہ ہونی چاہیے کہ حرص نہ ہو ۔وجہ حلال ہو۔ آداب طعام ملحوظ ہو۔

احیاء العلوم میں ہے، کہ مسلمان جب حلال کا پہلا لقمہ کھاتا ہے اس کے پہلے کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں مردار، بہایا ہوا خون اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا حرام ہے۔

کھانے سے پہلے کے آداب وسنن

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے سے قبل دونوں ہاتھوں کو دھونا اور کلی کرنا برکت کا سبب ہے۔ اگر چھوٹے بچے ساتھ ہوں تو پہلے ان کے ہاتھ دھلالیں۔

(احیاء العلوم امام غزالی)

زمین پر سرخ دستر خوان بچھا کر کھایا کریں۔

(شمائل ترمذی)

کھانے سے پہلے جو ہاتھ دھوئیں تو حکم ہے کہ ان ہاتھوں کو تولیہ یا رومال سے نہ پونچھیں۔

(شمائل الرسول)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بھوکے سونے سے منع فرماتے۔

(زادالمعاد)

Marfat.com

فرمایا کہ ساتھ مل کر کھانے سے اپنے ساتھی کا خیال رکھو سب مل کر کھانے میں برکت ہے میوہ اور کھانا اگر جمع ہو تو فرمایا کہ پہلے میوہ کھایا جائے اولہ الطفہ ،علی الصبح کچھ نہ کچھ مختصر کھا لینے کو بہتر فرمایا۔

(جامع صغیر سیوطی)

کھانے پر بیٹھنے کا طریقہ

کھانے کے وقت الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دوزانو بیٹھ جائیں تینوں میں سے جس طرح بیٹھیں سنت ادا ہو جائے گی۔

کھانے کے دوران کے آداب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے پہلے اور بعد میں نمک استعمال فرماتے۔

اگر اتفاقاً ابتدا میں بسم اللہ کہنا بھول جائیں تو بسم اللہ اولہ واخرہ۔

بسم اللہ وعلی بر کت اللہ کچھ بلند آواز سے پڑھیں۔

(شمائل الرسول)

سیدھے ہاتھ سے چھوٹا لقمہ (تین انگلیوں کی مدد سے) بنائے اور اپنے سامنے سے کھائیں۔

(زاد المعاد)

ہر نوالہ کو خوب چبا چبا کر کھائیں سالن یا چٹنی کی پیالی روٹی پر نہ رکھیں گرم گرم کھانے اور اس پر پھونک لگانے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں عیب نہ نکالتے، پسند نہ ہو تو چھوڑ دیتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے دوران سوائے شدید ضرورت کے پانی نہ پیتے۔

(احیاء العلوم)

کھانے کے فوری بعد میں پانی پینے کی عادت نہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بھوک رہنے

پر ہاتھ کھینچ لینے کی تاکید فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ اگر اپنے ساتھیوں سے پہلے کھا چکو تو تب بھی آہستہ آہستہ کھاتے رہو تا کہ تمہارے ساتھی بھوکے نہ رہ جائیں اگر ضرورت ہو تو ساتھی سے اجازت لیکر اٹھ سکتے ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہمان کو بار بار فرماتے "اور کھایئے اور لیجئے" اور جب وہ آسودہ ہو جاتا اور انکار کرتا تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصرار نہ فرماتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کی تقسیم اپنی سیدھی جانب سے شروع فرماتے اور اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیال فرماتے۔

اپنے کھانے کے برتن کو خوب صاف کرتے اور اپنی انگلیوں کو بھی چوس لیتے تھے۔

روٹی کے ریزے بھی چن کر کھاتے کھانے کے برتن میں ہاتھ دھونا معیوب سمجھتے۔

(شمائل الرسول)

فرمایا ! کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس لے جایا کرو تو ڈھانک کر لے جایا کرو۔

کھانے کے دوران مختصراً عمدہ گفتگو بھی کی جائے۔ (چونکہ یہود خاموش کھاتے ہیں) اس لئے ان کے خلاف کرنے کا حکم ہے۔

(جامع صغیر)

اپنے سامنے کھانا کھاؤ

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حُجْرِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَكَانَتْ يَدِي تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ. فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَا غُلَامُ! سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ

"حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں لڑکپن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر کفالت تھا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا

Marfat.com

تھا۔ (ایک مرتبہ جب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھا تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! برخودار! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو اس کے بعد میں اسی طریقہ سے کھاتا ہوں۔"

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۰۵۶)

سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا منع ہے

عَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ وَلَا الدِّیْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِیْ آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَاْكُلُوْا فِیْ صِحَافِهَا، فَاِنَّهَا لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَنَا فِی الْآخِرَةِ

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔"

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۰۶۹)

تین سانس میں پانی پیو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِیْرِ، وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں (پانی) مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پانی پینے سے قبل (بِسْمِ اللّٰہِ) پڑھو اور فراغت پر (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) کہا کرو۔"

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۰۲)

کھانا کم کھاؤ

عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی کَرِبَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم یَقُوْلُ مَا مَلَأَ آدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ یُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ، فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ، وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ، وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: انسان نے پیٹ سے زیادہ برا برتن نہیں بھرا۔ انسان کے لئے چند لقمے کھانا کافی ہے جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکے، اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو (پیٹ کے تین حصے کرے) ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے رکھے۔"

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۵۹۰)

برتن میں پھونکنا اور سانس لینا منع

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ لَمْ یَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم یَنْفُخُ فِی طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ وَلَا یَتَنَفَّسُ فِی الْإِنَاءِ

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو کھانے اور پانی میں پھونک مارتے تھے اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے۔

پھونک مارنے سے برکت اُڑ جاتی ہے

وَفی روایة عنه نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَنِ النَّفْخِ فِی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

وفی روایة عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَلنَّفْخُ فِی الطَّعَامِ یَذْهَبُ بِالْبَرَکَةِ

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے اور پینے کی اشیاء میں پھونک مارنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کھانے میں پھونک مارنا اس کی برکت کو ختم کر دیتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۰۹۴)

مل کر کھانا برکت کا باعث ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم کُلُوْا جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا، فَاِنَّ الْبَرَکَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مل کر کھایا کرو الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت مل کر (اور اکٹھے) کھانے سے حاصل ہوتی ہے۔''

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۰۹۳)

Marfat.com

کھانے کے بعد کے احکام

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھانے کے بعد دونوں ہاتھ خوب اچھی طرح دھوتے اور فرماتے کہ اپنے ہاتھوں کو کھانے کی بو سے پاک کرلیں تا کہ لوگ اس کی بو سے ایذا نہ پائیں۔(اس لئے اشنہ یا صابن وغیرہ کا استعمال کرلیں) اوراس کے بعد کپڑہ وغیرہ سے ہاتھ پونچھ لیں۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد خلال فرماتے اور ارشاد فرماتے میری امت میں جو لوگ وضو میں مسواک اور کھانے کے بعد" خلال" یعنی دانتوں میں کاڑی کرتے ہیں وہ خوب ہیں۔

(طبرانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو کھانے کے فوری بعد سو جانے کی ممانعت فرمائی اور دوپہر کے وقت قیلولہ (تھوڑی دیر لیٹ جانے کا) حکم فرمایا۔

(شمائل الرسول)

کھانے کے بعد دُعا پڑھنا

عَنۡ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنۡ اَکَلَ طَعَامًا فَقَالَ (اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَنِیۡ هٰذَا وَرَزَقَنِیۡهِ مِنۡ غَیۡرِ حَوۡلٍ مِّنِّیۡ وَلَا قُوَّةٍ) غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِهٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر یہ کلمات کہے (اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ أَطۡعَمَنِیۡ هٰذَا وَرَزَقَنِیۡهِ مِنۡ غَیۡرِ حَوۡلٍ مِّنِّیۡ وَلَا قُوَّةٍ) ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت و قُوّت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔'' اس شخص کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۵۰۸)

Marfat.com

سلام کرنا سُنّتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلام نے ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی فرمائی ہے اسلام ہمیں اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مُسلمان سے محبت کیسے کر سکتا ہے اور ایک مومن دوسرے مومن کے دل میں اپنی محبت کا جذبہ کیسے بیدار کر سکتا ہے اسی لئے سلام کا طریقہ رائج کی گیا ہے۔

اللہ رب العزت اپنی پاک کتاب قُرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوهَا

اور جب تم سلام کرو تو جواب میں اس سے بہتر (سلام کا جواب) دو یا وہی دے دو

مختلف مذاہب اپنے اپنے انداز میں ایک دُوسرے سے ملنے کے لئے ابتدائی کلام کرتے ہیں جیسا کہ ہندو آپس میں ملتے ہوئے نمستے یا رام کہتے ہیں اسی طرح عیسائی مذہب کے لوگ ایک دوسرے کو گڈ مارننگ وغیرہ کہتے ہیں اسلام کی آمد سے پہلے عرب کے لوگ ایک دوسرے کو حیّاک اللہ کہتے تھے بہت سی احادیث مبارکہ میں سلام کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

سلام کرنے والے پر رحمت

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ! هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامُ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا! اور ان پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

(بخاری شریف ج ۳ ص ۱۱۷۷)

Marfat.com

واقف اور نا واقف کو سلام کہو

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ! سب سے بہتر اسلام (میں عمل) کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! (بہتر اسلام یہ ہے کہ) تُم (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ اور (ہر ایک کو) سلام کرو، خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں جانتے۔''

(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۳)

برادرانِ اسلام ! یہ حدیث مُبارکہ اُن لوگوں کے لئے سبق ہے جو اپنوں کو سلام کرتے ہیں اور بیگانوں کو سلام نہیں کرتے اس لئے کہ ہر واقف اور نا واقف کو سلام کرنا سُنت ہے یہ ایک ایسا بہترین عمل ہے جس سے ایک دوسرے سے محبت بڑھتی ہے یہ عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے اور معاشرہ کو امن کا گہوارہ بنانے کا نشان بھی۔

کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کہیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ، وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ، وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، اور تھوڑے آدمی زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

اور امام بخاری کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ''چھوٹا بڑے کو سلام

Marfat.com

کرے۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۳۰۱)

برادرانِ اسلام ! بعض لوگوں میں تکبر اور فخر ونخوت بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ سب لوگ اسے سلام کریں حالانکہ سُنت یہ ہے کہ اکیلا شخص مسلمانوں کی جماعت کو سلام کرے چھوٹا بڑے کو سلام کرے تواضع اور انکساری سے مسلمانوں بھائیوں سے پیش آتے تو لوگ عزت وتکریم دیتے ہیں اس لئے ہمیشہ سلام میں پہل کرنی چاہیے۔

سلام کرو محبّت پھیلاؤ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوا، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو گے جب تک تم ایمان نہ لاؤ، اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دُوسرے سے محبّت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ (اور وہ عمل یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو پھیلایا کرو (یعنی کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرو)۔

(مسلم شریف ج ۱ ص ۷۴)

السّلام علیکم کہنا چاہیے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَیْمٍ رضی الله عنه قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم. فَقُلْتُ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ لَا تَقُلْ عَلَیْكَ السَّلَامُ. فَاِنَّ عَلَیْكَ السَّلَامُ تَحِیَّةُ

Marfat.com

الْمَوْتیٰ

حضرت جابر بن سُلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا! علیک السلام یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! علیک السلام نہ کہو، یہ مُردوں کا سلام ہے (بلکہ السلام علیکم کہا کرو)۔"

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۷۱)

سلام میں پہل کرو

عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مَنْ بَدَاَھُمْ بِالسَّلَامِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں! میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو لوگوں کو سلام کرنے میں پہل کرے۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۳۵۱)

برادرانِ اسلام! کثرت سے سلام کرنا محبّت و اُلفت کو بڑھاتا ہے اگر کسی کو اس بات پر کامل یقین نہیں تو وہ آقا علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی اس حدیث مبارکہ پر عمل کر کے دیکھ لے ہر جاننے اور نہ جاننے والے کو سلام کرنے سے لوگ اُس سے محبت بھی کرنے لگیں اور اُس کا احترام بھی۔

کُفّار و مومنین کے اِجتماع کو سلام کرنا

عَنْ اُسَامَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَرَّ عَلٰی مَجْلِسٍ فِیْہِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ عَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ وَالْیَھُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مُسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی سبھی جمع تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سلام کیا۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۳۰۷)

پہلے سلام کرو پھر آؤ

عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ رضی الله عنه، قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم ارْجِعْ، فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَدْخُلُ؟

حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اندر داخل ہوا اور سلام نہ کیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! لوٹ جاؤ اور کہو! السلام علیکم، کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۶۴)

گھر والوں کو سلام کہو

عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَا بُنَيَّ! اِذَا دَخَلْتَ عَلَى اَهْلِكَ، فَسَلِّمْ، يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى اَهْلِ بَيْتِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا بیٹے! جب گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو، یہ تمہارے لئے اور تمہارے اہلِ خانہ کے لئے باعثِ برکت ہوگا

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۵۹)

اہل کتاب کوسلام کا جواب کیسے دیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وآله وسلم اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کہے تو تم یوں کہو (وَ عَلَیْکُمْ) اور تم پر بھی۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۳۰۹)

سلام پھیلاؤ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ !

مومن کے مومن پر چھ حق ہیں جب وہ بیمار ہو تو بیمار پرسی کرے، جب وہ مرجائے تو اسکے جنازے میں شریک ہو، جب دعوت کرے تو دعوت قبول کرے، جب اس سے ملے تو سلام کرے جب چھینکے تو چھینک کا جواب دے اور اس کی خیر خواہی کرے جب حاضر ہو یا غائب

(سنن نسائی)

ہماری یہ عادت ہوتی ہے راستوں میں بیٹھ جاتے ہیں اوّل تو راستے میں بیٹھنا نہیں چاہیے اگر کسی مجبوری کے تحت راستے میں بیٹھ بھی جاتے ہیں تو راستے کا ہمیں حق ادا کرنا چاہیے سوال پیدا ہوتا ہے کہ راستہ کا حق کیا بنتا ہے اس کا حق ہم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے پوچھتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ رب العزت نے آپکو رؤف رحیم بنایا ہے آپ ہمیں راستے کا حق بتائیں کہ راستہ پر اگر ہم بیٹھیں تو اسکا حق کسطرح ادا کریں۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے اسکا جواب ملتا ہے۔

نگاہیں نیچی رکھو سلام کا جواب دو

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

راستوں پر بیٹھنے سے بچو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو وہاں پر بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہم وہاں بات چیت کرتے ہیں اگر بغیر بیٹھے نہ مانو تو راستے کو اسکا حق دو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستہ کا کیا حق ہے؟ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نگاہیں نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور اچھائیوں کا حکم دینا برائیوں سے روکنا۔

(مسلم، بخاری)

اچھّی خصلتیں

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مسلمان کے لئے مسلمان پر چھ اچھی خصلتیں ہیں جب اس سے ملے تو سلام کرے، جب دعوت کرے تو قبول کرے اور جب چھینکے تو اسے جواب دے جب بیمار ہو جائے تو مزاج پُرسی کرے جب مرجائے تو اُسکے جنازے کے ساتھ جائے اور اس کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(ترمذی، درامی)

سلام کرنے اور جواب دینے کا طریقہ

برادرانِ اسلام! ایک مومن کا دوسرے مومن کو ملتے وقت سلام کہنا حصول ثواب کا ذریعہ ہے مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب کسی مسلمان کے ساتھ ملے تو اُس کو سلام کہے اگرچہ اُس

سے جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرنا ایک بہترین عمل ہے بلکہ دوسرے مسلمان کے لئے دُعائے خیر بھی ہے جب مومن ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں تو دلوں میں محبت کا نور چمکنے لگتا ہے اور حسد بغض کینہ جیسی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

تواریخ میں لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس ارادہ سے ایک دوسرے سے ملتے کہ کثرتِ سلام کا مواقع ملے گا۔

برادرانِ سلام ! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق سلام کرنا چاہیے۔

اگر ہم سلام شریعت کے حکم کے مطابق کریں گے تو ہمارے اعمال میں نیکیوں کے ڈھیر لگ جائیں گے اب حدیث کی رُو سے بیان کیا جارہا ہے کہ سلام کرنا کیسے ہے اور سلام کرنے والے کو جواب کیسے دینا ہے۔ سلام کرنا سنّت ہے پر اسکا جواب دینا واجب ہے۔ لہٰذا اسلام کا جواب فوراً دینا چاہیے بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار رہو گا یہ گناہ جواب دینے سے دفع نہ ہو گا بلکہ توبہ کرنی پڑے گی۔

سلام سے نیکیاں ملتی ہیں

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور السلام علیکم کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھ گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے دس نیکیاں ملی ہیں پھر ایک اور شخص خدمتِ اقدس میں آیا اس نے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے بیس نیکیاں ملی ہیں پھر ایک اور شخص خدمت اقدس میں آیا اور السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا جب وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو تیس نیکیاں ملیں گی۔

Marfat.com

اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ پھر ایک شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے چالیس نیکیاں۔

(ابوداؤد، ترمذی)

کسی مسلمان کو سلام کرنا ہو تو پورا سلام اس طرح کریں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تا کہ سلام کا ثواب تو پورا ملے کسی مسلمان کو سلام کا جواب دینا ہے تو اس طرح اس کے سلام کا جواب دیں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہے۔

(بیہقی، شعب الایمان)

جماعت کی طرف سے جواب کا حُکم

جماعت کی طرف سے ایک آدمی کا سلام کرنا اور جماعت میں بیٹھے ہوئے آدمیوں میں ایک کا جواب دینا ایک جماعت دوسری جماعت کیطرف آئی اور کسی نے سلام نہ کیا تو سب نے سنت کو ترک کیا سب پر گناہ ہے اگر ان میں سے ایک نے سلام کرلیا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے افضل یہی ہے کہ سب آدمی سلام کریں۔ جس جماعت کو سلام کیا گیا اگر ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے اگر ایک نے سلام کا جواب دے دیا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے افضل یہی ہے کہ سب سلام کا جواب دیں۔

حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جماعت کی طرف سے یہ کافی ہے کہ جب وہ گزریں تو ایک آدمی سلام کرے اور بیٹھے ہوئے کی طرف سے یہ کافی ہے کہ ان میں سے ایک جواب دے دے۔

بچوّں کو سلام کرنا

اگر کوئی مُسلمان بچوّں کے پاس سے گُزرے تو اُن بچوں کو سلام کرے۔

Marfat.com

ہمارے معاشرے میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ چھوٹا جب بڑے کو سلام کرتا ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے جیتے رہو یہ سلام کا جواب نہیں بلکہ یہ جاہلیت میں کفار دیا کرتے تھے وہ کہتے تھے حیاک اللہ اسلام نے ہمیں یہ طریقہ بتایا ہے کہ سلام کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند لڑکوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

جب گھر جاؤ سلام کرو

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ !

جب تم کسی گھر میں جاؤ تو اس گھر میں رہنے والوں کو سلام کرو اور جب نکلو تو وہاں کے رہنے والوں کو سلام سے وداع کرو یعنی رخصت ہو۔

بار بار سلام کرنا مُستحب ہے

مومن کے لئے جس سے دوبارہ ملاقات ہو چاہئے جلدی ہو جائے یعنی اندر جا کر پھر باہر آجائے یا وہ کچھ دیر اندر گزار کر واپس آئے یا ان کے درمیان درخت یا کوئی اور چیز آڑ بن گئی ہو ان صورتوں میں سلام کا تکرار کرنا مستحب ہے۔

اگر کوئی چیز حائل ہو تو دوبارہ سلام کہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

جب تُم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے پھر انکے درمیان دَرخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے پھر اس سے ملے تو سلام کرے۔

(ابوداؤد شریف)

سلام کا جواب نہ دینا بُخل ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ فلاں شخص کی کھجور کی شاخ میرے باغ میں ہے اور اس کی شاخ نے مجھے بہت دکھ دیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرما بھیجا کہ میرے ہاتھ اپنی یہ شاخ فروخت کر دے وہ شخص بولا نہیں فرمایا! تو مجھے ہبہ کر دے، بولا نہیں فرمایا تو اسے میرے ہاتھ جنت کے درخت کے عوض بیچ دے بولا نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایسا شخص نہ دیکھا جو تجھ سے زیادہ بخیل ہو سواء اسکے جو سلام میں بخل کرے۔

(احمد، بیہقی، شعب الایمان)

جن پر سلام نہ کیا جائے

جو آدمی نماز پڑھ رہا ہو اس پر سلام نہ کیا جائے۔
تلاوت قرآن کریم کرنیوالے پر سلام نہ کیا جائے۔
جو آدمی روٹی کھا رہا ہو اس پر سلام نہ کیا جائے۔
جو پیشاب کر رہا ہو اس پر بھی سلام نہ کیا جائے۔
بدمذہب اور غیر مسلم کو سلام نہ کیا جائے۔
جوا اور شطرنج کھیلنے والے پر بھی سلام نہ کیا جائے۔

سلام کرنے کے فوائد

سلام کرنے سے سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل ہو جاتا ہے۔
مومن کے دل میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔
خدا کی رحمت کا حقدار بن جاتا ہے
گھر میں سلام کرنے سے گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔
دین اسلام کی تعلیمات پر عمل ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

برادرانِ اسلام! حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سلام کرنا کس قدر اہم ہے سلام میں پہل کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بھی حقدار ٹھہرتا ہے اور نفاق سے بھی بری ہو جاتا ہے سلام کرنے سے تکبّر کی بیماری بھی دُور ہوتی ہے اور حسد اور بخل کا بھی قلع قمع ہوتا ہے سلام کرنے سے جنّت بھی ملتی ہے اور دوزخ سے نجات بھی، سلام کرنے سے دوستوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور دشمنیاں بھی ختم ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

لباس اور سُنّتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلام دین فطرت اور انسانی نفسیات کے عین مطابق ہے انسان کی فطرت میں ہے کہ وہ اپنے جسم کو گرمی سردی سے بچانے کے لئے لباس استعمال کرتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر نفاست ممکن ہی نہیں آپ نے لباس کے سلسلہ میں بھی ہماری رہنمائی فرمائی ہے احادیث مبارکہ میں آپ کے لباس کا بیان موجود ہے آپ کا سب سے پسندیدہ سفید لباس ہے۔

لباس پہننا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کیونکہ اسلام میں ستر ڈھانپنا فرض ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جو سیدھا سادھا کپڑا میسر آتا زیب تن فرما لیتے اور کسی خاص قسم کے کپڑے کی جستجو میں نہ رہتے اور کسی حال میں عمدہ اور نفیس کی خواہش نہ فرماتے۔ یعنی جو لباس ضرورت کو پورا کر دیتا اسی پر اکتفا فرماتے۔ کبھی کبھی آپ نے قیمتی اور اعلیٰ لباس بھی پہنا مگر جلد ہی اسے اتار کر کسی کو عنایت کر دیا تاکہ اُمت کے لئے عمدہ لباس پہننے کا جواز رہے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عموماً چادر اور قمیص اور تہبند پہنتے تھے جو کہ سخت اور موٹے کپڑے کے ہوتے منقول ہے کہ آپ کی چادر میں بہت سے پیوند لگے ہوتے تھے جسے آپ اوڑھا کرتے تھے اور فرماتے میں بندہ ہی ہوں اور بندوں جیسا ہی لباس پہنتا ہوں۔

فقر میں ہی زندگی اپنی گذاری آپ نے
اور ہمیں دیں سُنتیں ہیں پیاری پیاری آپ نے

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ صاف ستھرے کپڑوں کو ترجیح دیتے تھے اور اکثر سفید لباس زیب تن فرماتے تھے آپ میلے اور گندے کپڑوں کو مکروہ اور ناپسند جانتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو میلے اور گندے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا کہ کیا یہ شخص ایسی چیز نہیں رکھتا کہ جس سے کپڑوں کو دھولے۔

مال ہو تو قیمتی لباس پہنو

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس حال میں دیکھا کہ

Marfat.com

میرے جسم پر کم قیمت کے کپڑے تھے فرمایا کہ کیا تیرے پاس کسی قسم کا مال ہے تو صحابی نے عرض کیا ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر نعمت سے نوازا ہے اُونٹ بھی ہیں اور بکریاں بھی ہیں۔ تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو اللہ تعالیٰ کی نعمت اور بخشش کو تمہارے جسم سے ظاہر ہونا چاہیے مطلب یہ کہ مال و دولت ہونے کی صورت میں مناسب لباس پہننا چاہیے اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَاَنَا اُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ اَلَمْ اَكْسُكَ قُلْتُ بَلَى. قَالَ فَلَوْ بَعَثْتُكَ كُنْتَ تَذْهَبُ هٰكَذَا قُلْتُ لَا. قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَزَيَّنَ لَهٗ

''حضرت نافع رضی اللہ عنہ (حضرت عبد اللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام) بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا! کیا میں نے تمہیں اور کپڑے نہیں پہنائے؟ میں نے عرض کیا! کیوں نہیں انہوں نے فرمایا! اگر میں تمہیں کسی (خاص) جگہ بھیجوں تو کیا تم اسی حالت میں چلے جاؤ گے؟ میں نے عرض کیا! نہیں تو فرمایا پھر اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے مزین (وتیار) ہوا جائے۔''

(شرح معانی الآثار ج ا ص ۷۷ ۳)

برادرانِ اسلام! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لباس کے سلسلہ میں بے نیاز تھے آپ کو جو ملبوس مل گیا زیب تن فرما لیا آپ نے قیمتی اور سستا دونوں طرح کا لباس استعمال فرمایا ہے اس لئے آپ کے بعد لباس پہننے کے سلسلے میں لوگ دو طرح کے ہو گئے۔ بعض لوگوں نے تزئین اور نفیس لباس کو اختیار کر لیا اور وہ اس کے دلدادہ ہو کر رہ گئے اور بعض نے سخت دُرشت لباس اختیار کر لیا وہ خستہ حالت میں رہ گئے یہ دونوں طریقے سنت کے خلاف ہیں اس لئے لباس کے سلسلہ میں میانہ روی اور عدم تکلیف کو اختیار کرنا عین سنت ہے۔''

قرآن وسنت کی روشنی میں علماء کرام نے تحریر کیا ہے کہ انسان اپنے علاقہ کی عادات

Marfat.com

واطوار کے لحاظ سے چند شرائط کے ساتھ کوئی بھی لباس پہن سکتا ہے کیونکہ لباس میں اصل جواز ہے جیسا کہ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳۲ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ لباس اور کھانے کی چیزوں میں وہی چیز حرام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال کی روشنی میں علماء کرام نے لباس کے بعض حسب ذیل شرائط تحریر کئے ہیں

مرد حضرات کے لئے ایسا لباس پہننا فرض ہے، جس سے ناف سے لے کر گھٹنے تک جسم چھپ جائے اور ایسا لباس پہننا سنت ہے جس سے ہاتھ، پیر اور چہرے کے علاوہ مکمل جسم چھپ جائے۔ عورتوں کے لئے ایسا لباس پہننا فرض ہے، جس سے ہاتھ، پیر اور چہرے کے علاوہ ان کا پورا جسم چھپ جائے۔

یہاں لباس کا بیان ہے نہ کہ پردے کا، غرضیکہ غیر محرم کے سامنے عورت کو چہرا ڈھانکنا ضروری ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس قسم کا لباس استعمال کیا اس کے متعلق احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

سفید رنگ کا لباس سُنّت ہے

برادرانِ اسلام! گو کہ شریعت نے لباس کے سلسلہ میں کسی خاص رنگ کی پابندی کا حکم نہیں ہے، لیکن سفید رنگ کا لباس مردوں کے لیے خصوصا مستحب ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے

البسوا من ثیابکم البیاض فانها خیر ثیابکم، و کفنوا فیها موتاکم

(ابوداؤد، ترمذی)

تم اپنی پوشاک میں سفید کپڑوں کو پہنو کیونکہ یہ تمہارے بہترین کپڑوں میں ہے، اور اسی سفید کپڑوں میں اپنے مُردوں کو دفن بھی کرو۔ سفید رنگ کی فضیلت کے باوجود دوسرے رنگ کے کپڑے بھی پہنے جاسکتے ہیں

Marfat.com

آدابِ لباس کا بیان

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۰۶۹)

ریشمی کپڑے اور سونا مردوں کے لئے حرام

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ أَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِيْنِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِي

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دائیں دستِ مبارک میں ریشمی کپڑا پکڑا اور بائیں دستِ مبارک میں سونا تھاما پھر فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری اُمّت کے مردوں پر حرام ہیں۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال لعن رسول الله الرجل يلبس لبسة المرأة، والمرأة تلبس لبسه الرجل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو زنانہ لباس پہنے اسی طرح اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردانہ لباس پہنے۔

(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۲۱۲)

عن ابن عباس رضی الله عنه قال: لعن رسول الله المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوهم من بیوتکم

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا! رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت کرتے ہیں ان مردوں پر (جو داڑھی منڈا کر یا زنانہ لباس پہن کر) عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

(مشکوۃ ص ۳۸۰)

ریشمی لباس عورتوں کے لئے

عَنْ اَبِی مُوْسٰی الاَشْعَرِیِّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِیْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ریشم کا لباس اور سونا میری اُمت کے مردوں پر حرام کر دیا گیا ہے اور ان کی عورتوں پر حلال ہے۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۲۱۷) (ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۵۰)

عورتوں کے لئے باریک کپڑے پہننا منع ہے جو خواتین باریک لباس زیب تن کرتی ہیں وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے احکام کو چھوڑ رہی ہیں کل قیامت میں وہ حضور کی شفاعت کی طلبگار کیسے ہوں گی؟

Marfat.com

حضور سفید ٹوپی استعمال فرماتے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَلْبَسُ قَلَنْسُوَۃً بَیْضَاءَ

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید ٹوپی مبارک پہنا کرتے تھے۔

(شعب الایمان ج ۵ ص ۱۷۵)

مصری ٹوپی پہننا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ رضی اللہ عنہما قَلَنْسُوَۃً بَیْضَاءَ مِصْرِیَّۃً

حضرت عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما (یعنی اِمام زَین العابدین) کو سفید مصری ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔

(ابن ابی شیبۃ ج ۵ ص ۱۶۹)

ٹوپی عمامہ کے بغیر بھی اِستعمال فرمانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَلْبَسُ الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ وَبِغَیْرِ الْعَمَائِمِ وَیَلْبَسُ الْعَمَائِمَ بِغَیْرِ الْقَلَانِسِ وَکَانَ یَلْبَسُ الْقَلَانِسَ الْیَمَانِیَۃَ وَیَلْبَسُ ذَوَاتَ الْاٰذَانِ فِی الْحَرْبِ وَکَانَ رُبَّمَا نَزَعَ قَلَنْسُوَتَہٗ فَجَعَلَھَا سُتْرَۃً بَیْنَ یَدَیْہِ وَھُوَ یُصَلِّیْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے

Marfat.com

تھے اور عمامہ بغیر ٹوپی کے بھی پہنتے تھے اور آپ یمنی ٹوپی پہنتے تھے اور جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے اور بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اس کو سُترہ بنا کر نماز ادا کرتے تھے۔

(کنز العمال ج ۷ ص ۱۲۱)

نیا لباس پہنے تو شُکر کرے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ اِمَّا قَمِیْصًا اَوْ عِمَامَۃً، ثُمَّ یَقُوْلُ (اَللّٰھُمَّ! لَکَ الْحَمْدُ، اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ، اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نیا کپڑا پہنتے تو (بسم اللہ) پڑھتے خواہ قمیص ہو یا عمامہ، پھر عرض کرتے: (اَللّٰھُمَّ! لَکَ الْحَمْدُ، اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ، اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ) ''اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی خیر اور جس لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۳۱) (جامع الصغیر ج ۱ ص ۷۸)

حضور نے رُومی جُبہ زیبِ تن فرمایا

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَبِسَ جُبَّۃً رُوْمِیَّۃً ضَیِّقَۃَ الْکُمَّیْنِ

Marfat.com

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جُبّہ زیب تن فرمایا۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۲۳۹) (مسند احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۵۵)

حضور نے سُرخ حُلّہ زیب تن فرمایا

عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَرْبُوْعًا، وَقَدْ رَاَیْتُہٗ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ، مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْہُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قد مبارک متوسط تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرخ رنگ کے حلّہ یعنی دو چادروں میں لپٹا ہوا دیکھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی شے کو حسین نہیں دیکھا۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۱۹۸)

سُرخ چادر زیبِ تن فرمانا

عَنْ ھِلَالِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِمِنًی یَخْطُبُ عَلٰی بَغْلَۃٍ وَعَلَیْہِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَعَلِیٌّ رضی اللہ عنہ اَمَامَہٗ یُعَبِّرُ عَنْہُ

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منیٰ کے مقام پر ایک خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُوپر ایک سرخ چادر تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے آگے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ (لوگوں تک) پہنچا رہے تھے۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۵۴)

Marfat.com

زرد رنگ کے کپڑے

عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَیْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم یَصْبُغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا

حضرت عبید بن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اے ابوعبدالرحمن! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ کپڑوں کو زرد رنگ سے رنگتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: زرد رنگ سے رنگنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زرد رنگ سے رنگتے دیکھا ہے۔ سو میں بھی انہیں زرد رنگ میں رنگنا پسند کرتا ہوں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۷۳)

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ رضی الله عنه اَنَّ عُمَرَ رضی الله عنه کَانَ عَلَیْهِ یَوْمَ اُصِیْبَ ثَوْبٌ اَصْفَرُ

وفی روایة: عَنْ اَبِیْ ظِبْیَانَ قَالَ رَاَیْتُ عَلٰی عَلِیٍّ رضی الله عنه قَمِیْصًا وَاِزَارًا اَصْفَرَ

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے انہوں نے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔
ایک روایت میں ابوظبیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کی قمیص اور ازار (تہبند) پہنے ہوئے دیکھا۔

(ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۰)

دو سبز چادریں زیبِ تن فرمانا

عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ رضی الله عنه قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم وَعَلَیْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ

''حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو سبز چادریں زیب تن فرمائے ہوئے دیکھا۔''

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۱۱۹)

ٹوپی کے اُوپر عمامہ باندھنا

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی الله عنه قَالَ اَدْرَکْتُ الْمُهَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ یَعْتَمُّوْنَ بِعَمَاءِمِ کَرَابِیْسَ سُوْدٌ وَبِیْضٌ وَحُمْرٌ وَخُضْرٌ وَصُفْرٌ یَضَعُ اَحَدُهُمَا الْعِمَامَةَ عَلٰی رَاْسِهٖ وَیَضَعُ الْقَلَنْسُوَةَ فَوْقَهَا ثُمَّ الْعِمَامَةَ هٰکَذَا یَعْنِیْ عَلٰی کُوْرِهٖ

حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے، ان میں سے کوئی عمامہ اپنے سر پر رکھتا اور اس کے اُوپر ٹوپی رکھتا پھر ٹوپی کے گرد اس طرح عمامہ کو لپیٹ دیتے تھے۔

(ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۱)

سیاہ چادر مبارک زیب تن فرمانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رضی الله عنه قَالَ اسْتَسْقٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَعَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ لَهٗ سَوْدَاءُ

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سیاہ چادر مبارک زیب تن کئے ہوئے تھے۔

(ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۳۰۲)

سبز اور زرد نقوش والی چادر

عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ رضی الله عنها اُتِیَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وآله وسلم بِثِیَابٍ فِیْهَا خَمِیْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِیْرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ اَنْ نَکْسُوَ هٰذِهٖ فَسَکَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِیَ بِهَا تُحْمَلُ. فَاَخَذَ الْخَمِیْصَةَ بِیَدِهٖ فَاَلْبَسَهَا، وَقَالَ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ وَکَانَ فِیْهَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ. فَقَالَ یَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَسَنَاهُ بِالْحَبَشِیَّةِ حَسَنٌ

حضرت اُمّ خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (مالِ غنیمت میں) کپڑے لائے گئے جن میں چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خیال میں ہم کس کو یہ پہنائیں؟ صحابہ خاموش رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! امّ خالد کو میرے پاس لاؤ، (فرماتی ہے) پھر انہیں سوار کر کے لایا گیا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے ہاتھوں سے وہ چادر پہنائی اور فرمایا (اسے استعمال کر کر کے) پرانا اور بوسیدہ کر دو۔ اس پر سبز اور زرد رنگ کے نقوش بنے ہُوئے تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ام خالد! یہ "سَناہ" ہے۔ "سَناہ" حبشی زبان میں نہایت خوبصورت کو کہتے ہیں۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۱۹۱)

آپ کا سفید لباس

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم وَعَلَیْهِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ وَهُوَ نَائِمٌ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرما رہے تھے۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۱۹۳)

سفید کپڑے میں مُردہ دفن کرو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ، وَ کَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو بھی کفن دیا کرو۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۳۱۹)

کیسا لباس پہنیں

برادرانِ اسلام! لباس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف نہ ہو۔ (مثلاً مرد حضرات کیلئے ریشمی کپڑے اور خالص سرخ یا زرد رنگ کا لباس)

ایسا تنگ یا خفیف لباس نہ ہو جس سے جسم کے اعضاء نظر آئیں۔

مُردوں کا لباس عورتوں کے مشابہ اور عورتوں کا لباس مردوں کے مشابہ نہ ہو۔

مُردوں کا لباس زیادہ رنگین اور عورتوں کا لباس زیادہ خوشبو والا نہ ہو۔

مُردوں کا لباس ٹخنوں سے اوپر جبکہ عورتوں کا لباس ٹخنوں سے نیچے ہو۔

کفّار و مشرکین کے مذہبی لباس سے مشابہت نہ ہو۔

امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑوں کو بہت پسند فرماتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قمیص مبارک

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص مبارکہ کے حوالہ سے مختلف کتب احادیث میں روایات موجود ہیں جو پیش خدمت ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑوں میں قمیص زیادہ پسند تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص کا رنگ عموماً سفید ہوا کرتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص تقریباً نصف پنڈلی تک ہوا کرتی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص کی آستین عموماً پہونچے تک ہوا کرتی تھی کبھی کبھی انگلیوں کے سرے تک۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص اور قمیص کی آستین کشادہ ہوا کرتی تھی۔

(ترمذی شریف حدیث ۱۷۶۲)(ابوداؤد شریف حدیث ۴۰۲۵)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عمامہ شریف

برادرانِ اسلام ! عمامہ شریف سُنت خیرالوریٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے آپ اکثر عمامہ شریف استعمال فرماتے اور کبھی کبھی ٹوپی شریف بھی استعمال فرماتے آپ کے عمامہ کا رنگ اکثر اوقات سیاہ ہی ہوا کرتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی سفید اور کبھی سبز عمامہ شریف استعمال فرماتے جو کہ عموماً ۶۔۷ ذراع لمبا ہوا کرتا تھا۔

عمامہ شریف کیسے باندھیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو اسے دونوں کندھوں کے درمیان ڈالتے تھے۔ یعنی عمامہ شریف کا ''شملہ'' دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا رہتا تھا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۷۴)

Marfat.com

سیاہ عمامہ سُنّتِ مُصطفٰے ہے

حضرت جابر سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(مسلم، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لٹکانا تہبند، قمیص اور عمامہ میں پایا جاتا ہے، جس نے ان میں سے کسی لباس کو بطور تکبر ٹخنوں سے نیچے لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(ابوداؤد شریف حدیث ۴۰۹۴) (سنن نسائی ج ۸ ص ۲۰۸)

برادرانِ اسلام ! بعض لوگ کپڑوں کے حوالہ سے اسراف کی حدوں کو چھونے لگتے ہیں اس سے منع فرمایا گیا ہے اگر کوئی شخص فضول خرچی سے بچ جائے اور مال کے ہوتے ہوئے بھی بے جا خرچ نہ کرے آخرت میں اُسے اس کا اجر ضرور ملے گا واضح رہے اچھے لباس سے منع نہیں کیا گیا لیکن دکھاوے کے طور پر اور تکبر کے لئے ایسی زیب وزینت کے لئے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک سنتوں کے مطابق لباس پہننے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

جوتا پہننے کی سنتیں

اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین شریف کے بہت سے فضائل احادیث میں بیان کئے گئے ان میں سے کچھ بیان کئے جا رہے ہیں۔

بغیر بالوں کے نعلین شریف

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ فی روایۃ طویلۃ، اَنَّهٗ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ. قَالَ اِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ، وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا. فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا (کیا وجہ ہے کہ) میں آپ کو صاف رنگے ہوئے چمڑے کی جوتے پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین پاک پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنہی میں وضو فرماتے تھے اور میں (بھی) ویسے ہی جوتے پہننا پسند کرتا ہوں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۷۳)

دو تسموں والے نعلین

عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسٌ رضی اللہ عنہ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ، لَهُمَا قِبَالَانِ، فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم

حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دو بالوں سے صاف جوتے دکھائے، جن کے دو تسمے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے مجھے بعد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بتایا تھا یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

(شمائل ترمذی ص ۸۳)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین کیسے تھے

عَنْ قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: لَهُمَا قِبَالَانِ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا اُن میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۲۴۲)

پہلے جوتا دائیاں پہنے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ، وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ، فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دائیں پاؤں سے

Marfat.com

ابتداء کرے اور جب اُتارے تو پہلے بایاں پاؤں اُتارے۔ پس دایاں پاؤں جوتا پہننے میں پہلا اور جوتا اُتارنے میں آخری ہو

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۲۴۴)

ہر کام کی ابتداء دائیں طرف سے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا. قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یُحِبُّ التَّیَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِی تَرَجُّلِہٖ وَتَنَعُّلِہٖ وَطُھُوْرِہٖ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھی کرنے، جوتا پہننے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں طرف سے ابتداء کرنا پسند فرماتے تھے۔

(ترمذی شریف حدیث ۸۶)

ایڑی والے نوک دار نعلین شریف

عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ نَعْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُخَصَّرَۃً مُعَقَّبَۃً مُلَسَّنَۃً لَھَا قِبَالَانِ

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک درمیان سے پتلے، چوڑی ایڑھی والے اور آگے سے نوکدار دیکھے جن کے دو تسمے تھے۔

(طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۷۸)

پیوند لگے نعلین شریف

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیوند لگے ہوئے تھے

(سنن نسائی ج ۵ ص ۵۰۶)

برادرانِ اسلام! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نعلین مقدس کی تعظیم وتوقیر کے حوالہ سے علمائے اہلسنت نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں ہم نے جو احادیث مبارکہ نقل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اُن سے اہلِ اسلام کو یہ بتانا مقصود ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنت مبارکہ ہے کہ ہم جوتے استعمال کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دونوں جوتے استعمال کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے یعنی ایک پاؤں میں جوتا ڈال کر چلنا منع ہے۔

جوتے کے استعمال سے پاؤں کی حفاظت بھی ہوتی ہے اور پاکیزگی بھی قائم رہتی ہے اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیشہ نعلین شریف استعمال فرمائے اور ہمیں استعمال کرنے کا طریقہ بھی ارشاد فرمایا جس طرح لباس کے حوالہ سے بے حد قیمتی لباس استعمال کرنا جس میں اسراف ہو دُرست نہیں ایسے ہی بے حد قیمتی جوتے استعمال کرنا بھی اسراف میں ہی آئے گا اس لئے ہمیں اعتدال کا دامن تھامے رکھنا چاہیے اور حضور کی مُبارک سُنتوں پر عمل کرتے رہنا چاہیے۔

Marfat.com

انگوٹھی پہننا سُنّتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادرانِ اسلام! انگوٹھی پہننا سنت ہے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاندی کی انگوٹھی استعمال فرماتے تھے آپ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے بعض لوگ سونے کی انگوٹھی استعمال کرتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات کی خلاف ورزی ہے۔

چاندی کی انگوٹھی اور مُہر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنه اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیه وآله وسلم اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى رَهْطٍ اَوْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَعَاجِمِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ. فَاتَّخَذَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیه وآله وسلم خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. فَكَاَنِّیْ بِوَبِيْصِ اَوْ بِبَصِيْصِ الْخَاتَمِ فِیْ اِصْبَعِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیه وآله وسلم اَوْ فِیْ كَفِّهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرادہ فرمایا کہ عجمیوں کی ایک جماعت یا لوگوں کے لئے خط لکھا جائے، عرض کیا گیا: وہ لوگ خط کو اُس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اُس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی اور اُس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ) گویا میں اُس انگوٹھی کی چمک دمک کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشت مبارک یا ہتھیلی میں دیکھ رہا ہوں "یہ حدیث متفق علیہ ہے۔"

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۲۰۴)

Marfat.com

حضور کی انگوٹھی خلفاء ثلاثہ کے پاس رہی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَکَانَ فِی یَدِہٖ، ثُمَّ کَانَ بَعْدُ فِی یَدِ اَبِی بَکْرٍ، ثُمَّ کَانَ بَعْدُ فِی یَدِ عُمَرَ، ثُمَّ کَانَ بَعْدُ فِی یَدِ عُثْمَانَ حَتّٰی وَقَعَ بَعْدُ فِی بِئْرِ اَرِیْسَ، نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ پھر اُن کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، یہاں تک کہ اِس کے بعد وہ اریس کے کنویں میں گر گئی اُس پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ نقش تھا۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۰۴)

چاندی کے نگینے والی انگوٹھی

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ خَاتَمُہٗ مِنْ فِضَّۃٍ وَکَانَ فَصُّہٗ مِنْہُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اُس میں چاندی کا نگینہ بھی تھا۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۲۲۷)

انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ یَلْبَسُ خَاتَمَہٗ فِی یَمِیْنِہٖ

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ مبارک میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(سنن نسائی ج ۸ ص ۱۷۴)

درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننا

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رضی الله عنه یَقُوْلُ نَهَانِیْ نَبِیُّ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَنِ الْخَاتَمِ فِی السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

(سنن نسائی ج ۸ ص ۱۹۴)

پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ چاندی کی انگوٹھی استعمال فرماتے تھے دیگر دھاتوں کی انگوٹھی پہننا منع ہے سونے کی انگوٹھی کے حوالہ سے تو فرمان ہے سونے کی انگوٹھی انگلی میں انگارہ ڈالنے کے برابر ہے ہمیں چاہیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کے مطابق انگوٹھی پہنیں۔

Marfat.com

سُرمہ لگانا سُنّت ہے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولاتِ مبارکہ میں ایک اہم معمول سرمہ کے استعمال کا تھا، بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سرمہ لگاتے تھے، حتیٰ کہ سفر میں جو چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتی تھیں، ان میں بھی سرمہ دانی کا تذکرہ ہے، اس سے اس سنت کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مگر آج یہ سنت، اُمت سے ایسی متروک ہے کہ دین دار سمجھے جانے والے طبقے میں بھی خال خال ہی اس پر عمل کرنے والے دیکھے گئے۔

سُرمہ حفاظتِ نظر کا ذریعہ

حفاظتِ بصر کا ایک بڑا ذریعہ سرمہ کا استعمال ہے، اہلِ علم نے لکھا ہے کہ سرمہ آنکھوں کی حفاظت کا ضامن ہے، نورِ نظر کے لئے تقویت ہے اور اس کے لئے جلاء ہے، وہ مادّہ ردیہ کو کم کرتا ہے اور اس کو باہر نکال پھینکتا ہے، اس کے ساتھ ہی آنکھوں کو زینت بخشتا ہے۔

(طبِ نبوی، اُردو ص: ۵۲۷)

سرمہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اس لئے اُمت پر صرف سنت کے ناتے ہی یہ حق ہے کہ وہ اسے اپنائے، ساتھ ہی ساتھ اس میں دُنیوی فوائد بھی بے شمار ہیں۔

سرمہ آنکھ میں ڈالنا مستحب ہے، آدمی کو چاہئے کہ ثواب کی نیت سے سرمہ ڈالے کہ اس میں آنکھ کو فائدہ پہنچنے کے علاوہ اتباع کا ثواب بھی ہے۔"

(خصائل نبوی ترجمہ شمائل ترمذی، ص: ۳۲، تحت باب ماجاء فی کحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

سُرمہ نظر تیز کرتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ !

اکتحلوا بالاثمد فانّه یجلو البصر وینبت الشعر۔ وزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل بھا کل لیلۃ ثلاثۃ فی ھٰذہ وثلاثۃ فی ھٰذہ

اثمد سرمہ آنکھوں میں ڈالا کرو، اس لئے کہ وہ آنکھ کی روشنی کو بھی تیز کرتا ہے اور پلکیں بھی زیادہ اُگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ بھی کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سُرمہ دانی تھی جس میں سے تین، تین سلائی ہر رات آنکھوں میں ڈالا کرتے تھے۔

(ترمذی، ابواب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال، وشمائل)

اُثمد سُرمہ کے اِستعمال کا حکم

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف روایات میں اثمد کے استعمال کی ترغیب فرمائی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں "علیکم" جیسے تاکیدی لفظ سے ارشاد فرمایا !

علیکم بالاثمد عند النوم فانہ یجلو البصر وینبت الشعر

یعنی اثمد کا سرمہ ضرور ڈالا کرو، وہ نگاہ کو روشن بھی کرتا ہے اور پلکیں بھی خوب اُگاتا ہے۔

(شمائل ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ !

ان خیر اکحالکم الاثمد

یعنی تمہارے سب سرموں میں اثمد عمدہ سرمہ ہے۔

(شمائل، سنن ابوداؤد کتاب الطب، باب فی الکحل)

ایک روایت میں فرمایا: اثمد آلائشوں کو ختم کرتا ہے، آنکھوں کو نُور بخشتا ہے۔

(طب نبوی ص ۵۲۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ !

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے قبل ہر آنکھ میں تین، تین سلائی اثمد کے سرمہ کی ڈالا کرتے تھے۔

(شمائل ترمذی)

سُرمہ لگانے کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج

جو شخص سرمہ لگائے تو طاق عدد میں لگائے، جو ایسا کرے تو بہتر ہے، اور جو ایسا نہ کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔"

(ابوداؤد، باب الاستتار فی الخلاء)

ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں آنکھ میں تین بار اور بائیں آنکھ میں دو بار اثمد کا سرمہ لگاتے تھے۔"

(اخلاق النبی ص: ۱۸۳، طبِ نبوی اُردو ص: ۵۲۶)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دونوں طریقے منقول ہیں، اس لئے گاہے ایک پر، گاہے دُوسرے پر عمل کرنا چاہئے تاکہ دونوں طریقوں پر عمل ہو جائے۔"

"سلائی کے بارے میں بھی مختلف روایات ہیں، بعض روایات میں دونوں آنکھ میں تین، تین وارد ہوئی ہیں، اور بعض روایات میں دائیں آنکھ میں تین، بائیں میں دو وارد ہوئی ہیں، یہ مختلف اوقات پر محمول ہیں کہ بعض مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا فرماتے تھے اور بعض مرتبہ ایسا۔"

(خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی، باب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہ کا بیان)

رَات کو سُرمہ لگانے کی حِکمت

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کو سرمہ لگانا سنت ہے، اور علماء نے اس میں چند حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن قیم جوزی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

Marfat.com

اور سونے کے وقت سرمہ لگانے میں خاص بات یہ ہوتی ہے کہ اس سے سرمہ آنکھوں میں باقی رہتا ہے، اور اس طرح آنکھ پورے طور پر سرمہ کو سمو لیتی ہے، اور آنکھیں نیند کے وقت حرکت سے بھی باز رہتی ہیں، اس لئے حرکت سے جو نقصان ہوتا ہے، نیند کے وقت اس سے آنکھیں محفوظ رہتی ہیں۔

(طبِ نبوی اُردو ص: ۵۲۷)

برادرانِ اسلام! سیّد کائنات فخرِ موجودات امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایک سُنت مبارکہ ہزار ہا برکتوں رحمتوں اور بخششوں کا باعث ہے بات صرف اتنی ہے کہ ہم لوگ سستی کر کے آپ کی پیاری پیاری سُنتوں کے فوائد سے محروم رہتے ہیں۔

محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سُرمہ شریف لگانے کی سُنت پر عمل اس لئے بھی ضروری ہے کہ ماحولیاتی آلودگی کی بناء پر آنکھوں کے امراض میں بہت اضافہ ہو رہا ہے جو مسلمان اس مبارک سُنت پر عمل کرے گا اُس کی آنکھیں بے شمار امراض سے محفوظ ہو جائیں گی لہٰذا دنیوی فائدہ حاصل ہو گا ہی اس کے ساتھ ساتھ اُخروی فائدہ بھی حاصل ہو گا اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

کنگھی کرنا سُنّت ہے

برادرانِ اسلام! کنگھی کرنا حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مبارکہ ہے آپ اپنی واللیل زلفوں میں کنگھی فرمایا کرتے تھے بالوں کو اگر کھلا چھوڑ دیا جائے اور اُن میں کنگھی نہ کی جائے تو بال بے ترتیب اور پراگندہ ہو جاتے ہیں اس لئے بالوں میں تیل لگانا اور کنگھی کرنا بالوں کو خوبصورت بناتا ہے۔

عن عائشه قالت کنت ارحل رأس رسول الله صلی الله علیه وآلہٖ وسلم وانا حائض

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سرِ انور میں کنگھی کرتی جبکہ میں حائضہ ہوتی۔

داڑھی میں کنگھی کرنا

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنت مبارکہ تھی آپ اکثر سر مبارک کو تیل لگایا کرتے اور داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے۔

آپ دستار مبارک کے نیچے ایک چھوٹا سا رومال رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر رہتا۔

دائیں طرف سے کنگھی کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طہارت فرماتے ہوئے کنگھی استعمال فرماتے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع فرماتے۔

روزانہ کنگھی نہ کریں

پیارے اسلامی بھائیو! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے

سے منع فرمایا ہے۔ (شمائل ترمذی شریف ص ۴۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت میں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مُبارک کی مانگ نکالتی تو آپ کے بالوں کو تالو سے چیرتی اور آپ کی پیشانی کے بال دونوں آنکھوں کے درمیان چھوڑتی۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۳۴۲)

اپنے بالوں کو اچھی طرح رکھو

وعن ابی هریرہ رضی الله عنه رسول الله صلی الله علیه وآلہ وسلم قان من کان له شعر فلیکرمه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جس کے بال ہوں وہ ان کو اچھی طرح رکھے۔ (شمائل ترمذی شریف ص ۴۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت سے مجھ جیسے کمترین شخص کو یہ شرف حاصل ہے کہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موئے مبارک موجود ہیں میں نے تحدیث نعمت کے طور پر کہا کرتا ہوں۔

درودوں کا سلاموں کا اُجالا ہے میرے گھر میں
نبی کے موئے اقدس کا حوالہ ہے میرے گھر میں

الحمد للہ موئے مبارک کی عظمت کے حوالہ سے ''عظمت موئے مبارک'' لکھنے کا شرف بھی حاصل ہوا جو چھپ چکی ہے۔

مسلمان مرد کے بال پاک ہیں خواہ وہ زندہ ہو یا مرا ہوا، اس کے دلائل درج ذیل ہیں ، جب محمد بن سیرین نے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں جو ہمیں سیدنا انس رضی اللہ عنہ یا سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کی طرف سے پہنچے ہیں تو عبیدہ نے یہ (سن کر) فرمایا کہ

Marfat.com

لَاَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعْرَةٌ مِنْهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

میرے پاس اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال (بھی) ہوتا تو یہ مجھے دنیا ومافیہا سے زیادہ محبوب تھا۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۷۰)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے!

اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَاْسَهُ كَانَ اَبُو طَلْحَةَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں کو منڈوایا تو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں کو لیا تھا۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۷۱)

موئے مبارک سے برکت حاصل کرنا

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ بال تھے جسے انھوں نے ایک چھوٹے پیالے میں رکھا ہوا تھا یہ بال مہندی کی وجہ سے سرخ تھے جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا کوئی بیمار ہوتا تو وہ اپنا پانی کا برتن سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیتا آپ اس برتن کے پانی میں وہ بال ڈبو دیتیں۔

(بخاری شریف ص ۵۸۹۶)

کنگھی کیسے کریں

پہلے دائیں طرف سے کنگھی کرنا اور یہ بہت زیادہ مستحب ہے۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں!

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں دائیں طرف کو پسند

Marfat.com

فرماتے۔

(بُخاری شریف ج ا ص ۵۹۲۶)

روزانہ کنگھی نہ کریں

ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن نسائی ج ۸ ص ۱۳۲)

مانگ نکالنا

بالوں میں مانگ نکالنی چاہئے اور یہ مُستحب ہے سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ !

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کو چھوڑا کرتے تھے اور مُشرکین اپنے بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ جبکہ اہل کتاب اپنے بالوں کو چھوڑا کرتے تھے۔ جس کام میں آپ کو کوئی حکم نہیں دیا جاتا تھا تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد مانگ نکالی۔"

(بخاری شریف حدیث نمبر ۳۰۰۵)

مانگ درمیان سے نکالنی چاہیے

اُمّ المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ !

كُنْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَفْرُقَ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنْ يَافُوخِهِ وَأَرْسَلَ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں میں مانگ نکالتی تو تالو سے (بالوں کے دو حصے کر کے) مانگ چیرتی اور آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کے بال دونوں آنکھوں کے درمیان چھوڑتی۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۴۱۸۹)

کُفّار و مشرکین کی طرح بالوں کو بنانا منع ہے کیونکہ اس سے کُفّار سے مشابہت ہو جاتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

مَنۡ تَشَبَّهَ بِقَوۡمٍ فَهُوَ مِنۡهُمۡ

جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں ہوگا۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ حدیث ۴۰۳۱)

حضور بالوں میں تیل لگاتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے بالوں میں تیل لگاتے تو پھر آپ کے جو چند سفید بال تھے نظر نہیں آتے تھے اور جب تیل نہ لگاتے تو یہ بال نظر آتے تھے۔

(مسلم شریف حدیث ۲۳۴۴)

برادرانِ اسلام ! بالوں میں تیل لگانا سُنّت ہے اس سے بالوں کی نَشو و نما بھی ہوتی ہے سر سے خشکی بھی دُور ہوتی ہے تیل روزانہ نہیں بلکہ دن چھوڑ کر تیل لگائیں لیکن اگر ضرورت ہو تو دن میں دو بار بھی تیل لگایا جا سکتا ہے حضرت عبداللہ بن عُمر دن میں دو بار تیل بالوں میں لگاتے تھے۔

داڑھی اور سر میں خُوشبو لگانا

پیارے اسلامی بھائیو ! بالوں میں خوشبو لگانا بھی سنت ہے احادیث سے ثابت ہے۔

اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ !

كُنۡتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِأَطۡيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى أَجِدَ وَبِيۡصَ الطِّيۡبِ فِيۡ رَأۡسِهٖ وَلِحۡيَتِهٖ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے بالوں) میں سب سے اچھی خوشبو لگاتی جو آپ کو دستیاب ہوتی۔

(بخاری شریف ج ۷ حدیث ۵۹۲۳)

ناخن تراشنے کا سنت طریقہ

ناخن تراشنا سُنّتِ نبوی ہے بڑھے ہوئے ناخن مُضرِ صحت ہوتے ہیں اور جدید طبیّ ماہرین کے مُطابق اِنسانی ناخن میں پوشیدہ جراثیم پیٹ کے کیڑوں کا باعث بنتے ہیں انسان جب کھانا کھاتا ہے تو یہ جراثیم غذا کے ساتھ شامل ہوکر پیٹ کے اندر چلے جاتے ہیں اور اس طرح کئی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں جو خواتین ناخن بڑھاتی ہیں وہ خون کی کمی کا شکار ہوجاتی ہیں ناخن بڑھانا نفسیاتی امراض کا بھی باعث بنتا ہے بدقسمتی سے عہدِ حاضر میں ناخن رکھنا فیشن بن گیا ہے حالانکہ ناخن رکھنے والا غسل، وضو کماحقہٗ درست طریقہ سے نہیں کرسکتا شریعت میں وضو اور غسل تب درست مانا جائے جب انسان کے جسم کا ہر عضو پاکیزہ ہوجائے ناخن پالش کی صورت میں وضو اور غسل درست نہیں ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناخن تراشنے کا حکم دیا ہے اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ سُنّت طریقہ سے ناخن تراشتے رہیں اس طرح وہ ثواب کے بھی مستحق ہوں گے اور کئی طرح کی بیماریوں سے بھی بچ جائیں گے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں!

قص الاظفار وتقليمها سنة ورد النهي عنه في يوم الاربعاء وانه يورث البرص و حكي عن بعض العلماء انه فعله فنهي عنه فقال لم يثبت هذا فلحقه البرص من ساعته فراى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في منامه فشكى اليه ما اصابه فقال له الم تسمع نهي عنه فقال لم يصح عندي فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يكفيك انه سمع ثم مسح بيده الشريفة فذهب مابه فتاب عن مخالفة ماسمع اه.

ناخن کاٹنے سنت ہیں لیکن بدھ کے دن ایسا کرنے سے حدیث میں ممانعت وارد ہوئی کیونکہ اس سے مرض برص (جسم پر سفید داغ پیدا ہوتا ہے۔ بعض اہل علم کی حکایت ہے کہ انھوں نے بدھ کے روز ناخن کٹوائے انھیں اس سے منع کیا گیا لیکن انھوں نے فرمایا یہ حدیث ثابت نہیں، انھیں فورا مرض برص لاحق ہوگیا پھر انھیں خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور انھوں نے آپ سے مرض برص کی شکایت کی آپ نے ان سے فرمایا کیا تم نے بدھ کے روز ناخن کٹوانے کی ممانعت نہیں سنی تھی؟ انھوں نے جواباً عرض کیا کہ ہمارے نزدیک وہ حدیث پایہ صحت کو نہیں پہنچی تھی۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمھارے لئے اتنا ہی کافی ہونا چاہئے تھا کہ حدیث سن لی تھی۔ بعدازاں آپ نے اپنا دست اقدس ان کے جسم پر پھیرا تو فورا مرض زائل ہوگیا۔ اس کے بعد عالم موصوف نے اسی وقت سماع کردہ حدیث کی مخالفت سے توبہ کی۔

(نسیم الریاض شرح شفا ج ا ص ۳۴۴)

ناخن کاٹنے کا سنت طریقہ

داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت (کلمہ شہادت) سے شروع کریں اور چھنگلی تک

پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی بائیں ہاتھ کی انگوٹھے تک

پھر آخر میں داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹیں

اور داہنے پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے انگوٹھے تک

پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے چھنگلی تک ترتیب وار ناخن کاٹنا چاہئے۔

یہی طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ناخن تراشنے کا شامی میں منقول ہے۔

جمعہ کے دن ناخن کاٹنا

ناخن جمعہ کے دن نماز سے قبل کاٹنا سنت ہے

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقص شاربه ويقلم اظفاره يوم الجمعة قبل ان يروح الى الصلوٰة

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن قبل نماز جمعہ مونچھوں اور ناخنوں کا کاٹتے تھے

(فتاویٰ شامی)

من قلم اظافيره يوم الجمعة اعاذه الله من البلاء يا الى الجمعة الاخرىٰ

جو شخص جمعہ کے دن ناخن کاٹے اگلے جمعہ تک بلاؤں سے اس کو اللہ تعالیٰ پناہ دیں گے

(فتاویٰ شامی)

برادرانِ اسلام ! حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر سُنت مبارکہ کے بے شمار فوائد و اجر کا مخزن ہے اگر ناخن تراشنے کی مبارک سُنت پر نہ اپنائی جائے تو بندے کے ناخن بے تحاشا بڑھ جائیں جن کی بدولت حیوانیت کا اظہار ہوگا جبکہ ناخن کاٹنے سے بندے کے ہاتھ پاؤں محفوظ و مامون بھی ہوجاتے ہیں اس لئے کہ بڑھے ہوئے ناخن کسی نہ کسی طور ٹوٹ سکتے اور ٹوٹے ہوئے ناخن سے زخم بن کر ناسور بھی بن سکتا ہے ہمیں چاہیے کہ جمعہ کے دن ناخن تراشیں اس طرح سُنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ادا ہو جائے گی اور کئی جسمانی بیماریوں سے بھی محفوظ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سُنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

خُوشبو لگانا سُنّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو ! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا خوشبو تھے آپ خوشبو کو بہت پسند فرماتے آپ خوشبو کا تحفہ قبول فرماتے۔

آپ نے مسلمان مردوں کو جمعۃ المبارک عیدین کے دن یا جماعت نماز کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کے وقت اور تبلیغ اسلام کے وقت خوشبو لگانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

سرکارِ دو عالم کے خُوشبو لگانے کا ذکر

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سکہ تھا اس میں سے خوشبو استعمال فرماتے تھے۔

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے وہ فرماتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کبھی خوشبو کو رد نہ فرماتے تھے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ مردانہ خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو پھیلتی ہوئی ہو اور رنگ غیر محسوس ہو (جیسے کیوڑہ وغیر) اور زنانہ خوشبو وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو مغلوب (جیسے حنا، زعفران وغیرہ)۔

ابو عثمان نہدی تابعی کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو ریحان دیا جائے اس کو چاہئے کہ لوٹائے نہیں اس لئے (اس کی اصل) جنّت سے نکلتی ہے۔

خُوشبو واپس نہ کرو

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں نہیں لوٹانی چاہئیں تکیے اور تیل، خوشبو اور دودھ۔

Marfat.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عطر دان تھا، جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو استعمال فرماتے تھے۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۷٦)

مُشک و عنبر استعمال فرمانا

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو استعمال فرماتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردانہ خوشبو مشک و عنبر استعمال فرماتے تھے۔

(سنن نسائی ج ۸ ص ۱۵۰)

خُوشبو خُوشبو راستے

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذَا مَرَّ فِيْ طَرِيْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وُجِدَ مِنْهُ رَائِحَةُ الْمِسْكِ. قَالُوْا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْ هٰذَا الطَّرِيْقِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ طیبہ کے راستوں میں سے کسی راستے سے گزرتے تو اُس راستے سے کستوری کی خوشبو آتی تھی اور (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پکار اُٹھتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر اس راستے سے ہوا ہے۔

(مسند ابو یعلی ج ۵ ص ۳۳۳)

Marfat.com

خُوشبو کا تُحفہ

عَنۡ ثُمَامَةَ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ رضی الله عنه قَالَ كَانَ اَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيۡبَ، وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيۡبَ

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ (ہدیہ میں بھیجی ہوئی) خوشبو واپس نہیں کیا کرتے تھے بلکہ فرماتے تھے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو (کا ہدیہ) واپس نہیں کرتے تھے۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۳۳)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نفاست طبعی کی بدولت ہمیشہ نفیس چیزیں استعمال فرماتے خوشبو انسانی فطرت کے عین مطابق قدرت کا خوبصورت تحفہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ خوشبو پسند فرمائی۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خُوشبو استعمال کرنے کی ہرگز ضرورت نہ تھی آپ کا تو پسینہ اقدس دُنیا کی تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشبو استعمال فرما کر ہمارے لئے سُنّت جاری فرمائی ہمیں چاہیے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پسندیدہ سُنت پر عمل کریں۔

Marfat.com

داڑھی سُنّت ہے

برادرانِ اسلام! داڑھی بڑھانا سنت مؤکدہ ہے اور سنّت مؤکدہ وہ عمل ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دو مرتبہ کے علاوہ ہمیشہ بطورِ عبادت اپنایا ہو سُنتِ مؤکدہ کو بغیر عُذر چھوڑنا دُرست نہیں۔

داڑھی رکھنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سُنّت ہے اور دیگر انبیاء علیہ السلام نے بھی داڑھی رکھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مُونچھیں کٹواؤ داڑھی بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

داڑھی کو عہد رسالت اور عہد صحابہ میں سنت ہی سمجھا جاتا رہا ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے۔

مُشرکین کی مخالفت میں داڑھی رکھو

حدثنا محمد بن منهال: حدثنا يزيد بن زريع حدثنا عمر بن محمد بن زيد، عن نافع، عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خالفوا المشركين وفروا اللحى، واحفوا الشوارب.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو وافر رکھو اور مونچھوں کو چھوٹا کرو۔

(بخاری شریف حدیث ۵۵۵۳)

مُونچھیں پست کرو داڑھی بڑھاؤ

حدثنا عبد الله حدثني ابي حدثنا زيد بن يحيى حدثنا عبد

Marfat.com

الله بن العلاء بن زبر حدثنی القاسم قال: سمعت ابا امامة
یقول خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم علی مشیخة
من الانصار بیض لحاهم فقال یا معشر الانصار حمروا
وصفروا وخالفوا أهل الکتاب قال فقلنا یا رسول الله ان
اهل الکتاب یتسرولون ولا یاتزرون فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم تسرولوا وائتزروا وخالفوا اهل
الکتاب قال فقلنا یا رسول الله ان اهل الکتاب
یتخففون ولا ینتعلون قال فقال النبی صلی الله علیه
وسلم فتخففوا وانتعلوا وخالفوا اهل الکتاب قال
فقلنا یا رسول الله ان اهل الکتاب یقصون عثانینهم
ویوفرون سبالهم قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم
قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اهل الکتاب

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے بعض بزرگوں کے پاس گئے جن کی داڑھیاں سفید تھیں۔ آپ نے فرمایا: "اے گروہ انصار! داڑھیوں کو سرخ اور زرد میں رنگا کرو اور اہلِ کتاب کی مخالفت کیا کرو۔" راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ! اہلِ کتاب تو ہمیشہ پاجامہ پہنتے ہیں اور تہبند نہیں باندھتے۔" فرمایا: "تم پاجامہ بھی پہنو اور تہبند بھی اور اہلِ کتاب کی مخالفت کرو۔" عرض کیا: "یارسول اللہ! اہلِ کتاب موزے پہنتے ہیں اور جوتے نہیں پہنتے۔" فرمایا: "تم موزے بھی پہنو اور جُوتے بھی۔" ہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ! اہلِ کتاب تو اپنے داڑھیوں کو کم کرتے ہیں اور مونچھوں کو بڑھاتے ہیں۔" فرمایا: "تم مونچھیں کم کرو اور داڑھیوں کو وافر رکھو اور اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو۔

(مسند احمد، باب ابوامامہ باہلی)

Marfat.com

داڑھی کی مقدار

برادرانِ اسلام! مَردوں کے لئے داڑھی رکھنا واجب ہے اس کی شرعی مقدار ایک قبضہ یعنی ایک مُشت ہے اور داڑھی رکھنا اسلامی اور مذہبی شعار بھی ہے اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت بھی داڑھی شرافت اور بزرگی کی علامت بھی ہے اور داڑھی سے مردانہ وجاہت کی تکمیل ہوتی ہے۔

داڑھی حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی عمل ہے اور آپ نے اسے فطرت سے تعبیر فرمایا ہے لہذا داڑھی رکھنا ضروری ہے۔

دس چیزیں فِطرت سے ہیں

مونچھوں کا کتروانا۔
داڑھی بڑھانا۔
مسواک کرنا۔
ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرنا۔
ناخن تراشنا۔
بدن کے جوڑوں کو دھونا۔
بغل کے بال اکھاڑنا۔
زیر ناف بال صاف کرنا۔
پانی سے استنجاء کرنا راوی کو دسویں چیز یاد نہ رہی فرماتے ہیں ممکن ہے کہ وہ کلی کرنا ہو۔
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں!

قالوا ومعناه انها من سنن الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم

یعنی فطرت کے معنی یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سُنتوں میں سے ہے۔

(نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۱۲۸)

Marfat.com

اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہو گیا کہ داڑھی بڑھانے کا حکم تمام شریعتوں میں تھا اور یہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت رہی ہے۔

داڑھی منڈانا عورتوں سے مشابہت

عن ابن عباس عن النبی انہ لعن المتشبھات من النساء بالرجال والمتشبھین من الرجال بالنساء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں میں سے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور مردوں میں سے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں لعنت فرمائی ہے۔

(ابوداود ج ۲ ص ۲۱۲)

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال: قال رسول اللہ من تشبہ بقوم فھو منھم

(ابوداؤد ج: ۲، ص: ۲۰۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا!
جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار اسی قوم میں ہو گا"۔
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

داڑھی منڈانا حرام ہے اور اہل مغرب اور ہندوؤں کا طریقہ ہے داڑھی ایک مشت رکھنا واجب ہے اور اس کو سنّت اس اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ یہ دین میں طریقہ مسلوکہ ہے یا اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ سُنّت سے ثابت ہے چنانچہ نماز عید کو (اسی معنیٰ کے اعتبار سے) سُنّت کہا جاتا ہے حالانکہ وہ واجب ہے"۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۲۱۲)

داڑھی میں گرہ لگانا منع ہے

عن رویفع بن ثابت قال: قال لی رسول اللہ ا یا رویفع! لعل

Marfat.com

الحيوٰة ستطول بك بعد فاخبر الناس ان من عقد لحيته او تقلد وترا او استنجي برجيع دابة او عظم فان محمدا منه بر

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ! میرے بعد قریب ہے کہ تیری زندگی دراز ہو لوگوں کو خبر دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ لگائے یا داڑھی چڑھائے یا تانت کا قلادہ ڈالے یا گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرے تو محمد اس سے بری ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۳)

داڑھی بالشت سے زیادہ کاٹ دیں

اعفاء اللحی قال: محمد عن ابی حنفیة ترکها حتی تکث وتکثر والتقصیر فیها سنة، وهو ان یقبض رجل لحیته فما زاد علی قبضه قطعه، لان اللحیة زینة و کثرتها من کمال الزینة وطولها الفاحش خلاف السنة

اعفاء اللحی یعنی داڑھی بڑھانا امام محمد کی روایت ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا داڑھی کو چھوڑے رکھنا چاہئے یہاں تک کہ گھنی ہو جائے اور بڑھ جائے اور داڑھی میں قصر سنت ہے اور قصر یہ ہے کہ داڑھی کو مٹھی سے پکڑے جو مٹھی سے بڑھ جائے اس کو کاٹ دیں۔ داڑھی سنت ہے اور اس کا بھرپور ہونا (گھنی ہونا) کمال زینت ہے اور داڑھی کی غیر معمولی درازی خلاف سنت ہے۔

(الاختیار شرح المختار)

برادران اسلام ! ان احادیث و روایات سے معلوم ہوا کہ اسلام میں داڑھی کی بہت اہمیت ہے لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس مبارک سُنّت کو خوش دلی سے اپنانا بہت بڑے ثواب کا بھی باعث ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا بھی حاصل ہوگی اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

مُسکراہٹ اور مزاح سُنّت ہے

حضور مسکراتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی اس طرح کھل کر (یعنی قہقہہ لگا کر) ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلق مبارک نظر آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف مسکرایا کرتے تھے۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۲۶۱) (مسلم شریف ج ۲ ص ۶۱۶)

آپ مُتبسّم ہوتے

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِيْ إِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ، وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّيْ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں دائرہ اسلام میں داخل ہوا اُس وقت سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کبھی ملنے سے نہیں روکا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی مجھے دیکھتے تو چہرۂ انور تبسّم ریز ہو جاتا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گذارش کی کہ میں جم کر گھوڑے پر سواری نہیں کر سکتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا اور دُعا فرمائی اے اللہ! اِسے جما دے اور اِسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

(بخاری شریف ج ۳ ص ۱۱۰۴)

حضور محفل میں تبسّم فرماتے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ جَالَسْتُ النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم اَکْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ. فَکَانَ اَصْحَابُهُ یَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ، وَیَتَذَاکَرُوْنَ اَشْیَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ، وَهُوَ سَاکِتٌ. فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں سو بار سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا، صحابہ کرام ؓ شعر پڑھتے اور دورِ جاہلیت کی باتوں کا تذکرہ کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہتے اور بعض اوقات اُن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تبسم فرماتے۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۱۴۰۹)

زیادہ مُسکرانے والے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رضی الله عنه قَالَ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۶۰۱) (مسند امام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۱۹۱)

Marfat.com

مزاح میں بھی سچی بات

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا؟ قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں (مزاح میں بھی) سچی بات کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۵۷)

حضور کا مزاح فرمانا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَقَالَ اِنِّیْ حَامِلُكَ عَلٰی وَلَدِ النَّاقَةِ، فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سواری کے لیے جانور مانگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مزاحاً) فرمایا میں تجھے اُونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اُونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُونٹنیاں ہی تو اُونٹ پیدا کرتی ہیں (لہٰذا ہر اُونٹ اُونٹنی کا بچہ ہوا)۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۲۶۷)

آپ نے مزاح فرمایا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه

Marfat.com

وآلہ وسلم قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ، قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ مَازَحَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا اے دو کانوں والے! محمود کہتے ہیں ابو اسامہ نے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ساتھ مزاح فرمایا۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۵۸)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنِّیْ لَاَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک میں مزاح کرتا ہوں لیکن سچ بات کے علاوہ کچھ نہیں کہتا (یعنی مزاح میں بھی جھوٹی بات نہیں کرتا)۔ اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(مسند الفردوس ج ۱ ص ۵۶)

برادرانِ اسلام ! ان احادیث و روایات سے معلوم ہوا کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر مسکراتے آپ بہت کم ہنستے بلکہ آپ قہقہہ لگا کر نہ ہنستے تھے۔

Marfat.com

چھینک کا جواب دینا

اسلامی آداب میں مسلمان بھائی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُس کو چھینک کا جواب دیا جائے جو شریعت میں بیان کیا گیا ہے ہم یہاں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامینِ عالیہ پیش کر رہے ہیں جن سے چھینک کا جواب دینے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

اللہ کو چھینک پسند ہے جمائی ناپسند

حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ یُّشَمِّتَهٗ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلْیَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِذَا قَالَ هَا ضَحِکَ مِنْهُ الشَّیْطَانُ

آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، سعید المقبری بواسطہ اپنے والد، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے، جب کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اس کو سنے واجب ہے کہ اس کا جواب دے (یعنی یرحمک اللہ کہے) اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جہاں تک ممکن ہو اس کو روکے، جب کوئی شخص ''ہا'' کی آواز نکالتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔

(بخاری شریف ج ۲ حدیث ۵۸۱۳)

برادرانِ اسلام! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جب

Marfat.com

کسی مسلمان کو چھینک آئے تو وہ اُس کے لئے رحمت کی دُعا کرے جب کہ جمائی اللہ کو ناپسند ہے اور جب کوئی مسلمان جمائی لیتے ہوئے آوازیں نکالتا ہے تو وہ شیطانی حرکات کا مرتکب ہوتا ہے اس لئے چاہیے کہ اگر چھینک آئے تو اُسے نہ روکیں اور اگر جمائی آئے تو اُسے روکیں اور اپنی حالت تبدیل کرنے کے لئے وضو کرلیں تا کہ سستی جاتی رہے۔

مومن کے پانچ حقوق

حدثنا محمد بن داود بن سفیان، وخشیش بن اصرم، قالا حدثنا عبد الرزاق، اخبرنا معمر، عن الزهری، عن ابن المسیب، عن ابی هریرة، قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس تجب للمسلم علی اخیه رد السلام وتشمیت العاطس واجابة الدعوة وعیادة المریض واتباع الجنازة

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کے لیے پانچ باتیں واجب ہیں۔ سلام کا جواب دینا چھینک آنے پر دعا دینا' دعوت قبول کرنا بیمار پرسی کرنا اور جنازے میں شریک ہونا۔

چھینک آئے تو آواز پست کرے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم کَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْهَهٗ بِیَدِهٖ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چہرہ مبارک کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز کو پست فرماتے۔

Marfat.com

چھینک آئے تو ابروؤں پر ہاتھ رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ !

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِثَوْبِهٖ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى حَاجِبَيْهِ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا چہرہ انور کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور اپنا ہاتھ اپنے دونوں ابروؤں پر رکھ لیتے۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۸۶)

چھینک آئے تو چہرہ ڈھانپ لیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضى الله عنهما قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اِذَا عَطَسَ خَمَّرَ وَجْهَهٗ وَخَفَضَ صَوْتَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا چہرہ مبارک کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور اپنی آواز مبارک پست فرمالیتے۔

(طبرانی ج ۷ ص ۲۶۲)

چھینک آئے تو الحمدللہ کہیں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضى الله عنه قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ اِذَا عَطَسَ حَمِدَ اللهَ فَيُقَالُ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللهُ. فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحمدللہ

فرماتے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا جاتا یَرْحَمُكَ اللهُ (اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جواباً) ارشاد فرماتے یَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تعالیٰ تمہیں بھی ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے احوال بہتر فرمائے)۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۰۴)

چھینکنے والے نے اگر الحمد للہ کہا تو سننے والوں پر چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا واجب ہے۔

اگر عورت کو چھینک آئے تو مرد کیا کرے

اگر کسی عورت کو چھینک آئے اور اجنبی مرد سن لے تو اس کے متعلق فقہاء کرام نے تفصیل بیان کی ہے، اگر عورت عمر رسیدہ نہیں ہے تو مرد کو چاہئے کہ دل میں یرحمک اللہ کہے اور اگر عورت عمر رسیدہ ہو تو مرد اس چھینک کا جواب اتنی آواز سے دے کہ وہ عورت اس کو سن سکے۔

اسی طرح مرد کی چھینک پر عمر رسیدہ عورت آواز سے جواب دے اور جو عمر رسیدہ نہ ہو وہ دل میں یرحمک اللہ کہہ لے، چھینکنے والے نے اگر الحمد للہ کہا تو سننے والوں پر چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا واجب ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶)

برادرانِ اسلام! چھینک کے حوالہ سے ان فضائل و مسائل کو یاد رکھنا نہایت اہم ہے اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی کے چھینکنے کا جواب نہیں دیتے بلکہ چھینکنے والا بھی الحمد للہ نہیں کہتا یہ اچھی بات نہیں چھینکنے والے کو الحمد للہ کہنا ضروری ہے اور چھینک سن کر دوسرا مسلمان بھائی یرحمک اللہ نہ کہے تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے منافی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

سونے کا سُنّت طریقہ

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ کا ہر شعبہ اور ہر لحہ اہلِ اسلام کے لئے نمونہ عمل ہے انسان کی زندگی مصروفیات ومشغولیات سے مُزّین ہے۔ صحت کو برقرار رکھنے کے لیے آرام کرنا اور سونا نہایت ضروری ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سنتوں میں سونے کے آداب بھی شامل ہیں جن پر عمل کر کے مسلمان صحت وتندرستی بھی حاصل کرسکتا ہے اور بے بہا ثواب بھی۔

نقشِ قدم حضور کے رستے ہیں خُلد کے
مقصودؔ ان پہ چلنا ہی راہِ نجات ہے

سُنّت کے مطابق سونے میں بڑی عافیت اور راحت ہے اللہ والوں نے نیند کو موت کی چھوٹی بہن قرار دیا ہے اس لئے جب سوئیں تو اللہ عزوجل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر سوئیں اور جب اٹھیں تو اس کا شکر ادا کریں کہ اس نے پھر دوبارہ زندگی بخشی۔

بستر مُبارک

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی کمبل اور کبھی بوریئے پر آرام فرماتے، کھردری چارپائی پر سونا بھی سنت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدس بچھونا چمڑے کا تھا اور اس میں نرم نرم روئی کے بجائے کھجور کی سخت چھال بھری ہوئی تھی اس کی لمبائی کم وبیش دو گز اور چوڑائی تقریباً ایک گز اور ایک ہاتھ تھی۔

(شمائل رسول اللہ)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بستر کی نرمی کو ناپسند فرمایا ایک مرتبہ اُم المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ بستر کی نرمی نے مجھے تہجّد سے روکا ہے اے حفصہ (رضی اللہ عنہا) میرے ٹاٹ کو دوہرا ہی رہنے دو چار تہہ نہ کرو۔

(شمائل زاد المعاد)

Marfat.com

برادرانِ اسلام ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فقر اختیار فرمایا اور ہمارے لئے زندگی کا ایسا نمونہ چھوڑا کہ جس پر عمل کر کے دُنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل کی جاسکتی ہیں آپ نے کھردرے اور سخت بچھونے پر استراحت فرما کر اُن کروڑوں مسلمانوں کی دل جوئی فرمائی ہے جن کے پاس نرم بستر نہیں حتیٰ کہ اُن کے پاس رہنے کو گھر نہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلاموں کو یہ پیغام دیا ہے کہ کسی قسم کے حالات میں تنگ دل نہ ہونا دیکھ لو تمہارا نبی کس قدر مشقت سے زندگی گزار رہا ہے۔

حیف ہے آج کے اُمتیوں پر جن کو ہر طرح کی سہولت میسّر ہے نرم بستر بھی ہے فوم کے گدے بھی ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی توفیق نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ضرورت سے زیادہ آرام فرماتے اور نہ ضرورت سے زیادہ جاگتے ہر کام کی طرح سونے میں بھی اعتدال فرماتے۔ (زادالمعاد)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرماتے اور سونے میں اعتدال سے کام لیا کرتے ایک ہم ہیں کہ بے اعتدالی میں حد سے گزر جاتے ہیں جاگتے اور سونے میں جسمانی ضروریات کا خیال بھی نہیں کرتے جس کا نتیجہ کئی بیماریوں کی صورت میں سامنے آتا ہے اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سونے سے پہلے کے اعمال

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے !

سونے سے پہلے بسم اللہ کہہ کر دروازوں کو بند کردو، مشکیزوں (پانی کے برتنوں) کے منہ باندھ دو، استعمال کے برتن الٹ دو یا ان پر ڈھکن دو، آگ اور چراغ گل کردو، رات دیر گئے تک کہانیوں اور قصوں سے پرہیز کرو، سوتے وقت بستر کو جھاڑ لیا کرو، ابتداء شب میں ہی اپنے بچوں کو سمیٹ لو۔

(بخاری، متفق علیہ)

Marfat.com

دوسری روایت

برادرانِ اسلام! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے سے پہلے جن اشیاء کو قریب رکھتے تھے اُن میں پینے کا پانی ڈھکا ہوا اور پیالہ، وضو کیلئے لوٹا اور ڈھکا ہوا پانی، روشنی کیلئے کوئی چیز، پیشاب کا برتن چارپائی کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشاب کیلئے رات میں اٹھ کر باہر جانے سے منع فرمایا جس کیلئے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک برتن تھا۔

(آج کے دور میں ہر کمرے کے ساتھ اٹیچ باتھ ہیں اس لئے پیشاب کے لئے برتن کی حاجت ہی نہیں ہوتی)

(شمائل الرسول)

دیگر اشیاء

مسواک (لوٹے کے بازو کھڑا یا تھیلی میں) جُوتے مبارک قریب ہی رہتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنتے وقت جُوتوں کو خُوب اچھی طرح جھٹک لیا کرتے ایک تھیلی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرہانے رکھی رہتی جس میں کنگھا، سرمہ دانی

(ابوداؤد، نسائی)

سونے کا طریقہ

برادرانِ اسلام! سونے سے پہلے مسواک کرنا اور باوضو سونا سُنّت ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر سیدھی کروٹ پر سیدھے رُخسار کے نیچے سیدھا ہاتھ رکھ کر قبلہ رُو آرام فرماتے تھے اور پڑھتے تھے

اللھم باسمك اموت واحی

(احیاء العلوم، ترمذی)

چت لیٹے ہوئے سونا

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهٖ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰالِكَ

حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہوئے ہیں اور اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھا ہوا ہے۔ امام ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عُمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۸۰) (مسلم شریف ج ۳ ص ۱۶۶۲)

دایاں ہاتھ رُخسار کے نیچے رکھ کر سونا

عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ

اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آرام فرمانے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رُخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے (اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ) اے اللہ! جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا اُس دن مجھے اپنے عذاب سے بچا۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۴۷۱) (ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۳۱۰)

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں رخسار کے نیچے ہتھیلی مبارک رکھتے تھے۔ قبلہ رو ہو کر یہ اقویٰ بھی ہے اور اس میں تیامن بھی ہے اور یہی اولیٰ بھی ہے، گویا دائیں کروٹ لیٹنا، دائیں رخسار کے نیچے ہتھیلی رکھنا آپ کا معمول اور عادت بھی اور ویسے بھی ہر پاکیزہ کام میں تیامن۔ داہنی طرف کا خیال رکھنا۔ آپ کا معمول تھا اور یہ داہنی طرف کو ترجیح دینا گویا امت کو تعلیم دینا بھی مقصود تھا، اس لیے داہنی کروٹ پر رخسار کے نیچے ہتھیلی رکھ کر سونا اُمت کے لیے مستحب ہے۔

چمڑے کا بنا ہوا بستر مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ اَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيْفٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک چمڑے کا بنا ہوا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۱۷۲۳)

حضور کا بستر مبارک

عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ بَعْضِ آلِ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ الْاِنْسَانُ فِيْ قَبْرِهٖ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَاْسِهٖ

حضرت ابو قلابہ نے آلِ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بعض افراد سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک تقریباً اُسی طرح کا ہوتا جیسے آدمی کو اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور نماز پڑھنے کی جگہ اور مسجد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے نزدیک ہوتی تھی۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۳۱۰)

Marfat.com

کھردری چارپائی پر سونا

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَعِنْدَہٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰی سَرِیْرٍ شَرِیْطٍ، لَیْسَ بَیْنَ جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَبَیْنَ الشَّرِیْطِ شَیْئٌ، قَالَ وَکَانَ اَرَقَّ النَّاسِ بِشْرَۃً. فَانْحَرَفَ انْحِرَافَۃً وَقَدْ اَثَّرَ الشَّرِیْطُ بِبَطْنِ جِلْدِہٖ اَوْ بِجَنْبِہٖ. فَبَکٰی عُمَرُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا یُبْکِیْکَ؟ قَالَ اَمَا، وَاللّٰہِ، مَا اَبْکِیْ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَنْ لَا اَکُوْنَ اَعْلَمُ اَنَّکَ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَیْصَرَ وَ کِسْرٰی، اِنَّھُمَا یَعِیْشَانِ فِیْمَا یَعِیْشَانِ فِیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْمَکَانِ الَّذِیْ اَرٰی. فَقَالَ یَا عُمَرُ، اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَۃُ وَلَھُمُ الدُّنْیَا. قَالَ بَلٰی. قَالَ فَاِنَّہٗ کَذَالِکَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے جبکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مضبوط بٹی ہوئی پٹی کی چارپائی پر تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک پہلوؤں اور (چارپائی کی سخت کھردری) پٹی کے درمیان کوئی چیز (بچھی ہوئی) نہ تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ نرم و نازک جلد والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلو بدلا تو (نظر آیا کہ اس سخت) پٹی کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرم و نازک جلد اور پہلوؤں میں دھنسنے کے نشانات تھے۔ پس (یہ دیکھ کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم نے فرمایا اے عمر! تمہیں کس چیز نے رُلا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بخدا میں نہ روتا اگر میں یہ نہ جانتا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کے ہاں قیصر و کسریٰ سے زیادہ مقام و مرتبہ ہے بے شک وہ دنیا میں عیش و عشرت سے زندگی گزار رہے ہیں اور آپ اِس حالت میں ہیں جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُے عمر! کیا تو اِس بات پر راضی نہیں کہ ہمارے لیے آخرت اور اُن کے لئے دنیا ہو۔ اُنہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سو (اصل حقیقت) یہی ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۳)

چٹائی پر سونا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَهُوَ فِيْ غُرْفَةٍ كَاَنَّهَا بَيْتُ حَمَّامٍ وَهُوَ نَائِمٌ عَلٰی حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ بِجَنْبِهٖ فَبَكَيْتُ. فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كِسْرٰی وَقَيْصَرُ يَطُوْوْنَ عَلَی الْخَزِّ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ، وَاَنْتَ نَائِمٌ عَلٰی هٰذَا الْحَصِيْرِ قَدْ اَثَّرَ بِجَنْبِكَ. قَالَ فَلَا تَبْكِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَاِنَّ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا وَمَا مِثْلِيْ وَمِثْلُ الدُّنْيَا اِلَّا كَمِثْلِ رَاكِبٍ نَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ سَارَ وَتَرَكَهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاشانہ اقدس میں داخل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمرہ مبارک حمام کی طرح (گرم) تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹائی پر آرام فرما تھے، جس کے نشانات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو مبارک پر تھے پس میں (یہ منظر دیکھ کر) رو پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم نے فرمایا! اے عبداللہ! تجھے کس چیز نے رلا دیا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! قیصر و کسریٰ ریشم و دیباج (کے نرم و ملائم بستروں) پر آرام کریں اور آپ اس (کھردری) چٹائی پر جس کے نشانات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو پر نمایاں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے عبداللہ! مت رو، بے شک ان کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے، اور میری اور دنیا کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی سوار جو (کچھ دیر کے لئے کسی سایہ دار) درخت کے نیچے رکا اور پھر اس درخت کو چھوڑ کر (اپنی منزل کی جانب) چل دیا۔

(الترغیب والترھیب ج ۴ ص ۹۸)

ٹاٹ کا بستر

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا مَا کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْ بَیْتِكِ؟ قَالَتْ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ مِنْ لِیْفٍ. وَسُئِلَتْ حَفْصَةُ رضی اللہ عنہا مَا کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْ بَیْتِكِ؟ قَالَتْ مَسْحًا. نَثْنِیْهِ ثَنْیَتَیْنِ. فَیَنَامُ عَلَیْهِ. فَلَمَّا کَانَ ذَاتَ لَیْلَةٍ قُلْتُ لَوْ ثَنَیْتُهُ اَرْبَعَ ثَنْیَاتٍ لَکَانَ اَوْطَاَ لَهٗ. فَثَنَیْنَاهُ لَهٗ بِاَرْبَعِ ثَنْیَاتٍ. فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا فَرَشْتُمُوْا لِیَ اللَّیْلَةَ، قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ اِلَّا اَنَّا ثَنَیْنَاهُ بِاَرْبَعِ ثَنْیَاتٍ. قُلْنَا هُوَ اَوْطَاُ لَكَ. قَالَ رُدُّوْهُ لِحَالَتِهِ الْاُوْلٰی فَاِنَّهٗ مَنَعَتْنِیْ وَطَاءَتُهٗ صَلَاتِیَ اللَّیْلَةَ

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے گھر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک (کیا) تھا؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک چمڑے کا بنا ہوا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے گھر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک کیا (کس چیز کا بنا ہوا تھا؟ تو اُنہوں نے فرمایا ایک ٹاٹ تھا، جسے ہم دوہرا کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے، جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرماتے۔ ایک رات میں نے سوچا کہ میں اگر اِس کی چار تہیں بنا دوں تو یہ زیادہ آرام دہ ہو جائے گا، پس میں نے اُس کی چار تہیں بنا دیں۔ جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے میرے لئے کس طرح کا بستر بچھا دیا تھا آپ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) وہ آپ کا وہی پرانا بستر ہی ہے لیکن میں نے صرف اُس کی چار تہیں لگا دی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بستر کو پہلی حالت پر ہی رہنے دو کیوں کہ اِس کی نرمی میری رات کی نماز میں رکاوٹ کا باعث بنی ہے۔

(ترمذی شریف ص ۲۷۰) (جامع صغیر ج ۱ ص ۲۲۲)

اُون کا بھرا ہوا بستر

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَرَأَتْ فِرَاشَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَطِيْفَةً مَثْنِيَّةً فَبَعَثَتْ اِلَیَّ بِفِرَاشٍ، حَشْوُهُ الصُّوْفُ، فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم، فَقَالَ مَا هٰذَا یَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ، فُلَانَةُ الْاَنْصَارِيَّةُ دَخَلَتْ فَرَأَتْ فِرَاشَكَ فَذَهَبَتْ، فَبَعَثَتْ اِلَیَّ بِهٰذَا، فَقَالَ رُدِّيْهِ یَا عَائِشَةُ، فَوَاللهِ، لَوْ شِئْتُ لَاَجْرَی اللهُ تَعَالٰی مَعِیَ جِبَالَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری عورت آئی تو اُس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر دیکھا جو کہ دوہری کی ہوئی چادر پر مشتمل تھا۔ (وہ انصاری عورت چلی گئی اور) اُس نے میرے پاس بستر بھیجا، جس میں اُون بھرا ہوا تھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تھی، اُس نے آپ کا بستر مبارک دیکھا تو واپس جانے کے بعد میرے پاس یہ (بستر) بھیج دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ (بستر) واپس کر دو، اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو اللہ تعالیٰ سونے و چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ چلاتا (یعنی جہاں میں جاتا وہیں وہ جاتے)

(شعب الایمان ج ۲ ص ۱۷۳) (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۶۵)

وُضو سے سونے کا اجر

جب تو سونا چاہے تو پھر نماز جیسا وضو کر لیا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یوں بھی ہے کہ اگر وضو کی ہوئی حالت میں (مسلمان مرد و عورت) کو موت آ جائے تو اسے شہادت کا درجہ عطا کیا جاتا ہے۔

برادرانِ اسلام ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سُنتوں کے مطابق زندگی گذارنا بہت اچھی بات ہے ان روایات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سونے کا مبارک طریقہ بتایا گیا ہے ہمیں چاہیے کہ سُنت طریقہ سے نیند پوری کریں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

آدابِ سُنّتِ نکاح

معاشرے کی فلاح و بہبود اور امن و سکون سُنت نکاح سے وابستہ ہے اس مبارک سنت کی بدولت مسلمان بہت سی بُرائیوں سے بچ سکتا ہے اور اپنی جسمانی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی بھی حاصل کرسکتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مبارک سُنت کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے واضح ارشاد فرمایا !

النکاح من سنتی و قال فمن رغب من سنتی فلیس منی

نکاح میری سنت ہے اور فرمایا کہ جو میری سنت کو نہ اپنائے وہ مجھ سے نہیں

اس فرمانِ عالیہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ سُنتِ نکاح حلاس قدر اہم ہے کہ جو شخص نکاح سے انکار کرتا ہے اُسے آپ نے اہلِ اسلام سے دُور قرار دیا ہے بلکہ فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے اور جو یہ سنت پوری نہ کرے وہ مجھ سے نہیں یعنی وہ مجھ پر نہیں کسی اور پر ایمان لانے والا ہے۔

برادرانِ اسلام! شادی عورت اور مرد کی زندگی کا سب سے اہم اور یادگار عمل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود نکاح فرمائے اور اپنی صاحبزادیوں کے نکاح فرمائے اور نکاح کا یکساں طریقہ اُمت کے لئے مقرر کیا۔

حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَۃَ وَاَبُو کُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا! اے نوجوانوں کی جماعت! جوتم میں سے نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح سے آنکھوں میں حیاء آتی ہے، اور شرمگاہ گناہوں سے محفوظ رہتی ہے، اور جو نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزوں سے شہوت ٹوٹتی ہے۔

(بخاری شریف حدیث نمبر ۳۴۰۰)

وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم سَاَلُوا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَ كَذَا لَكِنِّي اُصَلِّي وَاَنَامُ وَاَصُومُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند صحابہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلوت کے اعمال معلوم کیے، پھر ان میں سے ایک نے کہا میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا، اور دوسرے نے کہا میں گوشت نہیں کھاؤں گا، تیسرے نے کہا میں بستر پر آرام نہیں کروں گا، (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اس طرح اس طرح کہا، میں نماز پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، جو شخص میری سُنّت سے اعراض کرے گا وہ میرے طریقے پر نہیں ہے۔ (بخاری شریف حدیث نمبر ۳۴۰۳)

کن عورتوں سے نکاح جائز نہیں

وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس عورت سے شادی نہیں کی جاسکتی جس کی پھوپھی یا خالہ (پہلے سے) نکاح میں ہو۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۴۴۰)

جس کی منگنی ہو چکی ہو اُس کو پیغام نہ دو

وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ لاَ يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلاَ يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم میں سے کوئی آدمی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ دوسرے کی منگنی پر منگنی کرے۔

لڑکی کی اجازت سے نکاح

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی الله

Marfat.com

علیه وآلہٖ وسلم قَالَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! غیر شادہ شدہ لڑکی سے مشورہ لیے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے، اور کنواری کی اجازت لیے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے، صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اس کی اجازت کیسے ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اس کی خاموشی۔

(مسلم شریف حدیث ۳۴۷۳)

نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنا

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآلہٖ وسلم فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآلہٖ وسلم اَنَظَرْتَ اِلَيْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کرلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو کہا کیا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جاؤ جاکر دیکھ لو، کیونکہ انصار عورتوں کی آنکھوں میں کچھ (عیب) ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۴۸۵)

اَزواجِ النّبی کا حق مہر

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِاَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً وَنَشًّا قَالَتْ اَتَدْرِي مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِاَزْوَاجِهِ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہر کتنا ہوتا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش رکھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی کیا تم جانتے ہو کہ نش کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا نصف اوقیہ، اور یہ کل مقدار پانچ سو درہم ہیں اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اَزواج کا مہر ہے۔

(مسلم شریف ۳۴۸۹)

لڑکی کا انتخاب

کسی عورت سے نکاح کے لیے چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں !

مال، خاندان، حسن، دینداری

Marfat.com

لڑکے کا انتخاب

اسی طرح لڑکے کے انتخاب میں اس حکم کو دیکھئے کہ جب تمہارے پاس ایسے شخص کی طرف سے نکاح کا پیغام آئے جس کی دینداری اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو تم اس کو قبول کرلو، اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو زمین میں فساد و فتنہ برپا ہوگا۔

(ترمذی شریف)

نکاح ضرور کرو

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانو! جو تم میں عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزے رکھے، بے شک یہ اس کے لئے (برائی سے) بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۱۹۵۰)

مسنون خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ

Marfat.com

لَہٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآئَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ

(اورادو جواہرات مدنیہ)

برادرانِ اسلام ! ان احادیث و روایات سے معلوم ہوا کہ نکاح مسنونہ ضروری بھی ہے اور انسانی فطرت کے مطابق بھی اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زور دے کر اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ مسلمان جو نکاح کی اہلیت رکھتا ہے وہ ضرور نکاح کرے اور جو نکاح نہیں کرتا وہ تارکِ سنّت ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نکاح نہ کرنے والے کو ناپسند فرمایا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں حضور کی مبارک سنّتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

مریض کی عیادت کرنا

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو دوسرے مسلمان بھائیوں کی عیادت کرنے کا حکم فرمایا ہے مریض کی عیادت کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادتِ شریفہ تھی آپ کے احباب یا اعزہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی بیمار پرسی کیلئے ضرور تشریف لے جاتے۔ گویا کہ عیادت یعنی بیمار پرسی کرنا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے

عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اتی أخاہ المسلم عائدا مشی فی خرافة الجنة حتی یجلس فاذا جلس غمرته الرحمة فإن کان غدوۃ صلی علیہ سبعون الف ملك حتی یمسی وان کان مساء صلی علیہ سبعون الف ملك حتی یصبح

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو آدمی اپنے مسلمان (مریض) بھائی کی عیادت کے لئے آتا ہے وہ جنت کے راستے میں چلتا ہے یہاں تک بیٹھ جائے پس جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اگر وہ صبح (عیادت) کے لئے جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اگر شام کو جاتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ)

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام
وعيادة المريض واتباع الجنائز واجابة الدعوة
وتشميت العاطس

برادرانِ اسلام! بیمار مسلمان بھائی کی عیادت کرنا نہایت مستحب عمل ہے اس سلسلہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح فرامین موجود ہیں آج کے زمانہ میں دیگر سنتوں کی طرح یہ سنت بھی بھلادی گئی ہے، ہم اگر کسی کی عیادت کرتے بھی ہیں تو اس میں بہت سی اغراض شامل ہوتی ہیں دکھاوے کے لئے عیادت کے لئے جاتے ہیں حالانکہ عیادت کرنا ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق ہے جیسا کہ فرمان ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں میں جانا، اور دعوت قبول کرنا، چھینک مارنے والے کو جواب دینا۔

تیمارداری کی اہمیّت

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله
عليه وسلم ان الله عز وجل يقول يوم القيامة يا ابن آدم
مرضت فلم تعدنی قال يارب كيف اعودك وانت رب
العالمين قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده
اما علمت انك لو عدته لوجدتنی عنده

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ اے ابن آدم میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی، وہ کہے گا یارب میں کیسے آپ کی عیادت کرتا اور آپ رب العالمین ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیات نہیں کی، کیا تجھے معلوم نہیں اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا الخ

(مسلم شریف)

برادرانِ اسلام ! تیمارداری کرنا بڑے ہی اجر وثواب کا کام ہے اس سے بیمار ا بھائی کی تشفی بھی ہو جاتی ہے اور تیمارداری سے اُس کا حوصلہ بھی بڑھتا ہے جب آپ ا۔

Marfat.com

دُکھ درد میں شامل ہوتے ہیں تو اُس سے اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو جاتے ہیں اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں بندے کا کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا لیکن اُسے عظیم اجر عطا کیا جائے گا۔

مریض کی عیادت کرو

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور (بے گناہ) قیدی کو آزاد کرادو۔

(بخاری، مشکوٰۃ)

مُسلمان کے چھ حُقوق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون کون سے ہیں تو فرمایا!

جب تو اسے ملے تو اسے سلام کر۔
جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر۔
جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس سے خیر خواہی کر۔
جب چھینک لے، الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے یعنی (یرحمک اللہ کہہ)
جب بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کر۔
جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

(مسلم شریف و مشکوٰۃ شریف)

عیادت کرنے والے کیلئے مغفرت

حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی بھی مسلمان جب دوسرے مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اگر شام کو عیادت کرتا ہے تو عیادت کرنے والے کیلئے ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کیلئے دعاء کرتے رہتے ہیں اور اس شخص کیلئے جنت میں باغ ہوتا ہے۔

(ترمذی شریف وابوداؤد شریف)

عیادت کرنے والے کیلئے جنّت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جب کوئی مسلمان شخص مریض کی تیمارداری کیلئے جاتا ہے تو آسمان سے پکارنے والا ندا کرتا ہے کہ اے تیمارداری کو جانے والے تجھے مبارک ہو، تیرا چلنا اچھا ہے، تو جنت میں ایک بڑا مرتبہ پائے۔

(سنن ابن ماجہ، مشکوۃ شریف)

عیادت کرنے والا دریائے رحمت میں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے، وہ دریائے رحمت میں ہوتا ہے اور جب وہ عیادت کنندہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو گویا رحمت الٰہی کے دریا میں غوطہ زن ہوتا ہے۔

(مالک، احمد، مشکوۃ)

عیادت سے مریض خُوش ہوتا ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی درازی عمر کے متعلق گفتگو کرو تمہاری بات اگرچہ تقدیر کو نہیں پھیرتی مگر مریض کا دل خوش ہو جاتا ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ

Marfat.com

بیمار کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بیمار کے پاس تیمارداری کرتے ہوئے تھوڑی دیر بیٹھنا اور شور نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

تیمارداری تین دن بعد ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تین دن کے بعد بیمار کی تیمارداری فرمایا کرتے تھے۔

ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ تیمارداری کا سنت طریقہ یہ ہے کہ مریض کے ہاں عیادت کیلئے روزانہ نہ جانا چاہیے بلکہ تیسرے دن جائے اور مریض کا دل بہلانے کے لئے اس کی درازی عمر کی ہی باتیں کرے۔

برادرانِ اسلام ! دین اسلام میں حقوق العباد کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ نے کتنے عظیم انعامات کا وعدہ فرمایا ہے ہمیں چاہیے کہ حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام کریں اور اپنے مسلمان بھائیوں کے غم اور خوشی میں شریک ہوں تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ بھی راضی ہوجائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سنتیں بھی ادا ہوتی رہیں۔

Marfat.com

موت کو یاد رکھنا

اللہ تعالیٰ نے موت میں ذائقہ رکھا ہے، اب وہ کیسا ہے، میٹھا یا کڑوا؟ اس کا دار و مدار انسانی اعمال پر منحصر ہے، البتہ ذائقہ چکھنے سے کوئی بھی کسی صورت میں بچ نہیں سکتا، جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے !

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط

ہر جان کو موت چکھنی ہے

(سورۃ آل عمران آیت ۱۸۵)

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا !

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط

وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

(سورۃ ملک آیت ۲)

اللہ تعالیٰ نے زندگی بھی تخلیق فرمائی اور موت بھی اور پھر فرما دیا کہ ہم نے موت اور زندگی اس لئے پیدا کی ہے تا کہ معلوم ہو سکے کہ کون اچھا عمل کرتا ہے اور کون بُرا عمل کرتا ہے موت ہر ایک کو آئے گی اس سے کسی کو فرار نہیں اس لئے موت کی تیاری کرتے رہنا چاہیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موت کے حوالہ سے خبردار کیا ہے کہ موت بہت سخت چیز ہے اور اُس کی سختی انسان کی سوچ بھی زیادہ ہے اس حوالہ سے روایت ملاحظہ فرمائیں !

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ موت کی سختی کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اتنی تکلیف ہوتی ہے جیسے کہ تین سو جگہ تلوار کے کاٹ سے ہوتی ہے۔

Marfat.com

مرنے والے کے روزے اُس کا ولی رکھے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ صِیَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے (باقی) ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے وہ روزے رکھے۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۶۹۰)

مرنے والے کی طرف سے صدقہ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اُمِّیْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَاَظُنُّهَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا، قَالَ نَعَمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ (بوقت نزع) گفتگو کر سکتی تو صدقہ (کی ادائیگی کا حکم) کرتی۔ اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو کیا اسے ثواب پہنچے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۳۶۷)

مرنے والے کی طرف سے حج

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَیْنَةَ، جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ

Marfat.com

نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ، فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰی مَاتَتْ، اَفَاَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ حُجِّی عَنْهَا، اَرَاَیْتِ لَوْ کَانَ عَلٰی اُمِّكِ دَیْنٌ اَکُنْتِ قَاضِیَةً؟ اقْضُو اللّٰهِ، فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (قبیلہ) جُہینہ کی ایک عورت نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکی یہاں تک کہ فوت ہو گئی۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔ بھلا بتاؤ تو اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتیں؟ پس اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو کیونکہ وہ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۶۵۶)

صدقہ کی بدولت گُناہوں سے نجات

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم اِنَّ اَبِی مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ یُوْصِ فَهَلْ یُکَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے اور اس نے وصیت بھی نہیں کی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا یہ (صدقہ) اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

(مسلم شریف ج ۳ ص ۱۲۵۴)

مرنے والے کا قرض پہلے ادا کرو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّی مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ، اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللهِ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے واجب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ بتاؤ اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے وہ قرض ادا کرتیں؟ اس عورت نے عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض (پہلے) ادا کیا جائے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ اس نے عرض کیا: میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس پر دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہیں۔ (تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کی طرف سے ادائیگی کا حکم دیا)۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۰۴)

فوت شدہ ماں کیلئے باغ کا صدقہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنَّ اُمِّی تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَاِنَّ لِی مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اَنِّی قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ اسے کوئی نفع دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک باغ ہے آپ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۵۶)

Marfat.com

فوت شدہ ماں کیلئے پانی کا صدقہ

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُمَّهُ مَاتَتْ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ، اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ اَوْ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ فوت ہو گئی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہے، کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں! انہوں نے عرض کیا تو کونسا صدقہ بہتر رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانی پلانا۔ (تو انہوں نے ایک کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا) پس یہ کنواں مدینہ منورہ میں سعد یا آل سعد کی پانی کی سبیل (کے نام سے مشہور تھا)۔

(سنن نسائی شریف ج ۶ ص ۲۵۴)

مرنے والے کیلئے تین نفع بخش اعمال

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (ان کا اجر اسے برابر ملتا رہتا ہے:) ایک وہ صدقہ جس کا نفع جاری رہے، دوسرا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا

Marfat.com

جائے تیسری وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

(مسلم شریف ج ۳ ص ۱۲۵۵)

مُردوں کی طرف سے کھانا کھلانا

عَنْ سُفْیَانَ قَالَ قَالَ طَاوُوْسُ رضی اللہ عنہ اِنَّ الْمَوْتٰی یُفْتَنُوْنَ فِی قُبُوْرِهِمْ سَبْعًا فَکَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ یُّطْعَمَ عَنْهُمْ تِلْكَ الْاَیَّامِ

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طاووس رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک سات دن تک مردوں کو قبروں میں آزمایا جاتا ہے اس لئے لوگ ان دنوں میں ان کی طرف سے کھانا کھلانے کو مستحب سمجھتے تھے۔

(السیوطی فی الدیباج علی صحیح المسلم ج ۲ ص ۴۹۲)

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ نے زندگی عطا فرمائی ہے اور اس کی انتہا موت ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے والا اجر و ثواب کا مستحق ہوگا اللہ اور اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نافرمان عذاب کا مزہ چکھے گا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے رحمت کے دروازے اُس کی وفات کے بعد بھی کھلے رکھے ہیں اور اُس کی طرف صدقہ و خیرات اور نیک اعمال کا ثواب اُسے عطا کیا جائے گا اور ان اعمالِ صالحہ کے ذریعے اُس کی بخشش و مغفرت بھی ہوسکتی ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ اپنے فوت شدگان کے لئے نیک اعمال اور صدقہ و خیرات کرتے رہیں تاکہ اُن کی اُخروی منزلیں آسان ہوجائیں۔

Marfat.com

جنازہ کے احکام

اسلام میں جہاں زندوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے وہیں مُردوں کے حقوق بھی بیان ہوئے ہیں احادیث مبارکہ میں مسلمانوں کے فوت شدگان کی میتوں کی عزت اور حُرمت کا حکم ہے اس کے ساتھ ساتھ اپنے فوت شدگان کے لئے صدقہ وخیرات، دُعا، عبادات کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے اب ہم احادیث مصطفیٰ پیش کر رہے ہیں جن میں فوت شدگان کے لئے دُعائے مغفرت اور اچھے کلمات کہنے کا حکم ہے۔

مُردہ مومن کے لئے اچھے کلمات کہو

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَجَبَتْ. ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا. فَقَالَ وَجَبَتْ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا. فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا. فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ. اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (کچھ لوگ) ایک جنازہ کے ساتھ (صحابہ کرام کے سامنے سے) گزرے تو انہوں نے اس (میت) کی تعریف کی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر (کچھ لوگ) دوسرے جنازہ کے ساتھ (صحابہ کرام کے سامنے سے) گزرے تو انہوں نے اس (میت) کی برائی بیان کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) کیا واجب ہوگئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی تم نے تعریف کی ہے تو اس کے لئے جنت

Marfat.com

واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی تو اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۶۰)

جنازہ جلدی اُٹھانا چاہیے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا وَاِنْ يَكُ سِوَى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو جلدی اُٹھاؤ کیونکہ اگر جنازہ نیک آدمی کا ہے تو یہ ایک خیر ہے جسے تم بھیج رہے ہو اور جنازہ اس کے سوا (یعنی کسی گنہگار شخص) کا ہے تو تم ایک برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۶۵۱)

کلمہ کی تلقین کرو

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے مرنے والوں کو (بوقت نزع) (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ) کی تلقین کیا کرو (یعنی ان کے پاس کلمہ طیبہ کا ورد کیا کرو)۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۳۰۶)

جنازہ پڑھنے والوں کی شفاعت قبول ہوگی

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله

Marfat.com

وسلم قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِئَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس میت پر بھی مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت نماز جنازہ پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچتی ہو اور وہ تمام اس میت کی شفاعت (کی دعا) کریں تو اس (میت) کے حق میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۲۴۸)

نماز جنازہ کے بعد دُعا کرو

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھ چکو تو اس کے لئے خلوصِ دل سے (بخشش کی) دعا کیا کرو۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۲۱۰)

قبر پر تھوڑی دیر ٹھہرو

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی میت کی تدفین سے فارغ ہو جاتے تو اس کی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور (اللہ تعالیٰ سے) اس کے لیے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں پوچھے جانے والے سوالات میں) ثابت قدمی کی التجا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کئے جائیں گے۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۲۱۵)

میت کو غسل دینے والے کی شفاعت

عَنْ اَبِي رَافِعٍ اَسْلَمَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (آزاد کردہ) غلام حضرت ابورافع اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کا (کوئی راز پایا اور پھر وہ) راز پوشیدہ رکھا تو اللہ تعالیٰ چالیس مرتبہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۵۰۵)

نماز جنازہ کا طریقہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، اگر بعض لوگوں نے پڑھ لی تو سب سے فرض ساقط ہو جائے گا لیکن اگر کسی نے بھی نہ پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے۔ اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو۔ اگر میت بالغ ہو تو اس کی دُعائے مغفرت کا ارادہ کرے اس کے بعد نماز جنازہ کا فریضہ ادا کرنے کی نیت اس طرح کرے: چار تکبیریں نماز جنازہ فرض کفایہ، ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود شریف واسطے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، دعا واسطے حاضر اس میت کے، منہ طرف کعبہ شریف کے (اور مقتدی یہ بھی کہے) پیچھے اس امام کے۔ پھر رفع یدین کے ساتھ

Marfat.com

تکبیر تحریمہ کر کے زیر ناف ہاتھ باندھ لے اور یہ ثنا پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

دوسری تکبیر ہاتھ اٹھائے بغیر کہے اور یہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

پھر ہاتھ اٹھائے بغیر تیسری تکبیر کہے اور میت اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت کرے بالغ مرد وعورت دونوں کی نمازِ جنازہ کے لیے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

یا اللہ! تو ہمارے زندوں کو بخش اور ہمارے مردوں کو، اور ہمارے حاضر شخصوں کو اور ہمارے غائب لوگوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو یا اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۴)

نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا، اسے ہمارے لیے باعث اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا، اور اسے ہمارے حق

Marfat.com

میں شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۴)

نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطاً وَّ اجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً

اے اللہ! اس بچی کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا، اسے ہمارے لیے باعثِ اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا، اور اسے ہمارے حق میں شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنا۔

اگر کسی کو ان دعاؤں میں سے کوئی دعا یاد نہ ہو تو یہ دعا پڑھ لینی چاہیے!

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اے اللہ! تو ہمیں ہمارے والدین اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔

اگر یہ دعا بھی یاد نہ ہو تو جو دعا یاد ہو وہی پڑھ سکتا ہے۔

پھر چوتھی تکبیر کہے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہتے ہوئے دائیں بائیں سلام پھیر دے۔

Marfat.com

زیارتِ قبور کی فضیلت

آخرت کو یاد رکھنے کے لیے زیارتِ قبور ایک بہترین عمل ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تلقین فرمائی ہے کہ قبروں کی زیارت کیا کرو بعض لوگ مسلمانوں کو زیارتِ قبور سے منع کرتے ہیں اور وہاں فاتحہ کے لیے جانے والوں پر بھی شرک اور قبر پرستی کا الزام لگا کر انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔

برادرانِ اسلام! جو عمل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہو اُس کو شرک اور بدعت کہنا بہت بڑی جسارت نہیں تو اور کیا ہے یہ ایک انتہائی موقف ہے قرآن پاک اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس شدت پسندی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

صحیح احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود قبورِ شہداء پر تشریف لے جاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا بھی یہی معمول تھا۔ لہٰذا یہ عمل شرک ہے نہ توحید کے منافی بلکہ عین سُنت ہے۔

برادرانِ اسلام! آغازِ اسلام میں لوگ بُت پرستی اور شرک کو چھوڑ کر آئے تھے اس لئے اُن کی نفسیات کو دیکھتے ہوئے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ عرصہ کے لیے مسلمانوں کو قبروں پر جانے سے منع فرمایا لیکن جب اسلام کا عروج ہوا اور صحابہ کرام اسلام کے نور سے کامل طور پر منور ہو گئے تو حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیارت قبور کا حکم دے دیا

زیارتِ قبر سے مُوت یاد رہتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ

تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہے

(مسلم شریف ج ۲ ص ۱۷۶) (مستدرک حاکم ج ۱ ص ۵۳۱) (مسند احمد ج ۲ ص ۴۴۱)

برادرانِ اسلام ! حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ قبور کی زیارت سُنت مبارکہ ہے اور اس کا حکم اس لئے دیا گیا کہ انسان اپنے دُنیاوی اُمور اس قدر اُلجھا نہ رہے کہ موت کو ہی بھول جائے اس لئے قبروں پر جانا نفس کو دُنیاوی اُمور سے کنارا کشی پر مجبور کرتا ہے بندہ جب بار بار قبروں کی زیارت کرتا ہے تو اُس کی ظاہری اور باطنی اصلاح ہوتی رہتی ہے۔

پہلے منع فرمایا پھر اجازت دے دی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ

"میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب تم اُن کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے۔"

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۵۳۱)

جیسا کہ ہم نے مضمون کے آغاز میں بتایا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دنوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبروں پر جانا منع فرما دیا تھا اُس کی بُنیادی وجہ یہ تھی کہ نئے نئے اسلام قبول کرنے والے لوگوں کے دِلوں میں اسلام راسخ ہو جائے اور پھر اُنہیں قبور پر جانے کی اجازت اس لئے عطا فرمائی کہ آخرت کی یاد باقی رہے۔

زیارتِ قبور سے آخرت کی یاد

حضرت بریدہ بن حُصَیب اَسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ.

میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، بلاشبہ اب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی گئی

ہے پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۳۷۰)

زیارت قبور کی اجازت

رَوَی اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ رضی الله عنهم عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم اَنَّهُ قَالَ نَهَیْنَا کُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ وَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا

امام اعظم ابوحنیفہ علقمہ بن مرثد سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کا اذن دے دیا گیا ہے، سو (اب) تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو اور بے ہودہ باتیں مت کیا کرو۔

(سنن نسائی ج ۴ ص ۸۹)

اہلِ قبور کے لئے دُعائے مغفرت

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَنَّهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم (کُلَّمَا کَانَ لَیْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم) یَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ إِلَی الْبَقِیْعِ، فَیَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ، وَاَتَاکُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ، غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کی جب میرے یہاں باری ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رات کے آخری پہر بقیع کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور (اہلِ قبرستان سے) فرماتے: تم پر سلامتی ہو، اے مومنوں کے گھر والو! جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ تمہارے پاس آ گئی کہ جسے کل ایک مدت بعد پاؤ گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد (اہلِ مدینہ کے قبرستان) والوں کی مغفرت فرما۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۶۶۹)

دُعا کی تعلیم

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ وفی روایۃ زُهَيْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ لَلَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبور کی زیارت کے لئے جائیں تو ان میں سے کہنے والا کہے اور حضرت زہیر کی روایت میں ہے اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی ضرور بالضرور تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کے طلب گار ہیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۵۳)

اہلِ قبور سے مخاطب ہونا

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا. فی روایۃ طویلۃ قَالَتْ قُلْتُ

Marfat.com

كَيْفَ اَقُوْلُ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ (تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ) قَالَ قُوْلِي السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں زیارتِ قبور کے وقت اہلِ قبور سے کس طرح مخاطب ہوا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یوں کہا کرو اے مومنو اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۲۶۹) (سنن نسائی ج ۴ ص ۹۱)

اہلِ قبور کے لئے سلامتی کی دُعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کے قبرستان سے گزرے تو اہلِ قبور کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے اہلِ قبور! تم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۳۵۷)

Marfat.com

برادرانِ اسلام ! فی الحقیقت دُنیا کے دھندوں نے ہمیں خوف آخرت سے بے نیاز کر رکھا ہے لیکن یہ چند روزہ زندگی ہے اور اس کے بعد دائمی زندگی ہوگی جس کی دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی زندگی بہتر ہوگی وہ کامیاب ہو جائے گا اور جس نے محض دُنیاوی زندگی کو سنوارا اور اپنی قبر کی تیاری نہ کی وہ بہت پچھتائے گا اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے دُنیاوی اُمور کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کے لئے بھی زادِ سفر تیار رکھیں اور اس کا بہترین طریقہ زیارتِ قبور ہے جس سے خوفِ خُدا بھی پیدا ہوتا ہے اور دُنیا کی محبت بھی جاتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

Marfat.com

دُعا کی فضیلت

دُعا کا مفہوم

دُعا دعوت سے نکلا ہے اور اُس کا اصطلاحی معنیٰ التجاء ہے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں بہت سے مقامات پر دُعا کا ذکر فرمایا ہے اور اپنے ماننے والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اُس کی بارگاہ میں اپنی معروضات بصورتِ دُعا پیش کریں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو کئی دُعائیں تعلیم فرمائیں جو کہ تمام انسانیت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اُس کی رحمتیں مانگنے کا بہترین وسیلہ ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اُس کی سنتا ہوں ایک آیت کا مفہوم ہے کہ میں اُن کے قریب ہوں۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا

(سورۃ المومن آیت ۶۰)

مُفسّر قرآن حضرت سیّد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں ! اللہ تعالیٰ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لئے چند شرطیں ہیں ایک اخلاص دعا میں، دوسرے یہ ہے کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو، تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امرِ ممنوع پر مشتمل نہ ہو، چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتا ہو، پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔

جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔

آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دعا سے مراد عبادت ہے اور قرآنِ کریم میں دعا بمعنیٰ عبادت بہت جگہ وارد ہے حدیث شریف میں ہے !

Marfat.com

اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

اس تقدیر پر آیت کے معنیٰ یہ ہوں گے کہ تم میری عبادت کرو میں تمہیں ثواب دوں گا۔

(ابوداؤد و ترمذی)

دُعاء عبادت کا مغز ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! دعا عبادت کا بھی مغز (یعنی خلاصہ اور جوہر) ہے۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۴۵۶)

دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہے

عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کر سکتی۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۴۴۸)

اذان و اقامت کے درمیان دُعا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔

دُعا مانگنے والے کے ساتھ اللہ ہوتا ہے

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

(مسلم شریف حدیث ۶۸۲۹)

دُعا اور قُربِ خُدا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بندہ مجھ سے ایک بالشت کے

قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ کے قریب ہوتا ہوں، اور جب وہ مجھ سے ایک ہاتھ کے قریب ہوتا ہے تو میں اس سے چار ہاتھ کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

اللہ کا وعدہ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی الله عنهما قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! دعا عین عبادت ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی! ''اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۳۷۴)

بارگاہِ خدا میں دُعا محترم ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز

Marfat.com

محترم و مکرم نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۲۵۸)

خُوشحالی میں دُعائیں کیا کرو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔

(سنن نسائی ج ۶ ص ۴۵۰)

دُعا سے گُناہ معاف ہوجاتے ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَا ابْنَ آدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰی مَا كَانَ فِیْكَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ آدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا جو کچھ بھی تو

کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۵۴۸)

دُعا گو کے لئے فرشتہ دُعا کرتا ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْہِ بِظَہْرِ الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ وَلَکَ بِمِثْلٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو (مقرر کردہ) فرشتہ کہتا ہے تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو (جو تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔

(مسلم شریف ج ۴ ص ۲۰۹۴)

غائب کیلئے کی گئی دُعا کی قبولیت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَۃً دَعْوَۃُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! دعاؤں میں سب سے جلدی قبول

Marfat.com

ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غائب شخص (اخلاص کے ساتھ) دوسرے غائب شخص کے لئے کرے۔

(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۸۹)

تین دُعائیں مقبول ہیں

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْھِنَّ دَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تین (قسم کے لوگوں کی) دعائیں بلاشک وشبہ مقبول ہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے لئے کی گئی بددعا۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۱۴)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے !

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔

لہٰذا بندۂ مومن کو ہر لمحہ اپنے رب کو پکارتے رہنا چاہیے اور کبھی بھی اسے فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جو کام بھی کیا جائے اس کی دعا ضرور پڑھی جائے تاکہ یادِ الٰہی بھی باقی رہے اور کام میں بھی خیر وبرکت پیدا ہو۔

برادرانِ اسلام ! سائل کے سوال کا طریقہ اور آداب ہوتے ہیں ہم اللہ رب العزت کی عاجز مخلوق ہیں تو اپنے خالق سے التجاء کرنا ضروری ہے وہ رحمٰن ورحیم ہے وہ کریم ہے اور کرم فرماتا ہے لیکن دُعا صرف زُبان سے کافی نہیں بلکہ دُعا کے لئے دل کا ہمنوا ہونا بہت ضروری ہے اور اس کے لئے دل کا پاک ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

حسد کینہ بغض ان چیزوں سے دل کو صاف کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور اپنی التجا میں

Marfat.com

پیش کرنی چاہئیں۔

جس جگہ دُعا مانگی جائے وہ جگہ بھی پاک ہونی چاہیے۔

جہاں ذکر اذکار کی محفلیں منعقد ہوتی ہوں، کلام الٰہی کی تلاوت ہوتی ہو، اور جہاں بندہ اپنی عجز وانکساری کو خلوص کے ساتھ اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں پیش کر سکے۔

دُعا کی ابتداء میں اور اس کے اختتام پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر درود شریف پڑھنا چاہیے۔

جو آدمی اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک سے ابتداء کرے اور پھر اپنی حاجت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے اور وہ اختتام بھی درود پاک سے کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک ہر حالت میں مقبول ہے تو اللہ کی شان سے یہ کیسے بعید ہے کہ درود پاک تو قبول کرے اور اس کے درمیان دعا کو رد کر دے۔

Marfat.com

مسنون دُعائیں

برادرانِ اسلام! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت سی دُعائیں منقول ہیں یہ دُعائیں کُتبِ احادیث اور سیرت میں صحیح اسناد کے ساتھ موجود ہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر اچھے کام سے پہلے دُعائیں تعلیم فرمائی ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی گئی ان دعاؤں کو یاد کریں اپنے بچوں کو یاد کروائیں تاکہ ہر اچھے عمل سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں حاصل کرسکیں۔

دُعائیں قبُول ہونے کے اوقات

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے مجھ سے جب بھی مانگو میں دُعا قبول فرماتا ہوں یوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہر ہر گھڑی اور ہر جگہ دُعا قبول فرماتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث میں خاص اوقات کی نشاندہی موجود ہے جن میں کی گئی دُعا شرفِ قبولیت حاصل کرلیتی ہے روایات میں آتا ہے خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت کی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان کی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

مزدلفہ میں مانگی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

آبِ زم زم نوشِ جان کر کے کی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

ماہِ رمضان کا چاند دیکھ کر مانگی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

سحری اور افطاری کے وقت کی جانے والی دُعا قبول ہے۔

لیلۃ القدر میں مانگی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

عید الفطر کے دن فطرانہ ادا کر کے مانگی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

عید الضحیٰ کے دن قربانی کر کے کی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

حج کے موقع پر مانگی جانے والی دُعائیں مقبول ہیں اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار اقدس کے سامنے مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہیں۔

شرط یہ ہے کہ بندہ ہے آداب دُعا کو ملحوظ رکھے اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ رب سے دُعا مانگے۔

گھر سے نکلنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ

''اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔''

مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت مانگتا ہوں۔''

نیا چاند دیکھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت ایمان، خیریت اور سلامتی والا کر دے اور (ہمیں) توفیق دے اس (عمل) کی جو تجھے پسند اور مرغوب ہو (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

روزہ رکھنے کی نیت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

Marfat.com

اور میں نے ماہ رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی

روزہ افطار کرتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

اے اللہ! میں نے تیری خاطر روزہ رکھا اور تیرے اوپر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیرے رزق سے اسے کھول رہا ہوں۔

لیلۃ القدر اور شبِ برأت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْر

اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف فرمادے اے بخشنے والے۔

سوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ

اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور (تیرے ہی نام سے) جی اٹھتا ہوں۔

بیدار ہوتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْر

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے (یعنی سونے) کے بعد زندہ کیا اور (ہم نے) اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

کھانا کھانے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ

Marfat.com

اللہ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ کی برکت کے ساتھ

کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے کیا۔

کسی کے گھر کھانا کھائیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

اے اللہ! کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا۔

لباس پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ کو لباس پہنایا کہ میں اس سے ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زینت کرتا ہوں۔

سواری پر بیٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں

Marfat.com

قبرستان میں داخل ہونے کی دُعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآاَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

سلام ہو تم پر اے قبروں والو! اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے، تم آگے جا چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

آئینہ دیکھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

اے اللہ! جیسا تو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے (اسی طرح) تو میری سیرت کو بھی اچھا بنا دے۔

خوش خبری سُن کر کہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اللہ سب سے بڑا ہے

پسندیدہ چیز دیکھ کر کہیں

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ

اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے

ناپسندیدہ چیز دیکھ کر کہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

تعریفیں ہر حال میں اللہ ہی کے لیے ہیں

Marfat.com

کوئی نعمت ملے تو کہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے

اِبتلاء و مصیبت کے وقت کی دُعا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا

بیشک ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! میں اپنی اس مصیبت میں تجھ سے ثواب کا امیدوار ہوں پس مجھے اس میں اجر دے اور اس کا بہتر بدلہ دے۔

قرض اور فِکر سے خُلاصی کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ

اے اللہ! میں فکر اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے گھیر لینے اور لوگوں کے دبا لینے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔

سخت پریشانی سے چھٹکارے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ

اے اللہ! مجھے زندہ رکھنا جب تک میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے اور مجھے موت دینا اس وقت جب موت میرے لیے باعث خیر ہو۔

Marfat.com

غُصّہ آئے تو یہ دُعا پڑھے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

بارش کے لیے دُعا

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مُّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ

اے اللہ! ہم پر ایسا مینہ برسا جو ہماری ضرورت پوری کرنے والا ہو، ارزانی پیدا کرنے والا ہو، نقصان دینے والا نہ ہو، جلدی برسنے والا ہو، دیر میں برسنے والا نہ ہو۔

آندھی آئے تو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا

اے اللہ! اسے خوشخبری کی ہوائیں بنا اور عذاب کی ہوا نہ بنا۔

نظر بد سے بچنے کی دُعا

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

جو اللہ چاہے کسی میں قوت نہیں سوائے اللہ کے

مریض کی عیادت کرتے وقت کی دُعا

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِیْ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

اے لوگوں کے رب! تکلیف دور فرما دے اور شفا عطا فرما اور تو ہی شفا

Marfat.com

دینے والا ہے، کوئی شفا نہیں سوائے تیری شفا کے، ایسی مکمل شفا عطا فرمادے جس کے بعد بیماری باقی نہ رہے۔

بیتُ الخلاء میں جانے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے

بیت الخلاء سے نکلنے کی دُعا

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھ کو عافیت دی

دُعائے امن

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْنَا بِدُخُوْلِ الْقَبْرِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْخَیْرِ وَالظَّفَرِ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

سید الاستغفار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

برادرانِ اسلام! اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہر لمحہ دُعا مانگتے رہنا چاہیے اور دُنیا کا سامان ہی طلب کرتے رہنا بہت بڑی محرومی ہے اللہ سے قبر اور حشر میں نجات طلب کرنا بہت ضروری ہے۔

Marfat.com

دعا مانگنے سے مصائب سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔

دعا مانگنے سے درد و آلام دور ہو جاتے ہیں۔

دعا مانگنے سے اللہ کی رحمتیں قریب آجاتی ہیں۔

دعا مانگنے سے گناہوں کے دفتر دُھل جاتے ہیں۔

دعا مانگنے سے آئینۂ دل صاف ہو جاتا ہے۔

دُعا مانگنے سے نورِ بصیرت حاصل ہو جاتا ہے۔

دعا مانگنے سے قربِ الٰہی مل جاتا ہے۔

دعا مانگنے سے روح تازہ ہو جاتی ہے۔

دعا مانگنے سے پاکیزگی وطہارت حاصل ہو جاتی ہے۔

دعا مانگنے سے نجات ومغفرت کی سند مل جاتی ہے۔

دعا مانگنے سے حصول جنت کا راستہ مل جاتا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ دُعا کرتے رہیں ہر حال میں دُعا کرتے رہیں اگر آسانی ہے تو شُکر کرتے رہیں اور اگر تنگی ہے تو اللہ تعالیٰ سے فراخی کا سوال کرتے رہیں۔

Marfat.com

ایمان کی صفات

آئمہ ومحدثین نے ایمان اور ایمانیات کو قرآن وحدیث سے اخذ کر کے اس کی تعلیم کو آسان اور سادہ طریقے سے سمجھانے کے لئے نہایت خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے۔

علمائے اسلام نے ایمان کی صفات کو دو طرح سے بیان کیا ہے۔

ایمانِ مُجمَل، ایمانِ مُفصَّل

ایمانِ مُجمَل

ایمانِ مُجمَل میں ایمانیات کو نہایت مختصر مگر جامع طریقے سے بیان کیا گیا ہے کیونکہ مُجمَل کا معنی ہی ''خلاصہ'' ہے۔ اس میں اللہ پر ایمان لانے کا ذکر اس طرح ہوا ہے کہ بغیر اعلان کیے جملہ ایمانیات اس میں در آئیں، ایمانِ مُجمَل یہ ہے

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَ صِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ
اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ

''میں اللہ پر اس کے تمام اسماء وصفات کے ساتھ ایمان لایا، اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے اور اس کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کی۔''

ایمان مُفصَّل

ایمانِ مُفصَّل میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت شدہ ایمانیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

''میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور

Marfat.com

اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر۔
اور اچھی اور بری تقدیر کے اللہ کی طرف سے ہونے پر اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر۔"

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل امور پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا ہے

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔
فرشتوں پر ایمان لانا۔
کتابوں پر ایمان لانا۔
رسولوں پر ایمان لانا۔
یوم آخرت پر ایمان لانا۔
تقدیر کے اچھا یا برا ہونے پر ایمان لانا۔
موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا۔

شش کلمے

اوّل کلمہ طیّبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد {ت} اللہ کے رسول ہیں

دوم کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہیں

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

منزہ ہے اللہ اور تمام تعریف اللہ ہی کیلئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ

Marfat.com

وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ اَبَدًا اَبَدًا ، ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی والا ہے بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا طالب ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر اس گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا۔

اے اللہ! بے شک تو ہی غیبوں کا جاننے ولا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے

ششم کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا

اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اے اللہ! میں تیری پناہ کا طالب ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس شرک کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لے آیا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں

Marfat.com

منظومات

Marfat.com

بنا ہے جو سُنتوں کا پیکر

بنا ہے جو سُنتوں کا پیکر
جہاں میں وہ کامیاب ہوگا
رسولِ اکرم کی بارگہ میں
وہ بالیقیں باریاب ہوگا

کتاب سُنّت کا آئینہ میں
بیان ہے میٹھی سُنتوں کا
جو پڑھ کے ان پر عمل کرے گا
اُسی کو حاصل ثواب ہوگا

نبی کی سُنت کو ماننا ہی
خُدا کے احکام ماننا ہے
نبی کے احکام مان لو تو
کرم بھی پھر بے حساب ہوگا

Marfat.com

وہ جس کے دامن میں کملی والے
کی سُنتوں کے خزانے ہوں گے
مِلے گی جنّت یقیناً اُس کو
کہاں سوال و جواب ہوگا

نبی کی سُنّت سے پیار کرنا
ہے اصل میں پیار مصطفٰے سے
نبی کی رحمت جو ساتھ ہوگی
کہاں بھلا پھر عتاب ہوگا

مجھے بھی اذن حضوری مقصودؔ
حضورِ اکرم عطا کریں گے
مِرا بھی طیبہ کے زائروں میں
یقیناً اب انتخاب ہوگا

Marfat.com

راہِ جنت کو بھولا

رسولِ خُدا کی جو سُنّت کو بُھولا
یقیناً وہ ہے راہِ جنت کو بھولا
اطاعت نہ کی جس نے مقصودؔ اُن کی
وہ سمجھو کہ قرآں کی آیت کو بھولا

نبی کی اطاعت

خُدا کی اطاعت نبی کی اطاعت
نبی کی اطاعت خُدا کی اطاعت
خُدا کا وہ مقصودؔ محبوب ٹھہرا
اطیعوا اللہ کی جس نے سمجھی ہے آیت

سنت پر کرو عمل

رب کے پیار کی سُنّت پر کرو عمل
ملے گا آپ کی سُنّت سے مشکل کا حل
نبی کی سُنّت سے مقصودؔ پیار کرو
نبی کے عشق میں گزرے اپنا اِک اِک پل

Marfat.com

سُنتوں سے پیار کرلو

خُدا کا لُطف مل جائے گا تم کو
نبی کی سُنتوں سے پیار کر لو
خُدا مقصودؔ تم پہ ہوگا . راضی
نبی سے عشق کا اظہار کر لو

سُنّت کی راہ ہے

ہر معصیت سے بچنا ضروری ہے دوستو
تقویٰ کی راہ اصل میں جنت کی راہ ہے
مقصودؔ جا رہی ہے جو سیدھی بہشت کو
آقائے دوجہان کی سُنّت کی راہ ہے

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پیار ہے

جس کو ہوتا مصطفٰے سے پیار ہے
کرتا وہ اعمال سے اظہار ہے
بھائے نہ مقصودؔ جس کو راہِ عشق
سمجھو وہ نادان بے کار ہے

Marfat.com

جھولیاں بھرپور کرتے ہیں

دلوں کو مصطفیٰ کے پیار سے معمور کرتے ہیں
بُرے اعمال کو وہ زندگی سے دُور کرتے ہیں
رسولِ پاک کی سنت پہ جو مقصودؔ چلتے ہیں
خُدا کے لطف سے وہ جھولیاں بھرپور کرتے ہیں

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّت

بڑے ہشیار ہوتے ہیں کبھی غافل نہیں ہوتے
کبھی بھی غیر کی باتوں سے وہ قائل نہیں ہوتے
رسولِ پاک کی سُنت جنہیں مقصودؔ ہوتی ہے
وہ بزمِ غافلاں میں بھی کبھی داخل نہیں ہوتے

عشق میں دیوانہ ہوتا ہے

رسول پاک کے جو عشق میں دیوانہ ہوتا ہے
مقدّر میں اُسی کے جلوۂ جانانہ ہوتا ہے
نبی کی سُنتوں پر چلتا ہے مقصودؔ جو بندہ
اُسے حاصل رسولِ پاک کا یارانہ ہوتا ہے

Marfat.com

تاثرات

پیرِطریقت رہبرِ شریعت ماہِ ولایت آفتابِ نقشبندیت محقق العصر

اولادِ رسول جگر گوشۂ بتول حضرت جناب پیر سیّد محمد منظور آصف طاہر بادشاہ مدظلہ العالی

درگاہِ عالیہ نوریہ چورہ شریف

اللہ کریم عزیزم محمد مقصود مدنی کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے اس کی کوشش یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ کا مسلمان وہاں رہ کر اپنا اسلامی تشخص گم نہ کردے اگر ایسا ہوا تو وہ بہت خسارے میں ہے۔

عزیزم محمد مقصود مدنی صاحب کی یہ کوشش ہے کہ آسان کتاب کے ذریعہ لوگوں کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آگاہ کیا جائے اور مسلمان دُنیا میں جہاں بھی رہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اُس کا جزوِ ایمان رہے۔

دُنیا میں اسلام کے انقلاب کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ یورپ اور امریکہ میں رہنے والے مُسلمان اپنے بچوں خصوصاً بچیوں کو واپس اپنے وطنوں میں تعلیم دلائیں تا کہ وہ اچھے مُسلمان بن سکیں۔ اللہ کریم سب مسلمانوں کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین اور ابواحمد محمد مقصود مدنی خلیفہ دربار چورہ شریف کو یورپ میں مسلمانوں کو بیدار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد مقصود مدنی کو یہ نصیحت و وصیت کی ہے کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباؤ اجداد کی عظمت سے کام کر رہا ہوں تم شانِ اہلِ بیت کے حوالہ سے کام جاری رکھو، میری ہر دُعا تمہارے ساتھ ہے۔

دُعا گو

سید طاہر عنہ

اندازِ محبت

ازسیّد العلماء امام الفصحاء فخر الاولیاء

حضرت جناب پیر سیّد محمد امین علی نقوی مدظلہ العالی باب الہدیٰ

فیض آباد فیصل آباد

مولانا محمد مقصود مدنی کی کتاب آئینہ سُنت مصطفےٰ کے بعد اقتباسات سُننے کا اتفاق ہوا یہ کتاب عشق ومحبت کی مستی ،علم وادب کی بستی ،رحمت کی تحصیل سستی اور اس کے مصنف کی عظیم ہستی ہے کیوں نہ ہو جب مومن کا مقصود سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنا ہے تو مولانا محمد مقصود مدنی کی کتاب آئینہ سنت مصطفےٰ کا معرض وجود میں آنا ضروری تھا خُدا اسے منظور فرمائے اور مولانا محمد مقصود مدنی کو رضائے الٰہی کی دولت سے نوازے اور قلم کو غلطی سے بچائے اور قلب کو نور ضیاء سے منور فرمائے۔

طالب دُعا

سید محمد امین علی شاہ نقوی

Marfat.com

تقریظِ عالیہ

از فخر السادات پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت پیر سیّد سخی محمد شاہ کاظمی چشتی نقشبندی قادری

ہزاروی بھاڈیوالہ سیالکوٹ

ابو احمد محمد مقصود مدنی فنافی الرسول محقق دوراں حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہونہار شاگرد ہیں اور اُن کے مشن کو لے کر آگے بڑھ رہے ہیں۔

سفیرِ صائم مبلّغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی کی خوش بختی ہے کہ پاکستان کے ساتھ ساتھ دیارِ غیر میں بھی دین کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور ظلمت کدۂ کفر میں دن رات عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شمع فروزاں کئے ہوئے ہیں جس کا اُجالا نگر نگر پھیل رہا ہے۔

مقصود مدنی صاحب نے کئی تحقیقی کُتب تحریر فرمائی ہیں جن میں میرے محسن۔ عظمتِ شہزادی کونین۔ عظمتِ اہلِ بیت، عظمت صحابہ، عظمت اعلیٰ حضرت، فیضانِ نقابت، اور کئی دیگر کُتب جو شائع ہو کر اہلِ علم سے داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں ان کے علاوہ مدنی صاحب نے کئی منظوم تخلیقات پیش کی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب آئینۂ سُنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پہلا ایڈیشن چند سال قبل طبع ہوا تھا جدید ایڈیشن کئی اعتبار سے خصوصیات کا حامل ہے اس کتاب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مُبارک سُنتوں کا بیان ہے اس کتاب پر دریا کوزے میں بند کرنے کی مثال صادق آتی ہے بلکہ سمندر کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔

آئینۂ سُنت مصطفےٰ میں ارکانِ اسلام کے فضائل اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری سُنتوں اور دین کے دیگر مسائل مسائل ضروریہ پر مستند احادیث کو با حوالہ جمع کر دیا گیا ہے جس سے کتاب کی اہمیت دو چند ہوگئی ہے۔

Marfat.com

پیارے محبوب کریم رؤف الرحیم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری سُنتوں کا یہ خوبصورت مجموعہ اہلِ اسلام کے لئے عظیم تحفہ ہے اگر چہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سُنتوں کے حوالہ سے بہت سی کتابیں اُردو زبان میں موجود ہیں لیکن اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ نہایت آسان الفاظ میں احکام ومسائل سے آگاہ کیا گیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سُنتوں پر عمل کرنے کی اہمیت اُجاگر کی گئی ہے اور اندازِ تحریر میں سادگی اور پُرکاری دونوں موجود ہیں جس سے کم پڑھا لکھا شخص بھی مستفیذ ہوسکتا ہے اور محققین بھی اس کتاب سے استفادہ کرسکتے ہیں کیونکہ اس کتاب میں آیات واحادیث باحوالہ درج کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ محمد مقصود مدنی صاحب کی اس کاوش کو منظور فرمائے اور اہلِ اسلام کو اس کتاب سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

سید سخی محمد شاہ کاظمی

بھاڈیوالہ سیالکوٹ

11-3-2014

Marfat.com

تقریظ عالیہ

از : قاسمِ فیضانِ صائم، جگر گوشہء مفسرِ قرآن، شاعرِ اہلسنّت

حضرت صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی مدظلہ العالی

زیب آستانہ چشتیہ فیصل آباد

سفیرِ صائم برادرِ مکرم مبلغ اسلام ابو احمد پیر محمد مقصود مدنی صاحب زیدہ مجدہٗ پر اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصی نوازشات کا سلسلہ جاری ہے تبلیغِ دین کے سلسلہ میں دُنیا کے مختلف ممالک میں صوفیا کا اُمن مشن لے کر جار ہے ہیں۔

آلِ رسول جگر گوشہء بتول حضرت پیر سید محمد منظور آصف طاہر بادشاہ مدظلہ العالی زیب آستانہ عالیہ نوریہ چوراہیہ کی خلافت سے فیضیاب ہونے کے بعد مرشدِ کامل کے حکم سے صوفی ازم کی ترویج کے لئے دن رات کام کرر ہے ہیں۔

فنافی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تبلیغی وتحریری مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی جاری ہے اور تبلیغ واشاعتِ دین کا کام بھی جاری ہے۔ دن رات اسی کام میں مگن رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بہت کم عرصہ میں انہوں نے ایسی تحقیقی کتابیں تالیف فرمائی ہیں جنہیں ہر طبقہء فکر نے سراہا ہے۔ ان کا مشن یہ ہے کہ تمام مسلمان فروعی اختلافات کو چھوڑ کر ایک ہو جائیں اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں مستغرق ہو جائیں تا کہ دُنیا بھر میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ ممکن ہو سکے۔

آئینہ ءِ سنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کتاب میں انہوں نے اسی جذبہء اتحاد بین المسلمین کے تحت تمام مضامین میں ایک ہی بات کا اعادہ کیا ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک سُنتوں پر عمل کر کے ہی اہلِ اسلام کی نجات ممکن ہے یہ خوبصورت کتاب جامع بھی ہے اور عام فہم بھی اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

Marfat.com

تہنیت

معظم ومحترم ومحتشم مبلغِ اسلام عظیم محقق وشاعر حضرت جناب پیر محمد مقصود مدنی مدظلہ العالی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری سُنتوں کے پیارے مجموعہ ''آئینۂ سُنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' کی اشاعتِ ثانی پر ادارہ نُورالاسلام کے منتظمین واراکین ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دُعاگو ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زُلفِ والیل کے صدقہ سے آپ کو دین اسلام کی تبلیغ کرنے اور اہلِ اسلام کی رہنمائی کرنے کے لئے مزید کتب تحریر وشائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منتظمین واراکین
ادارہ نُورالاسلام الٰہی آباد فیصل آباد

فِدَاكَ كُلُّ شَیْءٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُرودوں کا سلاموں کا اُجالا ہے مِرے گھر میں
نبی کے مُوئے اقدس کا حوالہ ہے مِرے گھر میں

دُرود محل شریف

دُرودِ مدنی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاٰبَائِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

زیرِ سرپرستی

مبلغ اسلام ابواحمد محمد مقصود مدنی

ہر جمعة المبارک کو بعد نمازِ عصر تا مغرب ''درود محل شریف'' میں محفل درود شریف منعقد ہوتی ہے۔ الحمد للہ! مدنی بھائی اور بہنیں پوری دُنیا میں ذکر و درود پاک کی محافل کا انعقاد کرتے ہیں اور دُرودِ مدنی پڑھا جاتا ہے۔

Marfat.com

جامعہ نُورالاسلام کے شعبہ جات

- دورۂ حدیث شریف
- شعبہ درسِ نظامی

(۱) عامہ کورس (۲) خاصہ کورس (۳) شہادۃ العالیہ (۴) شہادۃ العالمیہ ایم، اے کے برابر

- ترجمۃ القرآن
- تفسیر القرآن
- شعبہ حفظ القرآن
- شعبہ ناظرہ
- شعبہ تجوید وقرأت

دیگر شعبہ جات

- فاضل عربی
- شعبہ نعت
- شعبہ بیان وخطاب
- انگلش میڈیم سکول
- شعبہ کمپیوٹر
- دستکاری سکول
- فری ڈسپنسری

جامعہ میں تمام کورسز فری ہیں ماہانہ اور داخلہ فیس نہیں لی جاتی۔

مستحق طالبات کی شادی اور جہیز کے اخراجات ادارہ ادا کرتا ہے

اِدارہ نُورالاسلام

مدینہ منزل گلی نمبر 1 حاکم علی روڈ بغدادی چوک فیصل آباد

03007903711.03006690097

Marfat.com

ضروری مسائل پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
چالیس احادیث کا ترجمہ وتشریح

اربعین مدنی

❁ ❁ ❁

طلباء وطالبات کے لئے

چالیس روزہ مدنی نصاب

مولف ومرتب

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ فیصل آباد لاہور 03007681230

فہرست چشتی کتب خانہ

- ایمان ابی طالب
- مشکل کشاء
- الجول
- شہید ابن شہید
- گیارہویں شریف
- پھل تے کنڈے
- خاتون جنت
- المدد یا رسول اللہ
- الصدیق
- کلیاتِ صائم چشتی اردو نعت
- کلیاتِ صائم چشتی پنجابی نعت
- تفسیر ابن عربی
- تفسیر کبیر
- تفسیر خازن
- روضۃ الشہداء
- شرف سادات
- فتوحاتِ مکیہ
- کتاب النفس والروح
- خصائص علی
- الریاض النضرہ
- والدین مصطفیٰ
- ہدیۃ المہدی
- اسنی المطالب
- سیرت نبویہ
- شاہِ خوباں،
- طٰہٰ تے یٰسین
- ارمغانِ مدینہ

- خلیل و ذبیح
- کراماتِ اہل بیت
- علمدارِ حسین
- حُسنِ نقابت اوّل دوم
- پنجابی نقابت دی ڈائری
- اندازِ نقابت
- رہبرِ نقابت
- نقابت کی ڈائری
- نقابت کے رنگ
- فیضانِ نقابت
- عظمتِ اہل بیت
- عظمتِ درود شریف
- عظمتِ حضرت عبداللہ
- عظمتِ سیدہ آمنہ
- عظمتِ سیدہ حلیمہ
- عظمتِ موئے مبارک
- کلامِ میاں محمد بخشؒ
- کلامِ اعلیٰ حضرتؒ
- کلامِ صائمؒ — کلامِ نصیرؒ
- کلامِ حافظؒ — کلامِ ظہوریؒ
- کلامِ اعظمؒ — کلامِ سردارؒ
- کلامِ ساجد — کلامِ ابروارثیؒ
- کلامِ اصغرؒ — کلامِ نیازیؒ
- کلامِ ناصرؒ — کلامِ اجمل
- کلامِ حاکم — کلامِ بجن
- کلامِ مقصود مدنی — کلامِ صابر
- کلامِ رفیقؒ — کلامِ خالد

- خطباتِ چشتیہ 3 جلد
- سید شبیر حسین شاہ کی تقریریں
- مولانا شفیع اوکاڑوی کی تقریریں
- عبدالوحید ربانی کی تقریریں
- شانِ خطابت
- مجم الخطیب
- سید ہاشمی میاں کی تقریریں
- خطباتِ مختار شاہ
- خطباتِ ڈوگر
- سید فدا الحسین شاہ کی تقریریں
- اکرم رضوی کی تقریریں
- ضیاء اللہ قادری کی تقریریں
- قاری محمد دین نعیمی کی تقریریں
- مشتاق سلطانی کی تقریریں
- مولانا سعید مجددی کی تقریریں
- مولانا سعید احمد اسد کی تقریریں
- خواتین کی محفلِ میلاد
- خواتین کی محفلِ نعت
- خواتین کے لئے درسِ قرآن
- خواتین کے لئے درس حدیث
- تبلیغی تقریریں
- سید فیض الحسن شاہ کی تقریریں
- ساجزادہ افتخار الحسن کی تقریریں
- مدینے دے پھل
- ساجد دیاں رباعیاں
- اجمل دیاں رباعیاں

Marfat.com

درودوں کا سلاموں کا اُجالا ہے مرے گھر میں
نبی کے موئے اقدس کا حوالہ ہے مرے گھر میں

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی کی دیگر تصانیف

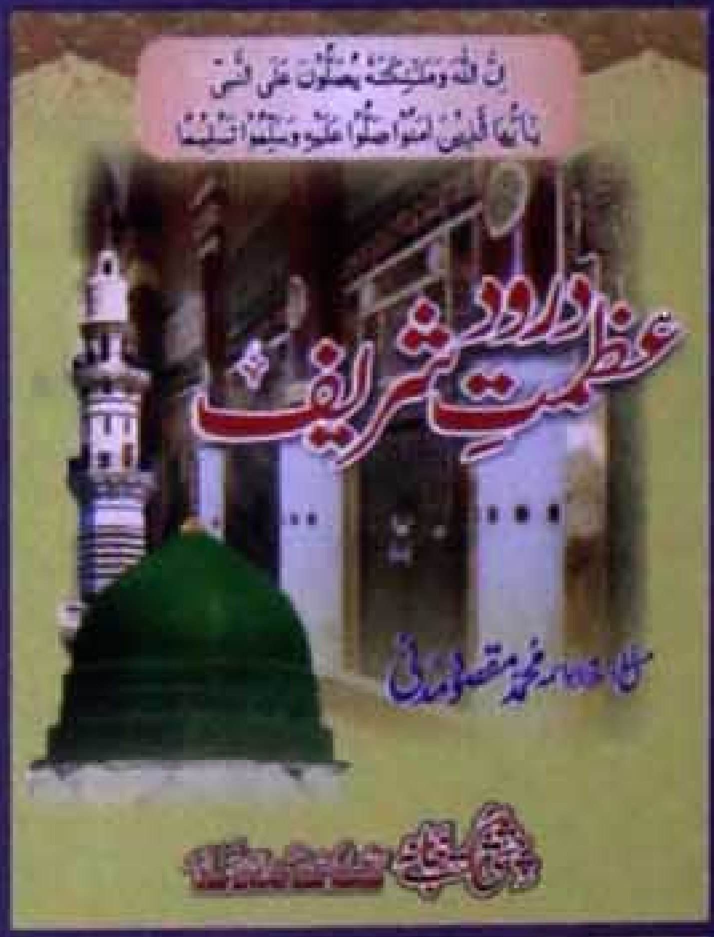

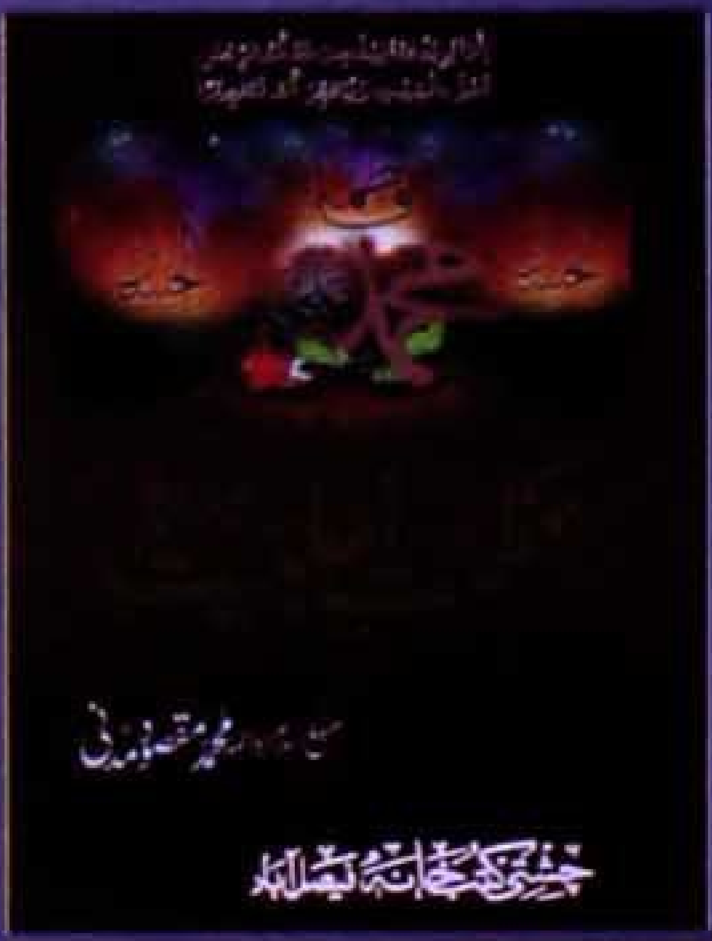

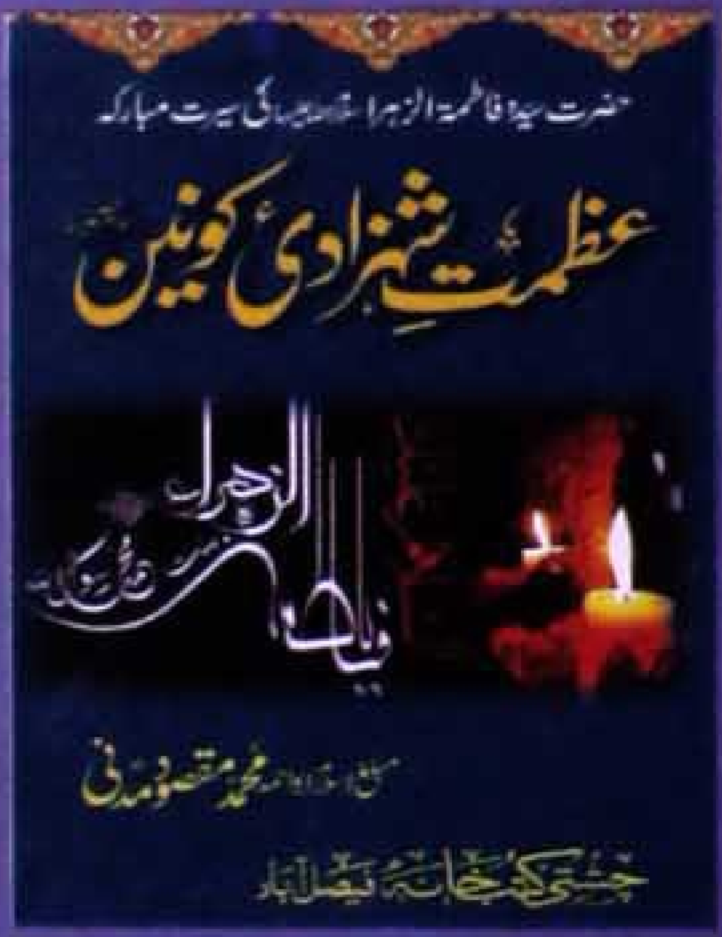

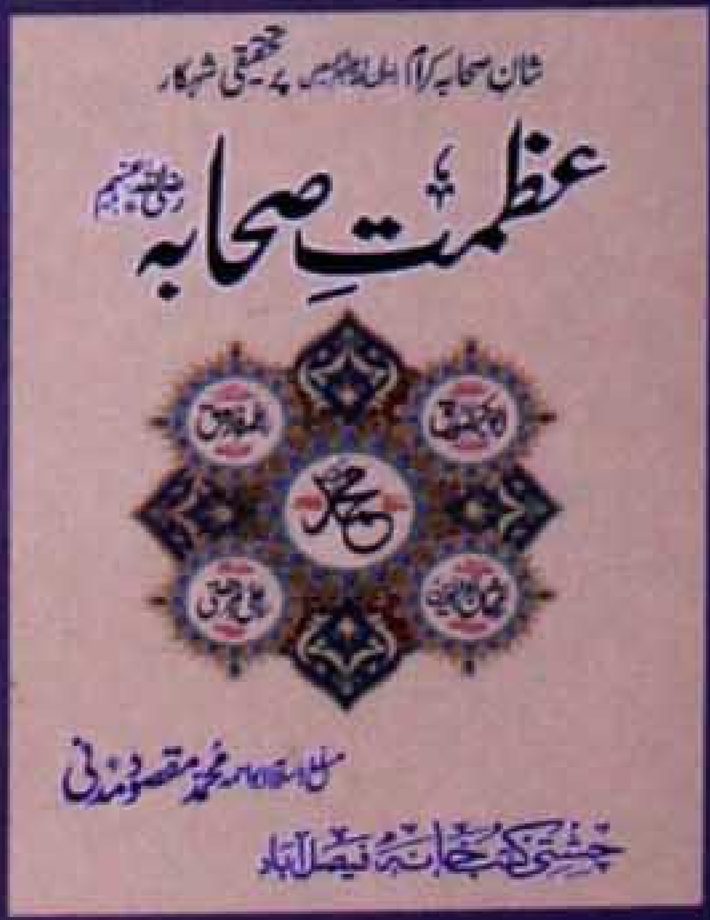

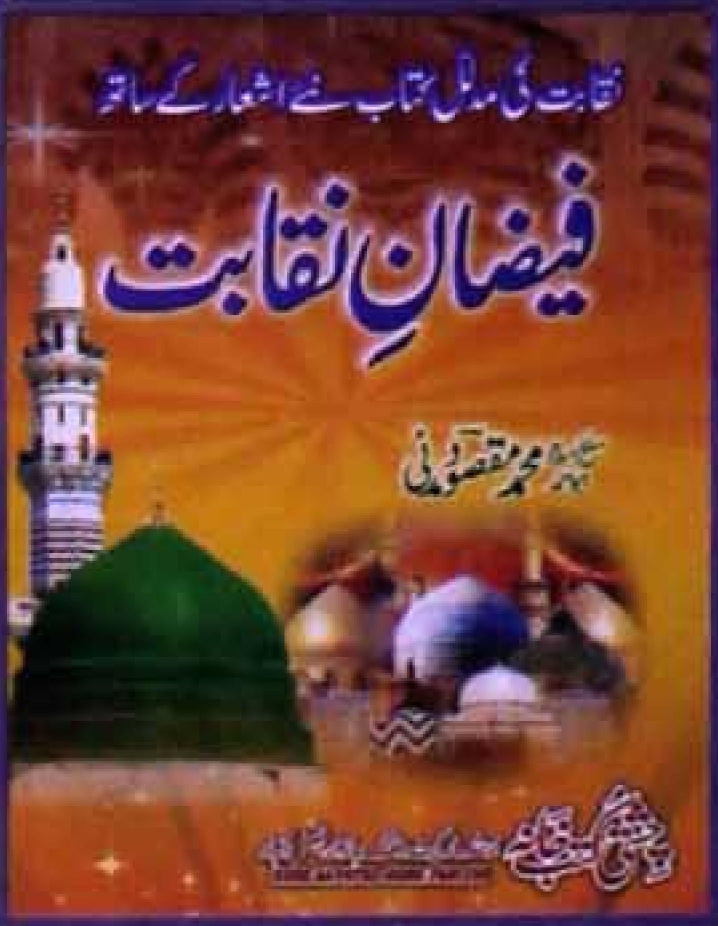

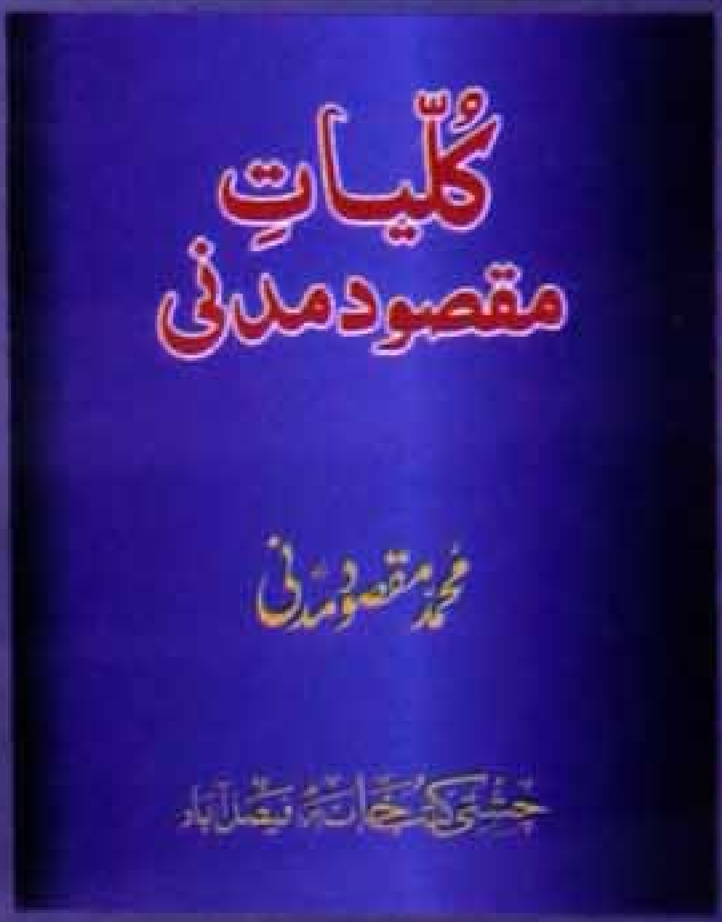

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد شستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور
0300 7681230 0300 6674752

Marfat.com